﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 13 | جمعۃ المبارک 07/جولائی 2006ء | 11/جمادی الثانی 1427 ہجری قمری — 07/وفا 1385 ہجری شمسی | شمارہ 27

شراب، مردار اور خنزیر کی خرید و فروخت کی ممانعت

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا:

اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار اور خنزیر کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب بیع المیتۃ حدیث نمبر 2082)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یورپی ممالک کے دورہ کی مختصر جھلکیاں

جرمنی میں ورود مسعود، بیت السبوح میں والہانہ استقبال۔ نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں متفرق امور سے متعلق نہایت اہم ہدایات۔ منہائم میں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماءاللہ کے اجتماعات کے انتظامات کا جائزہ۔ خطبہ جمعہ سے اجتماعات کا افتتاح۔ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماءاللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں مختلف شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ اور اہم ہدایات، پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو کے ساتھ میٹنگ میں اہم نصائح۔

طلباء کے ساتھ میٹنگ میں احمدی طلباء کو اپنے مقام کو پہچاننے اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے سلسلہ میں تاکیدی نصائح۔

احمدی طالبات کے ساتھ میٹنگ میں اہم نصائح اور سوال و جواب کی دلچسپ مجلس، خدام کے باربی کیو میں شرکت۔

بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کریں اور ان کا تعلق خدا سے جوڑیں۔
(لجنہ اماءاللہ کے اجتماع سے خطاب)

خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے اختتامی خطاب میں عبادات کے قیام اور اخلاق حسنہ کو اپنانے کی نصائح۔ انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں۔ قائدین مجالس، ریجنل قائدین اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں مختلف شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ اور اہم ہدایات۔

(جرمنی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ : محمود احمد انیس۔ دفتر p.s. لندن)

5/جون 2006ء بروز سوموار:

صبح 4 بج کر 30 منٹ پر حضور انور نے بلجیم مشن ہاؤس کے احاطہ میں جلسہ سالانہ کے لیے نصب مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر کی امامت کروائی۔

جرمنی کے لئے روانگی

آج جرمنی کے لیے روانگی تھی۔ 9 بج کر 50 منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت حضور انور کو الوداع کہنے کے لیے مشن ہاؤس کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور نے تمام مرد حضرات کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ چھوٹے بچوں اور بچیوں کو پیار کیا۔ احباب جماعت نے نعرے لگا کر اپنے پیارے امام سے محبت و عقیدت کا اظہار کیا۔ حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ ہاتھ اٹھا کر بلند آواز میں سلام کیا اور پھر گاڑی میں تشریف فرما ہو کر دس بجے جرمنی کے لیے اپنے قافلہ سمیت روانہ ہوئے۔

مکرم امیر صاحب بلجیم مع جماعتی عہدیداران کے جرمنی کے بارڈر تک حضور انور کو الوداع کرنے کے لیے آئے۔ بارڈر پر قافلہ کچھ دیر کے لیے ایک جگہ رکا جہاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، نائب امیر جرمنی، جنرل سیکرٹری اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور نے اس موقعہ پر الوداع اور استقبال کے دونوں وفود کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

جرمنی میں ورود مسعود اور بیت السبوح میں استقبال

پونے چار گھنٹے کا سفر طے کرنے کے بعد حضور انور 13:40 بجے بمع قافلہ فرینکفورٹ مشن ہاؤس بیت السبوح پہنچے۔ استقبال کی جگہ کو خوبصورت جھنڈیوں سے مزین کیا گیا تھا۔ یہاں 800 کے قریب مرد و خواتین اور بچوں نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور کی گاڑی مشن ہاؤس پہنچتے ہی فضا نعروں اور پاکیزہ ترانوں سے گونج اٹھی۔ حضور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو قائمقام مبلغ انچارج اور نائب امیر مکرم مبارک احمد تنویر صاحب اور لوکل امیر فرینکفورٹ مکرم فلاح الدین صاحب نے آگے بڑھ کر شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ہر طرف اپنا دست مبارک بلند فرما کر احباب جماعت کو سلام کیا۔ ایک بچے اور بچی نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالیٰ کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ جرمنی نے اپنی مجلس عاملہ کی بعض ممبرات کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

حضور نے 18:00 بجے ظہر و عصر کی نمازیں بیت السبوح میں باجماعت پڑھائیں۔ اس کے بعد مشن ہاؤس سے باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ تقریباً 45 منٹ بعد واپسی ہوئی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

7:15 پر انفرادی اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو تین گھنٹے سے زیادہ جاری رہا۔ اس دوران 8 افراد نے گروپس کی صورت میں اور 39 فیملیز کے 162 افراد نے اپنی فیملیز کے ساتھ حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے کچھ ضروری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ 22:20 پر حضور انور نے نماز مغرب و عشاء کی امامت کروائی اور اس کے بعد اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

6/جون 2006ء بروز منگل:

صبح 4 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر کی امامت کروائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

10:30 بجے انفرادی اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو 13:15 بجے تک جاری رہا۔ اس دوران 56 فیملیز کے 210 افراد نے فیملیز کے ساتھ اور 5 افراد نے انفرادی طور پر حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

13:45 پر حضورانور نماز ظہر و عصر باجماعت پڑھائیں۔17:25 پر مشن ہاؤس سے باہر سیر کے لیے تشریف لے گئے۔سیر کرتے ہوئے حضورانور نیدرش باخ (Niederesch bach) میں واقع بیت القیوم تک تشریف لے گئے جو اس سے قبل جماعت جرمنی کا مرکز ہوا کرتا تھا۔اب وہاں پر ایک حصہ میں مہمانوں اور کارکنان کے لیے کھانا تیار کرنے کا انتظام ہے۔حضور نے کھانا پکوائی کے مختلف مراحل دیکھے اور بعض استفسارات بھی فرمائے۔ واپسی پر کھیتوں میں سے گذرتے ہوئے ایک جگہ رک کر اپنے مصاحبین کے ساتھ کاشتکاری اور زمیندارے سے متعلق گفتگو فرمائی۔50 منٹ بعد سیر سے واپسی ہوئی۔18:45 پر دوبارہ انفرادی اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو 21:45 تک جاری رہا۔ اس دوران 78 فیملیز کے 354 افراد نے فیملیز کے ساتھ اور سات افراد نے گروپس کی صورت میں حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

علاوہ ازیں دن کے دیگر اوقات میں حضورانور نے ڈاک بھی ملاحظہ فرماتے رہے۔22:00 پر نماز مغرب و عشاء کی امامت کروائی۔اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

7/جون 2006ء بدھ:

صبح 4 بج کر 15 منٹ پر حضورانور نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز فجر کی امامت کروائی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

10:30 بجے انفرادی اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو 13:15 تک جاری رہا۔اس دوران 59 فیملیز کے 221 افراد نے فیملیز کے ساتھ اور آٹھ افراد نے گروپس کی صورت میں حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

حضورانور نے 14:00 بجے ظہر وعصر کی نمازیں باجماعت پڑھائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

18:30 پر حضورانور کے ساتھ جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ کی میٹنگ شروع ہوئی۔میٹنگ کے آغاز میں حضورانور نے دعا کروائی۔یہ میٹنگ 21:00 بجے پر ختم ہوئی۔میٹنگ میں حضور انور نے بعض شعبہ جات کا جائزہ لیتے ہوئے مختلف تربیتی اور انتظامی امور پر قیمتی نصائح سے نوازا اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی طرف توجہ دلائی۔حضورانور کی ہدایات ونصائح کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

حضور نے فرمایا کہ عہدوں کو خدمت سمجھ کر نبھائیں اور افسر کی بجائے خدمت گار کا تصور اپنے دلوں میں قائم کریں۔اس سلسلہ میں حضور نے میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی مثال دی کہ انہوں نے جلسہ سالانہ پر اپنے ٹائٹل ''افسر جلسہ سالانہ'' کو بدل کر'' خادم جلسہ سالانہ'' لکھوانا شروع کردیا تھا۔

حضور انور نے عہدیداران کے خلاف شکایات کا جائزہ لینے کا طریق کار سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ ایسی شکایات پر کمیٹیاں بنانے کی بجائے خط کے ذریعہ بصیغۂ راز عہدیداروں سے پوچھنا چاہیے کہ کہیں آپ تو اس میں ملوث نہیں اور پھر عہدیداران کو چاہیے کہ وہ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اگر شکایات کی زد میں آتے ہوں تو اپنی اصلاح کرلیں تا کہ ان کی یا ان کی اولاد کی کسی حرکت کی وجہ سے جماعتی وقار کو جھٹکا نہ لگے۔اور اگر کوشش کے باوجود وہ اپنے اور اپنے گھر بار کے اندر کوئی اصلاح نہ کرسکیں تو پھر تقویٰ کا تقاضا ہے کہ اپنے آپ کو اس خدمت سے فارغ کرالیں۔حضور نے حفظ مراتب کی پاسداری کی طرف بھی خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا کہ اپنے سے بالا عہدیداروں کا احترام اور ان کی اطاعت بہت ضروری ہے۔فرمایا اگر آپ کو اپنے سے بالا عہدیدار کی طرف سے کوئی خدمت سپرد کی جاتی ہے اور آپ کو اس سے شکایت ہے تو چاہیے کہ پہلے اطاعت کرتے ہوئے وہ کام کریں پھر عہدیدار کو بتائیں کہ میں مرکز یا خلیفۂ وقت کو شکایت کروں گا کہ آپ نے فلاں بات غلط کی۔

حضور نے عہدیداروں کو اپنا بہترین نمونہ پیش کرنے کی بھی نصیحت فرمائی۔فرمایا کہ بعض اوقات عہدیداروں کے اپنی گھریلو زندگی میں نمونے ٹھیک نہیں ہوتے۔ اپنی بہوؤں ، دامادوں ، بچوں اور بیویوں سے جھگڑے ہوتے ہیں۔ایسی کمزوریوں کو بھی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اگر نہ کرسکیں تو پھر اپنے آپ کو جماعتی خدمت سے فارغ کرلیں۔حضور نے نیکی کے کاموں میں باہم تعاون کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مقصد تو سب کا ایک ہی ہے۔مل کر کام کیا کریں۔ذیلی تنظیمیں جماعتی نظام کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔مثلاً آپ جو سو مساجد کے لیے چندہ اکٹھا کررہے ہیں اس میں خدام الاحمدیہ وعدے لینے اور وصولیوں میں تعاون کرسکتی ہے اور اس سلسلہ میں خدام کو جس قدر خدمت کی توفیق ملے اسے وہ اپنی رپورٹ میں بھی ذکر کرسکتے ہیں۔فرمایا کہ اسی طرز پر انصار اور لجنہ بھی کام کرتی رہیں۔

حضور نے مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ایک اعتراض کا بتایا کہ صرف انڈسٹریل ایریا وغیرہ میں ہی نہیں بلکہ رہائشی علاقہ میں بھی مساجد کے لیے جگہیں خریدیں اور مسجدیں بنائیں۔اس پر حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عموماً سستی زمینیں اور میسر پلاٹ انڈسٹریل علاقوں یا اس کے قرب میں ملتے ہیں لیکن اگر رہائشی علاقہ کے قریب مل سکیں تو انہیں بھی دیکھنا چاہیے۔

website پر مواد ڈالنے کے سلسلہ میں فرمایا کہ جماعتی ویب سائٹس پر وہ مواد ہونا چاہیے جو پہلے باقاعدہ چیک کیا جاچکا ہو اور اگر پہلے سے ایسا مواد ڈالا جاچکا ہے جسے چیک نہیں کیا گیا تو کچھ افراد کی کمیٹی بنا کر اس سارے مواد کو چیک کریں اور ایسے لوگوں کو کمیٹی میں شامل کیا جائے جو جماعتی روایات کو جانتے ہوں اور اگر کسی جگہ زبان کا مسئلہ ہو تو زبان جاننے والوں سے بھی چیک کروالیا کریں۔اس سلسلہ میں لجنہ اور بچوں سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔

حضور انور نے جماعت جرمنی کی ایک تجویز پر کہ بچوں کی تربیت کے لیے ہوسٹل بنایا جائے فرمایا کہ آپ میں اس کی استطاعت نہیں۔آپ بچوں کو سنبھال نہیں پائیں گے ۔ آپ کہتے ہیں کہ جماعت اس کو چلائے تو اگر خدانخواستہ ان میں سے کوئی ایک بھی بگڑ گیا تو جماعت کی بدنامی ہوگی۔ہاں بچوں کی تربیت کے لیے ہوسٹل بنانے کی بجائے ان کی عمومی نگرانی کریں۔ان کے لیے ایسے پروگرام بنائیں جن میں انہیں قرآن وحدیث اور دین کا علم سکھایا جائے۔اسی ضمن میں حضور نے فرمایا کہ بعض وقف نو بچے جو بڑے ہوچکے ہیں انہیں اپنے وقف نو ہونے کا بھی پتہ نہیں ۔بعض بنیادی باتیں بھی انہیں معلوم نہیں۔ یہ ضروری بات ہے جس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے مبلغین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ آپ جرمن زبان میں خطبہ دیا کریں۔آخر میں بے شک پانچ منٹ میں اردو جاننے والوں کے لیے خلاصہ بھی بیان کردیا کریں۔اگر کسی کو زبان پر مہارت نہیں تو پہلے لکھ لیا کریں اور پڑھ کر سنا دیا کریں۔خطبوں کے مواد کے ضمن میں فرمایا کہ پچھلے جمعہ کے میرے خطبہ کا خلاصہ اگلے جمعہ میں سنا دیا کریں۔درس بھی جرمن اور اردو دونوں زبانوں میں ہونا چاہیے۔اور اگر آپ کی مجالس میں لوکل جرمن احمدی ہوں تو انہیں اپنے نظام میں absorb کرنے کے لیے جرمن زبان میں بات کریں یا پھر خاموش رہا کریں۔اس سے وہ آپ کے زیادہ قریب ہو جائیں گے۔اور اگر زبان سیکھنی پڑے تو بے شک سکولوں میں داخلہ لیں۔

حضور نے نمازوں کا بھی جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ ہر چوتھی میٹنگ نماز کے متعلق منعقد کیا کریں۔حضرت خلیفہ رابعؒ کی بھی یہی ہدایت تھی ۔

حضور نے ایم ٹی اے سننے والوں کا بھی جائزہ لیا اور فرمایا کہ لوگوں کو ایم ٹی اے دیکھنے کی طرف توجہ دلائیں۔جو ڈش لگوا سکتے ہیں لگوائیں۔جو فلیٹس میں رہتے ہیں وہ وہاں کے کیبل والوں سے بات کر کے دیکھیں،شائد وہ انہیں باقی چینلز کی طرح ایم ٹی اے کی سہولت بھی دے سکیں۔ایم ٹی اے ہی کے ذکر میں حضورانور نے بتایا کہ ویسے تو ایم ٹی اے انٹرنیٹ پر بھی دیکھا اور سنا جاسکتا ہے لیکن فی الحال جو سہولت ہمارے پاس ہے اس کے مطابق صرف چندسو افراد ایک وقت میں اس سے استفادہ کرسکتے ہیں۔فرمایا کہ ہم کوشش کررہے ہیں کہ اس کی کپیسٹی (Capacity) بڑھائی جائے اور امید ہے کہ تین ہزار سے لے کر بیس ہزار افراد کی access ہمیں مل جائے گی۔

حضور انور نے تبلیغی نشستوں کے انعقاد کے حوالہ سے فرمایا کہ ضرور منعقد کریں اور بہتر تو یہ ہے کہ ایسی مجالس منعقد ہوں جن میں مرد مردوں کو بلائیں اور عورتیں عورتوں کو۔ اگر کسی جگہ کوئی لجنہ اپنے ساتھ مہمان لائی ہوں اور مردوں والے حصہ میں بیٹھنا ناگزیر ہو تو صرف وہی مہمان لانے والی خاتون ہی بیٹھ سکتی ہے باقی عورتیں نہیں۔اور مہمان لانے والی خواتین بھی کھانا مردوں کے ساتھ بہر حال نہیں کھائیں گی۔خواتین پردے میں رہیں۔حضور نے اس ضمن میں ہالینڈ کی ملکہ کے مسجد مبارک ہیگ ہالینڈ کا دورہ کرنے کا ذکر فرمایا جنہوں نے گذشتہ دنوں جب جماعت کی مسجد کا دورہ کیا تو اسلامی روایات کا لحاظ رکھا۔فرمایا آپ اپنی روایات پر قائم رہیں اور پردے کے معاملے میں کوئی سمجھوتہ نہ کیا کریں۔حضور انور نے فرمایا کہ اس موقعہ پر انہیں ایک ایڈریس پیش کرنا تھا اس کے لیے میں نے خصوصی اجازت دی تھی کہ بے شک کوئی لجنہ یہ پیش کردے لیکن اس میں بھی انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ یہ اجازت ہر مجلس کے لیے نہیں ہے بلکہ صرف اسی ایک تقریب کے لیے ہے۔

حضور نے وصایا کا بھی جائزہ لیا اور جماعت جرمنی کو چندوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔حضور نے فرمایا کہ ایک وقت تھا جب جماعت جرمنی کا چندہ پاکستان سے آگے نکل گیا تھا۔ لیکن اب پاکستان سمیت کئی ممالک آپ سے آگے نکل چکے ہیں۔حضور نے فرمایا کہ میں نے جماعت امریکہ کے ذمہ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے لیے فنڈز اکٹھے کرنے کے لیے کہا تھا ماشاءاللہ انہوں نے اپنی ذمہ داری خوب نبھائی ہے۔اس لیے آپ بھی اپنے قربانی کے معیار بڑھائیں۔

حضور نے ایک تربیتی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اپنے اجلاسات اور مجالس کی باتوں کی حفاظت کیا کریں۔یہ بہت بنیادی بات ہے مجالس کی باتیں امانت ہوتی ہیں اس لیے ان کا پاس رکھنا چاہیے۔

میٹنگ کے اختتام پر مجلس عاملہ کے ممبران کی درخواست پر حضور انور نے تمام ممبران اور ترجمہ کرنے والوں کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

اس میٹنگ سے فارغ ہونے کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضورانور کے ساتھ دفتری ملاقات کی۔

پھر حضور نے کچھ ضروری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ 22:20 پر حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے بعد اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

8/جون 2006ء جمعرات:

صبح 4 بج کر 15 منٹ پر حضورانور نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز فجر کی امامت کروائی۔پونے دو بجے ظہر وعصر کی نمازیں بیت السبوح میں ہی باجماعت پڑھائیں۔آج دن کا زیادہ تر وقت حضور انور دفتری مصروفیات میں مشغول رہے۔ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی۔

بیت السبوح سے منہائیم روانگی

کل سے من ہائیم (Mannheim) میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے 27 ویں اور لجنہ اماء اللہ کے 29 ویں سالانہ اجتماعات منعقد ہورہے ہیں اس لیے آج شام 19:00 بجے حضور انور اپنے قافلہ کے ہمراہ بیت السبوح سے من ہائیم کے لیے روانہ ہوئے۔

مقام اجتماع میں ورود مسعود

بذریعہ موٹروے پچاس منٹ کا سفر طے کرنے کے بعد مقام اجتماع پہنچے جہاں خدام اور اطفال نے اپنے پیارے آقا کا پرجوش نعروں کے ساتھ خیر مقدم کیا۔مکرم مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور مکرم امیر صاحب جرمنی نے حضورانور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ صدر صاحبہ لجنہ جرمنی نے عہدیدار خواتین کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا استقبال کیا۔

اس موقعہ پر حضورانور نے محترم صدر صاحب مجلس کو اس انتظامی امر کی طرف توجہ دلائی کہ آپ یا آپ کے کسی نائب کو مسجد بیت السبوح حاضر ہوکر قافلے کو guide کرتے ہوئے یہاں تک لانا چاہیے تھا۔بعدازاں حضورانور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

انتظامات اجتماع کا جائزہ

اور چند ہی منٹ بعد باہر تشریف لاکر اجتماع کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لیے تشریف لے گئے۔راستے میں حضور انور مختلف امور اور انتظامات کے بارہ میں مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سے استفسار فرماتے رہے۔ حضور کو آتا دیکھ کر احباب سڑکوں کے دونوں جانب کھڑے ہو جاتے اور اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر یا نعرے لگا کر حضورانور کو خوش آمدید کہتے۔مختلف جگہوں پر لوگ اپنے کیمروں سے حضورانور کی تصاویر بھی بناتے رہے۔حضور نے مکرم صدر صاحب سے فرمایا کہ یہ موبائیل فون، still اور مووی کیمروں سے تصاویر بنانے والوں کو پابند کریں کہ بغیر اجازت کوئی تصاویر نہ بنائے۔ صرف وہی لوگ تصاویر بنائیں جنہوں نے جماعت سے اس کی اجازت لی ہوئی ہو۔حضور بازار بھی تشریف لے گئے جہاں مختلف سٹالز لگائے گئے تھے۔بعض سٹالز پر حضور نے خدام کی حوصلہ افزائی کی خاطر ان کی درخواست پر کھانے پینے کی بعض اشیاء چکھیں اور انہیں متبرک فرمایا۔ خدام حضور انور کی اس شفقت سے اور حضورانور کو اس قدر قریب پاکر بہت خوش نظر آتے تھے۔ایک سٹال پر کھڑے چند خدام نے حضورانور سے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔حضور نے بعض بچوں کو پیار کیا۔ ایک خادم کو جو ویل چیئر پر تھا اس کا حال پوچھا اور اسے بھی

باقی صفحہ نمبر9پر ملاحظہ فرمائیں

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

”سلطنت برطانیہ تا ہشت سال“

(سید قمر سلیمان احمد۔ ربوہ)

1892ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اس وقت کی عظیم الشان سلطنت برطانیہ کے بارہ میں الہاماً بتایا کہ

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال
بعد ازاں ایّامِ ضعف و اختلال

حضرت مولانا عبداللہ سنوری صاحبؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے یہ الفاظ اس طرح سنے تھے کہ:

سلطنت برطانیہ تا ہفت سال
بعد ازاں باشد خلاف و اختلال

یعنی برطانیہ کی سلطنت آٹھ یا سات سال تک ہے۔ اس کے بعد کمزوری اور ضعف کے دن شروع ہو جائیں گے۔

حضور نے جب یہ الہام شائع کیا تو مخالفین احمدیت کے ہاتھ حضورؑ کے بارہ میں گورنمنٹِ برطانیہ کو بدظن کرنے کا ایک موقع ہاتھ آ گیا اور انہوں نے حکومت کو شکایت کی کہ حضرت مسیح موعودؑ برطانوی سلطنت کے خاتمہ کی باتیں کر رہے ہیں اور اگر اس کا بروقت تدارک نہ کیا گیا تو برطانوی حکومت کے خلاف فساد برپا ہو سکتا ہے۔

ہمارے مخالفین بھی عجیب طرز عمل کے حامل ہیں۔ ایک طرف حضورؑ کے خلاف حکومت کو بھڑکانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے تو دوسری طرف عام مسلمانوں کو حضورؑ کے خلاف اس رنگ میں بھڑکایا جاتا تھا کہ حضورؑ جہاد کے خلاف ہیں اور اس طرح انگریزی حکومت کو تقویت دینے کا باعث ہیں۔ ایں چہ بو العجبی است۔

بہر حال 1892ء کے اس الہام کے بعد دیکھنے والی بات یہ ہے کہ سال 1899ء تا 1900ء میں وہ کون سے ایسے واقعات رونما ہوئے جس سے سلطنت برطانیہ میں کمزوری کا عمل شروع ہوا جو بالآخر دوسری جنگِ عظیم کے خاتمہ کے بعد 1945ء میں تمام سلطنت کے ختم ہو جانے کا باعث ہوا۔

اس عرصہ میں دو اہم واقعات ایسے ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ برطانوی سلطنت میں عین سات آٹھ سال کے بعد ضعف کے آثار شروع ہوئے۔ چنانچہ ایک بہت بڑا واقعہ جو جنوری 1901ء میں ہوا ملکہ وکٹوریہ کا انتقال تھا۔

ملکہ وکٹوریہ نے صرف 18 سال کی عمر میں 1837ء میں تخت شاہی سنبھالا تھا۔ اور مسلسل چونسٹھ سال تک وہ تخت پر رونق افروز رہیں۔ ان کا زمانہ جسے وکٹورین (Victoian age) بھی کہا جاتا ہے انگلستان کا سنہری دور قرار دیا جاتا ہے۔ 1876ء میں انہیں ہندوستان کی ملکہ قرار دیا گیا۔ 1887ء میں ان کی بادشاہت کے پچاس سال پورے ہونے پر ایک شاندار گولڈن جوبلی منائی گئی۔ ان کے دور میں سلطنتِ برطانیہ وسعت پذیر ہوئی اور اس نے اس سلطنت کا مقام حاصل کر لیا جس کے بارہ میں کہا جانے لگا کہ اس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔

1901ء میں ان کے انتقال کے بعد ان کا بیٹا ایڈورڈ ہفتم تخت نشین ہوا۔ بظاہر یہ دور پرسکون نظر آتا ہے مگر برطانیہ کی خارجہ پالیسی میں اس کا جھکاؤ فرانس کی طرف زیادہ رہا اور جرمنی سے جہاں اس کا بھانجا ولیم دوئم حکمران تھا جسے یہ پسند نہیں کرتا تھا، کھنچاؤ کی کیفیت رہی۔ یہی ولیم دوئم تھا جس کے دور میں 1914ء میں جرمنی نے پہلی جنگِ عظیم کا آغاز کیا اور یورپی نو آبادی نظام آہستہ آہستہ کمزور پڑنے لگا۔

دوسرا اہم واقعہ یہ ہوا کہ ملکہ وکٹوریہ کے دور کے آخر اور ایڈورڈ ہفتم کے دور کے آغاز میں سلطنت برطانیہ ایک ایسی جنگ میں کود پڑی جس کے بارہ میں ان کا خیال تھا کہ یہ معمولی سی بغاوت ہے جسے بآسانی فرو کیا جا سکتا ہے۔ اس جنگ کو بوئر وار (Boerwar) کہا جاتا ہے۔

اکتوبر 1899ء میں جنوبی افریقہ کی ریاستوں نے بغاوت کر دی۔ برطانیہ کا خیال تھا کہ یہ معمولی سی بغاوت کرسمس 1899ء تک ختم ہو جائے گی۔ لیکن جنگ نے خلاف توقع طول پکڑ لیا۔ اور تین سال تک یہ جنگ چلی جو بالآخر 1902ء میں برطانیہ کی فتح پر ختم ہوئی۔ مگر اس فتح کے باوجود غالباً اپنے نو آبادیاتی دور میں پہلی بار برطانیہ کو اپنی کمزوری کا احساس ہوا۔ وہ جنگ جسے معمولی بغاوت تصور کیا جا رہا تھا ہزارہا برطانوی فوجیوں کی ہلاکت پر منتج ہوئی۔ برطانیہ نے اس جنگ میں مظالم کی انتہا کر دی اور مقامی عورتوں اور بچوں کو پکڑ کر بظاہر ان کی حفاظت کے نام پر انہیں کیمپوں میں ڈال دیا جہاں سہولتیں نہ ہونے کے برابر تھیں اور قیدیوں کی حالت زار تھی۔ ان کیمپس میں بیماریوں کی وجہ سے بے شمار لوگ جاں بحق ہوئے۔

اس جنگ میں برطانیہ کے 7792 فوجی براہ راست جبکہ 13250 برطانوی بیماریوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور مغرب سے مشرق تک تمام سلطنت برطانیہ ہل کر رہ گئی اور ساری دنیا میں شور پڑ گیا۔ خود حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب ”جلسہ روئیداد دعا“ میں برطانوی سلطنت کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ حکومتیں عموماً جنگ کا شکار رہا ہی کرتی ہیں مگر اس جنگ کا تمام برطانوی حکومت پر اس قدر اثر پڑا کہ قادیان کی دور افتادہ بستی میں بھی ایک تقریب دعا منعقد ہوئی اور برطانوی زخمیوں کے لئے چندہ کی تحریک کی گئی۔ اس جنگ کے علاوہ حضورؑ نے کبھی بھی کسی اور برطانوی مہم کے لئے فکر ظاہر نہیں فرمایا۔

حضورؑ نے اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

”آجکل ہماری گورنمنٹ کو ٹرینسوآل کی ایک چھوٹی سی جمہوری سلطنت کے ساتھ مقابلہ ہے۔ وہ سلطنت پنجاب سے بڑی نہیں ہے۔ اور یہ سراسر حماقت ہے کہ اس نے اس قدر بڑی سلطنت کے ساتھ مقابلہ شروع کیا ہے۔ لیکن اس وقت جبکہ مقابلہ شروع ہو گیا ہے ہر ایک مسلمان کا حق ہے کہ انگریزوں کی کامیابی کے لئے دعا کرے۔“

”لہٰذا میں اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ وہ ایسے لوگوں کا نمونہ اختیار نہ کریں۔ بلکہ پوری ہمدردی اور سچی خیر خواہی کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کی کامیابی کے لئے دعا کریں اور عملی طور پر بھی وفاداری کے نمونے دکھائیں۔ ہم یہ باتیں کسی صلہ یا انعام کی خاطر نہیں کرتے۔ ہم کو صلہ اور انعام اور دنیوی خطابات سے کیا غرض۔ ہماری نیّات کو علیم خدا خوب جانتا ہے کہ ہمارا کام محض اس کے لئے اور اسی کے امر سے ہے۔ اسی نے ہم کو تعلیم دی ہے کہ محسن کا شکر کرو۔ ہم اس شکر گذاری میں اپنے مولیٰ کریم کی اطاعت کرتے ہیں اور اسی سے انعام کی امید رکھتے ہیں۔ سوتم جو میری جماعت ہو اپنی محسن گورنمنٹ کی خوب قدر کرو“۔ اب میں چاہتا ہوں کہ ٹرنسوآل کے جنگ کے لئے ہم دعا کریں“۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے نہایت جوش اور خلوص کے ساتھ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اور سب حاضرین نے جن کی تعداد ایک ہزار سے متجاوز تھی دعا کی اور بہت دیر تک فتح اور کامیابی کے لئے دعا کی گئی۔ بعد ازاں حضرت اقدس نے تجویز فرمائی کہ زخمیانِ سرکار برطانیہ کے لئے چندہ بھی بھیجنا ضروری ہے جس کے لیے ایک اشتہار بھی شائع کیا گیا جو حسب ذیل ہے۔

”سب لوگ تہ دل سے اپنی مہربان گورنمنٹ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنگ میں جو ٹرانسوآل میں ہو رہی ہے فتح عظیم بخشے اور نیز یہ بھی کہا کہ حق اللہ کے بعد اسلام کا اعظم فرض ہمدردی خلائق ہے اور بالخصوص ایسی مہربان گورنمنٹ کے خادموں سے ہمدردی کرنا کارِ ثواب ہے جو ہماری جانوں اور مالوں اور سب سے بڑھ کر ہمارے دین کی محافظ ہے۔ اس لیے ہماری جماعت کے لوگ جہاں جہاں ہیں اپنی توفیق اور مقدور کے موافق سرکار برطانیہ کے ان زخمیوں کے واسطے جو جنگ ٹرانسوآل میں مجروح ہوئے ہیں چندہ دیں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا اپنی جماعت کے لوگوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر ایک شہر میں فہرست مکمل کر کے اور چندہ کو وصول کر کے یکم مارچ سے پہلے مرزا خدا بخش صاحب کے پاس بمقام قادیان بھیج دیں کیونکہ یہ ڈیوٹی ان کے سپرد کی گئی ہے۔ جب آپ کا روپیہ مع فہرستوں کے آ جائے گا تو اس فہرست چندہ کو اس رپورٹ میں درج کیا جائے گا جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ہماری جماعت اس کام کو ضروری سمجھ کر بہت جلد اس کی تعمیل کرے۔ والسلام

راقم میرزا غلام احمد از قادیانی 10 فروری 1900ء“

حضورؑ کی چندہ کی اس تحریک پر جو چندہ اکٹھا ہوا وہ حکومت کو بھجوا دیا گیا۔ جس پر قائمقام چیف سیکرٹری صاحب نے جو خط شکریہ کا لکھا وہ ذیل میں درج ہے۔

چھٹی نمبر 234

ازطرف جے۔ ایم۔ سی۔ ڈوئی صاحب بہادر آئی۔ سی۔ ایس قائم مقام چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بخدمت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور مورخہ 26 مارچ 1900ء مقام لاہور۔

صاحب من! نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے کہ ہم آپ کو اطلاع دیں کہ جو فیاضانہ عطیہ تعدادی 500 روپیہ کا آپ کے اور آپ کے مریدوں کی جانب سے سرکار برطانیہ کے جنوبی افریقہ کے بیمار اور زخمی بھائیوں کی امداد کے لئے بھیجا ہے وہ پہنچ گیا ہے۔ اور صاحبان کنگ کنگ کمپنی کو بمبئی میں بھیج دیا گیا ہے۔

راقم آپ کا نہایت ہی فرمانبردار سرونٹ
جے۔ ایم۔ ڈوئی
قائم مقام چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

(جلسہ روئیداد دعا)

دلچسپ بات یہ ہے کہ حضورؑ کے دور (1835-1908) میں برطانیہ بہت سی جنگوں میں شریک ہوا۔ مگر یہ واحد جنگ ہے جس کے لئے حضورؑ نے باقاعدہ جلسہ میں دعا کا اہتمام فرمایا اور برطانوی زخمیوں کیلئے چندہ کی تحریک بھی کی۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ جنگ کتنی خطرناک صورت اختیار کر گئی تھی۔ اور خاکسار کا ذوقی خیال ہے کہ اس میں بالآخر برطانیہ کو جو فتح نصیب ہوئی وہ اس دعا کا نتیجہ تھی ورنہ جنگ زیادہ ہولناک رنگ اختیار کر جاتی۔

❁❁❁❁❁❁

Bolo نامی قصبہ (یوگنڈا) میں

نئے کلاس روم بلاک کے سنگ بنیاد کی بابرکت تقریب

علاقہ کے چیف اور وزیر تعلیم کی شمولیت

(رپورٹ: محمد داؤد بھٹی مبلغ سلسلہ کمپالا۔ یوگنڈا)

یوگنڈا (مشرقی افریقہ) کے دارالحکومت کمپالا سے 100 کلومیٹر دور شرقی جانب Bolo نامی قصبہ دس ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے جس کی اکثریت مسلمان ہے جو تعلیم کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ یوگنڈا کے دوران محترمہ Geraldine، وزیر تعلیم کی درخواست پر حضور انور نے ازراہ شفقت اس سکول کے دو نئے کلاس روم بلاکس جماعتی خرچ پر بنوانے کی منظوری عطا فرمائی تھی جس کے مطابق ایک ماہ قبل اس کے سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا محترمہ Geraldine وزیر تعلیم کے ساتھ قصبہ میں تشریف لائے اور سکول میں اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس تقریب میں سکول کے اساتذہ اور والدین کے علاوہ علاقہ کے چیف اور سرکردہ لوگوں نے بھی شرکت کی۔ اس سکول میں چھ صد سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں جن میں اکثریت مسلمان طلباء کی ہے۔

اس سادہ اور پروقار تقریب کے موقع پر حاضرین کی تعداد ایک ہزار تھی۔ مکرم امیر صاحب نے قرآن وحدیث کی روشنی میں تعلیم کی اہمیت اور ضرورت سے آگاہ کیا اور جماعت کا تعارف مؤثر انداز میں پیش کیا اور یوگنڈا میں جماعتی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کلاس روم بلاک کی منظوری سے بھی آگاہ کیا۔

وزیر تعلیم مادام Geraldine نے بھی اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ کمپالا سے وزیر تعلیم کے ساتھ پریس کے لوگ بھی گئے تھے جنہوں نے اس تقریب کی ویڈیو بنائی جو خدا کے فضل سے دوسرے دن یوگنڈا ٹی وی پر دکھائی گئی۔

اب یہ بلاک اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیر ہو چکا ہے۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے اس علاقہ میں ایک فری میڈیکل کیمپ لگانے کا بھی اعلان کیا جس سے محترمہ وزیر تعلیم صاحبہ اور تمام حاضرین بہت ممنون ہوئے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ جماعت کی یہ خدمات ہر پہلو سے بہت باثمر بنائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁

ایران کی موجودہ صورت حال کا جائزہ

(محمد داؤد مجوکہ۔ جرمنی)

ایران کے ساتھ مغربی طاقتوں کی جو موجودہ چپقلش چل رہی ہے اس کا آغاز اگست 2002ء سے ہوتا ہے۔ اس وقت پہلی مرتبہ امریکی حمایت کے ساتھ ایران کے بعض حکومت مخالف لوگوں نے یہ دعویٰ کیا کہ ایران کی حکومت نے نتناز اور اراک میں نیوکلیئر کارخانے قائم کرنے کا کام جاری کر رکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت امریکہ نے 11؍ستمبر 2001ء کی آڑ لے کر بعض اقدامات کرنے کی جو پالیسی بنائی تھی اس میں ایران سے نمٹنے کا جواز فراہم کرنے کے منصوبے پر عمل شروع کر دیا گیا۔

ایران کے صدر خاتمی نے فروری 2003ء میں اعلان کیا کہ ایران میں یورینیم کے ذخائر دریافت ہو چکے ہیں اور ایران اس یورینیم کو بجلی پیدا کرنے کے لئے افزودہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس کے فوراً بعد ہی امریکہ نے عراق پر حملہ کیا اور جنگ کے بعد عراق کی صورت حال مسلسل خراب ہوتی چلی گئی۔ عراق پر یکطرفہ حملے اور عراق میں وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے مفقود ہونے کی وجہ سے عالمی سطح پر اور خود امریکہ میں بھی ایک نئی جنگ کی حمایت حاصل کرنا ناممکن ہو گیا۔ ادھر یورپ عراق کے معاملہ میں تمام تر مخالفت کے باوجود یکطرفہ امریکی کارروائی کے بعد عالمی سطح پر اپنی وقعت کو بحال کرنے کے لئے بے چین تھا۔ چنانچہ فرانس، جرمنی اور انگلستان کے کہنے پر ایران نے دسمبر 2003ء میں ایک اضافی پروٹوکول پر دستخط کئے جس کے تحت ایران نے وقتی طور پر یورینیم کی افزودگی بند کر دی۔ حالانکہ نومبر 2003ء میں آئی اے ای اے کے سربراہ البرادی تحقیق کے بعد رپورٹ پیش کر چکے تھے کہ ایران کے ایٹمی بمب بنانے کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ مگر امریکہ نے اس رپورٹ کو مسترد کر دیا۔ عراق کے معاملہ میں امریکی رپورٹ ہر لحاظ سے غلط نکلنے کے باوجود امریکہ کا صرف اپنی رپورٹ پر ہی اعتماد کرنا حیرت انگیز ہے۔

نومبر 2004ء میں یورپ کے دباؤ پر ایران نے یورینیم کی افزودگی کا کام کچھ وقت کے لئے بند کرنے کا فیصلہ کیا۔ یورپ جو کہ عراق جنگ کی وجہ سے عالمی سیاست میں بے حیثیت ہو کر رہ گیا تھا اب اپنے جامے سے باہر ہونے لگا اور انگلستان، فرانس اور جرمنی نے مئی 2005ء میں یہ بیان دیا کہ یورینیم کی افزودگی کا دوبارہ شروع کرنا تمام مذاکرات کا خاتمہ تصور کیا جائے گا۔ اس طرح دھمکیاں دے کر ایران کو اس کے جائز حق سے محروم کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ اس کا نتیجہ وہی ہوا جو کہ ہمیشہ سے ایسی پالیسیوں کا ہوتا آیا ہے یعنی ایران میں اس کے خلاف ردعمل ہوا اور محمود احمدی نژاد برسر اقتدار آ گئے۔

ستمبر 2005ء میں ایک اور تحقیقی کمشن نے رپورٹ دی کہ ایران کے ایٹمی بم بنانے کے پروگرام کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ امریکہ نے ایک بار پھر اس رپورٹ کو بھی مسترد کر دیا۔ مغرب نے ایران پر دباؤ بڑھانے کے لئے معاملہ کو سیکیورٹی کونسل بھیجنے کی دھمکی دی جس پر ایران نے اعلان کیا کہ اگر اس کا معاملہ سیکیورٹی کونسل کو بھیجا گیا تو وہ یورینیم کی افزودگی شروع کر دے گا۔

مغربی طاقتوں نے ایک بار پھر صورت حال کا غلط تجزیہ کرتے ہوئے دھونس جمانے کی کوشش کی اور معاملہ سیکیورٹی کونسل بھیج دیا جس پر ایران نے یورینیم کی افزودگی دوبارہ شروع کر دی۔ سیکیورٹی کونسل میں جا کر مغرب کو معلوم ہوا کہ وہ اپنے تمام پتّے پھینک چکا ہے اور اب اس کے ہاتھ میں کچھ بھی باقی نہیں۔ کیونکہ روس اور چین نے کسی بھی ریزولیوشن کی حمایت سے انکار کر دیا جس میں ایران پر پابندیاں لگانے کا ذکر ہو۔

اب صورت حال یہ ہے کہ سیکیورٹی کونسل میں ایران پر پابندیاں لگانے پر اتفاق نہیں ہو سکا اور ایران پر دباؤ کا اور کوئی ذریعہ سوائے جنگ کے ان کے پاس ہے نہیں۔ یورپ اپنے آپ کو ایک مرتبہ پھر بے حیثیت ثابت کر چکا ہے۔ اس لئے ایران نے براہ راست امریکہ سے مذاکرات کا مطالبہ کیا ہے جس کا ایک مقصد یورپ کو اس کی حیثیت دکھانا بھی ہے۔ یورپ اور خاص طور پر جرمنی ایران پر پابندیاں لگوا کر دنیا میں اپنا بھرم قائم رکھنا چاہتا ہے یہی وجہ ہے کہ سیکیورٹی کونسل کے مستقل ممبران کے ساتھ جرمنی کو بھی ہر جگہ ساتھ رکھا گیا ہے تا کہ وہ روس کے ساتھ اپنے تعلقات کو استعمال کرے اور چانسلر میرکل بار بار واشنگٹن یاترا کر رہی ہیں۔ ادھر پاکستان عالم اسلام کی ایک بڑی قوت ہونے کے ناطے جرمن چانسلر کے دورہ واشنگٹن سے پہلے اپنے وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری صاحب کے ذریعہ اپنے خیالات ان کو پہنچا چکا ہے۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ پہلی مرتبہ عالم اسلام میں ایک قسم کا اتحاد نظر آ رہا ہے۔ عراق، سعودیہ اور کویت، جو کہ ہمیشہ ایران کے مخالف رہے ہیں، نے بھی ایران کی حمایت کی ہے۔

امریکہ کے پاس اس وقت ایران کے خلاف دو ہی بڑے امکانات ہیں۔ اوّل تو یہ کہ ایران میں خانہ جنگی یا بغاوت کروا کر اپنی مرضی کی حکومت لائی جائے اور دوسرے یہ کہ فوجی کارروائی کی جائے۔ چنانچہ ایران کے عرب علاقوں میں بغاوت کروانے کی کوشش کی گئی لیکن ایران نے جلد ہی صورت حال پر قابو پا لیا۔ اسی طرح ایران میں سٹوڈنٹس تحریک چلا کر بغاوت کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن اس میں بھی امریکہ کو اب تک ناکامی ہوئی ہے کیونکہ ایٹمی معاملہ پر اکثر ایرانی حکومت کے ساتھ ہیں۔

جہاں تک فوجی کارروائی کا تعلق ہے تو عراق کی طرح کا قبضہ تو خارج از امکان ہے کیونکہ ایران جیسے وسیع ملک پر قبضہ کرنا امریکہ کے لئے ناممکن ہے۔ اس لئے صرف محدود پیمانے پر خود یا اسرائیل کے ذریعہ حملے کر کے ایران کے ایٹمی اثاثے تباہ کرنا اور اس کی دفاعی تنصیبات کو نقصان پہنچانا ہی ممکن ہے۔ اس معاملہ میں بھی ایران کے پاس جوابی کارروائی کے زیادہ امکانات موجود ہیں۔ اوّل تو یہ کہ ایران عراق کی طرح کمزور نہیں۔ ایران نے عراق کا انجام دیکھتے ہوئے پہلے سے اپنے دفاع کی کچھ کوشش کی ہے اور ایک حد تک نقصان پہنچانے کی صلاحیت حاصل کر لئے۔ خلیج فارس میں موجود امریکی اڈے بھی ایران کی دسترس میں ہیں جن پر وہ اپنے میزائلوں اور آبدوزوں کے ساتھ جوابی حملہ کر سکتا ہے جبکہ امریکی حکومت کسی فوجی نقصان کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ دوئم سعودیہ، عراق اور کویت میں موجود شیعوں کے ایران کے ساتھ گہرے روابط ہیں۔ ایران پر حملے کی صورت میں ان علاقوں میں انتشار اور بدامنی پھیلنے کا خطرہ ہے اور یہ وہ علاقہ ہے جہاں تیل کے بڑے ذخائر ہیں۔ پس ایران پر حملہ کے نتیجہ میں تیل کی ترسیل میں رکاوٹ آ سکتی ہے اور عراق میں موجود امریکی فوج کے لئے بھی بہت زیادہ مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ سوئم یہ کہ ایران لبنان میں موجود شیعہ حزب اللہ کے ذریعہ سے اور براہ راست بھی اسرائیل کے خلاف جوابی کارروائی کر سکتا ہے۔ چنانچہ اسرائیلی انٹیلی جنس کے مطابق ایران نے حال ہی میں شام کے ذریعہ حزب اللہ کو زلزال۔۲ وغیرہ کئی اقسام کے راکٹ مہیا کر دیئے ہیں جو تمام بڑے اسرائیلی شہروں کو ہدف بنا سکتے ہیں۔ چہارم یہ کہ اگر ایران کی تنصیبات کو نقصان بھی پہنچا دیا جائے تو ایران کچھ عرصہ میں انہیں دوبارہ تعمیر کر لے گا۔ پس جب تک ایرانی حکومت کی پالیسی تبدیل نہ ہو امریکہ حملہ کر کے ایرانی پروگرام میں تاخیر تو ڈال سکتا ہے اسے ختم نہیں کر سکتا۔

یہ بات بھی ظاہر ہے کہ ایران پر کسی بھی حملے کے نتیجہ میں عالم اسلام میں عمومی طور پر مغرب کے خلاف ردعمل ظاہر ہو گا۔ ان تمام باتوں کی موجودگی میں امریکی یا اسرائیلی حملہ کے امکانات بظاہر کم نظر آتے ہیں۔ لیکن امریکہ اور اسرائیل عقل کی بجائے اپنے فوری مفادات کی خاطر کام کرنے کے لئے مشہور ہیں اس لئے حملہ کا امکان کچھ اتنا بھی کم نہیں۔

اب آخری حصہ پابندیوں کا رہ جاتا ہے جس کے ذریعہ سے ایران کو کمزور کیا جا سکتا ہے تا کہ بعد میں فوجی کارروائی کی جائے۔ اس معاملہ میں بھی مغرب اس وقت کمزور حالت میں ہے۔ ایران کے تیل پر پابندی لگانے سے تیل کی قیمت اتنی بڑھ جائے گی کہ یورپ اسے برداشت نہیں کر سکے گا اور پھر چین کبھی ایسی پابندیوں کی اجازت نہیں دے گا۔ صدر بش کے حالیہ دورہ پاکستان سے پہلے اچانک صدر مشرف اور بش کے جانے کے بعد وزیر اعظم شوکت عزیز کے دورۂ چین سے کئی اشارے ملتے ہیں۔ پاکستان کا ایران کے ساتھ پائپ لائن کا معاہدہ کرنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ چین نے پاکستان کو یقین دہانی کروا دی ہے کہ وہ سیکیورٹی کونسل میں ایران کے خلاف تیل کی پابندیاں نہیں لگنے دے گا ورنہ پاکستان ایسے بڑے منصوبے کا معاہدہ نہ کرتا۔ ایران نے کچھ عرصہ پہلے مغربی بینکوں میں موجود اپنے اکثر اثاثے منتقل کر لئے ہیں اس لئے اس کے اثاثے بھی منجمد نہیں کئے جا سکتے۔ امریکہ نے 1979ئسے ایران کے خلاف اقتصادی پابندیاں لگا رکھی ہیں پس وہ کوئی نئی پابندیاں بھی نہیں لگا سکتا۔ صرف یورپ کے ساتھ ایران کی محدود تجارت کو نقصان پہنچ سکتا ہے لیکن وہ ایسا بڑا نقصان نہیں کہ ایران برداشت نہ کر سکے۔ ایران ان تمام امور کو اچھی طرح سمجھتا ہے اسی لئے اپنے اصولی موقف پر سختی کے ساتھ قائم ہے۔

مغربی طاقتیں اس وقت اسلام کو ہر طرح سے کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ عراق پر حملہ کے بعد سے وہاں خاص طور پر اور عمومی طور پر عربوں پر عیسائیت نے مغربی سیاسی حمایت سے ایک نئی یلغار شروع کر رکھی ہے۔ یہی صورت حال ایران میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ فارسی میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے چینلز کا پہلے ہی آغاز ہو چکا ہے۔ ایران میں ایک لمبا عرصہ تک ملّائیت کے ناجائز قبضہ اور سختی کی وجہ سے یہاں ردعمل کے طور پر دین سے بغاوت کا زیادہ خطرہ ہے۔ پھر اَلنَّاسُ عَلیٰ دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ کے تحت بھی ہر سیاسی برتری کا دین پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اس لئے ایران پر مغربی تسلط کا اسلام پر براہ راست اثر ہو گا۔

اللہ تعالیٰ عالم اسلام پر رحم فرمائے اور ان کی آنکھیں کھولے اور مامور زمانہ کو پہچاننے اور اس آسمانی وروحانی قیادت کو قبول کرنے کی توفیق بخشے جس کے تابع ہونے سے ہی ان کی مشکلات سے نجات وابستہ ہے۔

کیا آپ چیلنج لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟

اگر آپ ایک بین الاقوامی معیار کے ادارے میں بے نفسی کے ساتھ خدمات انجام دینے کی اہلیت رکھتے ہوں تو ہم آپ کے منتظر ہیں۔

ڈاکٹرز۔ فزیوتھراپسٹ/اسسٹنٹس۔ نرسز/پیرامیڈک سٹاف۔ بائیوٹیک انجینئر/ٹیکنیشنز۔ نیٹ ورکنگ/سافٹ ویئر انجینئرز۔ نیوٹریشنسٹ/شیف۔ گیسٹ/پبلک ریلیشن آفیسر۔

رابطہ کیلئے: سیکرٹری۔ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ (فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

موبائل نمبر: 0321-7708355 فون نمبر: 047-6215646 - 6213909

فیکس نمبر: 047-6212659 ای میل: majidak@msn.com

ویب سائٹ: www.foh-rabwah.org

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ جرمنی کو مساجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور ہر سال کم سے کم پانچ مساجد تعمیر کرنے کی تحریک

جرمنی انشاء اللہ تعالیٰ یورپ کا پہلا ملک ہوگا جہاں کے سو شہروں یا قصبوں میں ہماری مساجد کے روشن مینار نظر آئیں گے اور جس کے ذریعہ سے اللہ کا نام اس علاقے کی فضاؤں میں گونجے گا۔

اپنی حالتوں کو درست کرنے کے بعد، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کے بعد، اپنی مسجدوں کو پیار و محبت کا نشان بنانے کے بعد، جس سے اللہ تعالیٰ کی توحید کے پیغام کے ساتھ پیار و محبت کا پیغام ہر طرف پھیلانے کا نعرہ بلند ہو، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو اپنے علاقے کے ہر شخص تک پہنچادیں۔ یہی پیغام ہے جس سے دنیا کا امن اور سکون وابستہ ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 16/جون 2006ء بمطابق 16/احسان 1385 ہجری شمسی بمقام بیت السبوح۔ فرینکفورٹ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ﴾ (سورة التوبة:18)

اس وقت مَیں آپ کے سامنے دو باتیں رکھنا چاہتا ہوں، توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ان میں سے پہلی بات تو مساجد کی تعمیر کے بارہ میں ہے۔ جماعت جرمنی کے سپرد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک کام کیا تھا اور اس بات کا اظہار فرمایا تھا کہ اتنے سالوں میں (چند سال کا معین ٹارگٹ دیا گیا تھا)، 100 مساجد تعمیر کرنی ہیں۔ اور یہ پہلا ٹارگٹ 1989ء میں دیا تھا اور میرا خیال ہے کہ اس وقت یہ ٹارگٹ جماعت جرمنی کے افراد کی تعداد اور ان کی استطاعت کا اندازہ لگا کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دیا تھا کہ دس سال میں سو مساجد بنانی ہیں۔ بہرحال جب ایک عرصہ گزر گیا اور یہ ٹارگٹ پورا نہ ہوا۔ یا اس کی طرف اُس طرح پیشرفت نہ ہوئی جس کی اُنہیں توقع تھی تو پھر 1997ء کے جلسے میں انہوں نے اس طرف توجہ دلائی۔ جس کے بعد پھر کچھ تیزی پیدا ہوئی اور چند مساجد بنیں یا سنٹر خریدے گئے۔ پھر 2003ء میں جب مَیں پہلی دفعہ یہاں جلسہ پر آیا تو امیر صاحب نے چند مساجد کا افتتاح مجھ سے کروایا۔ اس وقت مَیں نے امیر صاحب کو کہا تھا کہ آئندہ جب مَیں آؤں تو کم از کم پانچ مساجد تیار ہوں۔ یا جتنی جلدی آپ پانچ مساجد تیار کرلیں گے اس وقت مَیں اپنا جرمنی کا دورہ رکھ لوں گا۔ بہرحال یہ کام اب تیزی سے جاری رہنا چاہئے۔ تو بہرحال جماعت جرمنی نے اس طرف پھر توجہ کی اور نتیجۃً جب مَیں 2004ء کے جلسے پر آیا تو پانچ مساجد کا افتتاح ہوا۔

بعض لوگوں میں یہ سوچ پیدا ہو رہی ہے کہ یہ ٹارگٹ بہت بڑا ہے، اس کو ہم پورا نہیں کر سکتے تو اس وجہ سے بلاوجہ کی ہماری سُبکی ہو رہی ہے اور ان کے خیال میں میری نظر سے جماعت جرمنی گر رہی ہے۔ یہ بالکل غلط سوچ اور خیال ہے۔ مسجد کی تعمیر کا جو ٹارگٹ آپ کو دیا گیا، جس کو آپ نے قبول کرلیا اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں، اور اسے پورا کرنا چاہئے۔ ہر سال 10 مساجد کی تعمیر کی بجائے مَیں نے ہر سال 5 مساجد کی تعمیر کا جو ٹارگٹ دیا ہے، اس کو پورا کریں۔ یہ کہہ کر کہ مساجد کی تعمیر بہت مشکل کام ہے اس سے بہرحال آپ نے پیچھے نہیں ہٹنا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مومن کی یہ شان نہیں ہے۔ اگر ٹارگٹ سامنے نہیں رکھیں گے تو پھر آپ لوگ بالکل ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ یہ سوچ جو پیدا ہو رہی ہے کہ جو رقم جمع ہوئی ہے یا ہو رہی ہے اس سے مسجد کی بجائے کچھ اور منصوبے شروع کئے جائیں جس سے جماعت کو زیادہ فائدہ ہوگا۔ یہ بالکل غلط خیال ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جہاں تم جماعت کی ترقی چاہتے ہو وہاں مسجد کی تعمیر کر دو۔ الفاظ میرے ہیں، کم و بیش مفہوم یہی ہے۔ تو اگر اس سوچ کے ساتھ مسجدیں بنائیں گے کہ آج اسلام کا نام روشن کرنے کے لئے اور آج اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلانے کے لئے ہم نے ہی قربانیاں کرنی ہیں اور کوشش کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا، اور ہمیشہ فرماتا ہے، فرماتا رہا ہے۔ اور اس وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بھی ہوتے ہیں، اس کے فضل کے نظارے بھی ہم دیکھتے ہیں۔ اگر یہ دعا کریں گے کہ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا﴾ (البقرة:128) اے ہمارے رب ہماری طرف سے اسے قبول کر لے جو بھی قربانی کی جارہی ہے۔ تو یقیناً یہ دعا کبھی ضائع نہ ہوگی۔ اور آپ کو اپنا یہ خیال خود بخود غلط معلوم ہوگا کہ مسجدوں کے منصوبوں کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ کچھ اور منصوبے ہمیں کرنے چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا صرف جوش دلانے کے لئے نہیں تھا بلکہ ایک درد تھا، ایک تڑپ تھی، ایک خواہش تھی کہ دنیا میں اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم پھیلانے کے لئے مساجد کی تعمیر کی جائے۔ جب آپ نے یہ ارشاد فرمایا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہندوستان میں مسجدیں تعمیر نہ کرو یا فلاں علاقے میں نہ کرو، بلکہ ہر جگہ مسجدیں تعمیر کرنے کا آپ نے اظہار فرمایا تھا۔ حالانکہ اس وقت بھی ہندوستان میں مسجدیں بنائی جارہی تھیں اور آج بھی بنائی جارہی ہیں۔ لیکن یہ جو مسجدیں جماعت احمدیہ کے علاوہ کہیں بنائی جاتی ہیں یا موجود ہیں یہ مسجدیں اس زمانے کے امام کا انکار کرنے والوں کی ہیں اور انکار کرنے والوں کی طرف سے بنائی جارہی ہیں۔ تقویٰ پر بنیاد رکھتے ہوئے نہیں بنائی جارہی ہوتیں۔ یہ اس لئے بنائی گئی تھیں، بنائی جارہی تھیں اور بنائی جارہی ہیں کہ فلاں فرقے کی مسجد اتنی خوبصورت ہے اور اتنی بڑی ہے ہم نے بھی اس سے بہتر مسجد بنانی ہے یا اور بہت سی مساجد کے اماموں کی ذاتی دلچسپیاں ہیں جن کی وجہ سے مسجدیں بڑی بنائی جاتی ہیں۔ جن کو مجھے اس وقت چھیڑنے کی ضرورت نہیں۔

لیکن جماعت احمدیہ کی جو مسجد بنتی ہے۔ وہ نہ تو دنیا دکھاوے کے لئے بنتی ہے اور نہ دنیا دکھاوے کے لئے بننی چاہئے۔ وہ تو قربانیاں کرتے ہوئے قربانیاں کرنے والوں کی طرف سے بنائی جانے والی ہونی چاہئے۔ اور اس تصور، اس دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی جاتی ہے اور کی جانی چاہئے کہ اے اللہ اسے قبول فرمالے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کو آباد کرنے والے بھی ہوں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے بارے میں تُو فرما چکا ہے کہ یہ آیت جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے کہ ﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر ایمان لائے۔ اور پھر ﴿وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ﴾ اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ ﴿وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ﴾ اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ ﴿فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ﴾ (سورة التوبة:18) پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ ہمیں کامل مومن بندہ بنا کیونکہ مومن بننا بھی تیرے فضلوں پر ہی منحصر ہے، تیرے فضلوں پر ہی موقوف ہے۔ آخرت پر ہمارا ایمان یقینی ہو۔ جب تیرے حضور حاضر ہوں تو یہ خوشخبری سنیں کہ ہم نے مسجدیں تیری خاطر بنائی تھیں۔ تیری عبادت ہر وقت ہمیشہ ہمارے پیش نظر تھی اور تیرے دین کا پیغام دنیا تک پہنچانا ہمارے مقاصد میں سے تھا۔ پس اسی لئے ہم مسجدیں بناتے ہیں اور بناتے رہے ہیں اور اسی وجہ سے ہم نمازوں کی طرف توجہ دیتے رہے۔ کوئی نام نمود، کوئی دنیا کا دکھاوا ہمارا مقصد نہ تھا۔ اے اللہ

ہماری تمام مالی قربانیاں تیری خاطر تھیں کہ تیرا نام دنیا کے کونے کونے میں پہنچے اور تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں سربلند ہو۔ اور تیرا تقویٰ ہمارے دلوں میں اور ہماری نسلوں کے دلوں میں قائم ہو اور ہمیشہ قائم رہے۔ تُو نے ہمیں ہدایت دی کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا۔ اس کو ماننے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ جس کو تُو نے اس زمانے میں دوبارہ دین اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ پس ہماری کمزوریوں اور غلطیوں کی وجہ سے اس ہدایت سے ہمیں محروم نہ کر دینا بلکہ خود ہمیں ہدایت دیئے رکھنا۔ خود ہمیں سیدھے راستے پر چلائے رکھنا۔ اے اللہ تُو دعاؤں کو سننے والا اور دلوں کا حال جاننے والا ہے۔ ہماری ان عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کو سن، ہماری اس نیک نیت کا بدلہ عطا فرما جو ان مساجد کی تعمیر کے پیچھے کارفرما ہے کہ تیرا نام دنیا کے اس علاقے میں بھی ظاہر ہو جہاں ہم مسجد تعمیر کرنے جا رہے ہیں۔ ہماری نیتیں تیرے سامنے ہیں تُو ہمارے دلوں کا حال جانتا ہے تُو ہماری پاتال تک سے بھی واقف ہے۔ تُو وہ بھی جانتا ہے جس کا ہمیں علم نہیں۔ پس ہمیں اپنا قرب عطا فرما اور ہمیں مزید مسجدیں بنانے کی توفیق دیتا چلا جا اور ہم پر اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد صادق فرما کہ جو شخص اللہ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے اللہ بھی اس کے لئے جنت میں اُس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔ پس تو ہمیں حقیقی مومنوں میں شمار فرما۔

آج احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً ایسی سوچ کے ساتھ مسجد تعمیر کرتے ہیں اور مسجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانیاں دیتے ہیں، اور مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ لیکن بعض کمزور بھی ہوتے ہیں جو مالی قربانیاں تو دے دیتے ہیں لیکن مسجدوں کو آباد کرنے میں ان سے سستی ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے بھی ہر احمدی کو خاص کوشش کرنی چاہئے، ہر انتظام کو خاص کوشش کرنی چاہئے۔

یہ کہنا کہ فلاں شہر میں مسجد اتنی دور ہے، شہر سے دور بنی ہوئی ہے، اس لئے آبادی مشکل ہے۔ یہ سب نفس کے بہانے ہیں۔ اگر ارادہ ہو اور نیت نیک ہو تو آج یہاں ہر ایک کو اس ملک میں اور مغربی ممالک میں سواری میسر ہے جس پر آسانی سے مسجد میں جا سکتے ہیں۔ بہانے تلاش کرنے ہیں تو سو بہانے مل جاتے ہیں۔ مثلاً ایک لکھنے والے نے مجھے لکھا کہ جرمنی میں ہماری جو مسجدیں بن رہی ہیں وہ آبادی سے باہر بن رہی ہیں، کمرشل ایریا یا انڈسٹریل ایریا ہے وہاں بن رہی ہیں۔ کیا جماعت جرمنی، یا جو بھی مسجدیں بنانے والی کمیٹی ہے، وہ وہاں کے رہنے والے جرمنوں کے لئے مسجدیں بنا رہی ہے یا احمدیوں کے لئے بنا رہی ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں اللہ سے امید رکھنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے۔ جو پہلے بھی میں نے بتائی ہے کہ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا﴾ کہ اے اللہ اس قربانی کو قبول فرما۔ ﴿اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ (البقرۃ:128)۔ تو دعاؤں کو سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ ہماری نیت یہ ہے کہ مسجدیں بنانے سے ہماری عبادتوں میں بھی باقاعدگی پیدا ہو اور یہ مسجد یہاں تیرے مسیح کی خواہش کے مطابق احمدیت کی تبلیغ کا ذریعہ بھی بنے۔ اس کے لئے ہماری دعاؤں کو سنتے ہوئے، ہماری قربانی کو قبول کرتے ہوئے اس مسجد کے اردگرد ہمیں اس قوم میں سے بھی نمازی عطا فرما دے، تو اللہ تعالیٰ یقیناً ایسی دعاؤں کو سنتا ہے۔ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ مسجدیں تعمیر ہوں اور پھر اس کو آباد رکھنے کی بھی پوری کوشش ہو۔ آپ لوگ نیک نیتی سے مسجدیں بناتے چلے جائیں گے تو آبادیاں خود بخود وہاں پہنچ جائیں گی۔ اب مسجد فضل لندن کو دیکھ لیں اس وقت کے مبلغ نے یا شاید کسی احمدی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھا کہ بہت دور جگہ ہے۔ یہاں کوئی نہیں آئے گا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا نہیں جو جگہ مل گئی ہے یہ ٹھیک ہے یہیں بنائیں۔ آج دیکھ لیں جو مسجد فضل لندن کی یہ جگہ ہے، کس طرح آباد ہے۔ یہ علاقہ رہائش کے لحاظ سے بھی مہنگے علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ پھر آسٹریلیا میں سڈنی میں مسجد بنائی گئی تو جنگل تھا۔ رقبہ بڑا مل گیا جماعت نے وہاں لے لیا۔ حال یہ تھا کہ بتانے والے بتاتے ہیں کہ بعض گلیوں کے جو شرارتی لڑکے ہوتے ہیں، اُچکّے قسم کے لڑکے ہوتے ہیں اُن کا اور چوروں اور ڈاکوؤں کا بھی روزانہ اس جنگل میں ڈیرہ رہتا تھا۔ ہر روز کوئی گروہ جنگل میں چھپنے کے لئے آ جاتا تھا۔ اور اس علاقے میں سڈنی میں ہماری یہ ایک مسجد تھی۔ یا ایک مشنری صاحب کا گھر تھا۔ میرا خیال ہے کہ اس زمانے میں وہاں شکیل منیر صاحب ہوتے تھے۔ اور وہ گھر بھی ٹین اور لکڑی کی دیوار سے بنا ہوا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ کبھی ہمارے مشنری صاحب روزانہ رات کو پولیس کو فون کر رہے ہوتے تھے کہ مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ کبھی پولیس خود وہاں ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ سے چوروں ڈاکوؤں کی سرچ (Search) کر رہی ہوتی تھی۔ تو ان میاں بیوی کی جو اکیلے رہتے تھے راتیں بھی شاید جاگ کر گزرتی ہوں لیکن بہرحال اب وہی علاقہ آباد ہونا شروع ہو گیا ہے اور قریب قریب آبادیاں آ رہی ہیں۔ جنگل بھی کافی کٹ گیا ہے۔ ابھی بھی وہاں جو احمدی رہ رہے ہیں جو مسجد سے قریب ترین احمدی بھی ہے وہ بھی بیس پچیس منٹ کی ڈرائیو (Drive) پہ ہے۔ لیکن پھر بھی وہ خوش ہیں کہ ہماری مسجد ہے اور قریب ہے۔ اس کو دور نہیں سمجھتے۔ یہاں اس ملک میں تو کسی جگہ بھی میرے خیال میں کسی شہر کی مسجد بھی اتنی دور نہیں ہے کہ جو قریب ترین احمدی بھی ہو وہ پچیس تیس منٹ کی ڈرائیو (Drive) پر ہو۔ اس لئے یہ بہانے ہیں کہ مسجد ویرانے میں بن گئی یا ایسے علاقے میں بن گئی جہاں رہائشی علاقہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم مسجد جا نہیں سکتے۔ پھر یہ لکھنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ سوائے اس کے جس نے نئی نئی کار چلانی سیکھی ہو اور کار چلانے کا شوق ہو وہ مسجد چلا جائے تو چلا جائے اَور کوئی اتنی دور مسجد میں نہیں جا سکتا۔ پس ان بہانوں کو چھوڑ دیں کہ مسجدیں اتنی دور ہیں۔ یہ بھی ان بے چاروں پر بدظنی ہے جو مسجد میں جاتے ہیں کہ کار چلانے کے شوق میں مسجد آتے ہیں۔ عبادت کرنے کے شوق کے لئے مسجد نہیں آتے۔ مسجدیں بہرحال ہمیں ان بہانوں سے بچتے ہوئے آباد کرنی چاہئیں اور آباد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جماعت کی ترقی کے لئے مساجد کی تعمیر ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی خواہش تھی کہ یورپ میں اگر ہم اڑھائی ہزار مسجدیں بنا لیں تو تبلیغ کے بڑے وسیع راستے کھل جائیں گے۔ ابھی تو ہمارے پاس پورے یورپ میں چند مساجد ہیں جن کو انگلیوں پر گنا جا سکتا ہے۔ پس ابھی بہت لمبا سفر باقی ہے۔ اور اگر آپ پختہ ارادہ کر لیں تو یقیناً یہ کوئی ایسا لمبا سفر نہیں ہے۔ اور یہ کوئی ایسا مشکل ٹارگٹ نہیں ہے کہ آپ حاصل نہ کر سکیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی بڑے غور کے بعد (جیسے کہ مَیں نے کہا ہے) یہ ٹارگٹ آپ کو دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پھر خلفاء بھی یہی کہتے رہے تو ان ارشادات کو سننے کے بعد یہ بات تو ختم ہو گئی کہ مسجدوں کی ابھی ضرورت نہیں ہے، جماعت کچھ کم ہے۔ کہیں اور پیسے خرچ کئے جائیں۔

اب صرف آپ کا مسئلہ یہ رہ گیا کہ جہاں مساجد بنائی جا رہی ہیں وہاں بنائی جائیں یا ذرا باہر نکل کر بنائی جائیں یا شہروں کے اندر بنائی جائیں۔ اور سال میں کتنی بنائی جائیں؟۔ یہ جو سوال ہے کہ اگر شہر سے باہر نکل کر بنے تو وہاں نمازی نہیں آتے اس کے بارے میں کچھ تو مَیں وضاحت کر چکا ہوں، اس لئے اپنی سوچ کو بدلیں۔ اس کے علاوہ بعض عملی دقتیں بھی ہیں جو صرف جرمنی میں نہیں ہیں بلکہ بعض دوسرے مغربی ممالک میں بھی ہیں۔ جو پلاٹ شہروں کے ساتھ بالکل اندر ہوں بڑے مہنگے ہوتے ہیں۔ پارکنگ کے مسائل ہوتے ہیں۔ مسجد بنانے کے لئے اجازت کے مسائل ہیں۔ اور اس طرح کے کئی اور مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان ملکوں میں مقامی لوگوں اور کونسل سے بڑی بحث وتمحیص کے بعد کہیں جا کر مسجد بنانے کی اجازت ملتی ہے۔ تو سب سے بڑی بات یہی ہے کہ ہمارے وسائل کے لحاظ سے ہمیں نسبتاً بہتر، اچھے پلاٹ کہاں مل سکتے ہیں۔ اس کے مطابق لینے کی کوشش کرنی چاہئے اور لئے جاتے ہیں۔ اب آپ دیکھ لیں آپ کے کئی شہر ہیں۔ جماعتیں ہیں جو بعض قصبوں اور شہروں میں مساجد بنانا چاہتی ہیں۔ لیکن ان کے پلاٹ کے حصول اور مسجد کی تعمیر کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے باوجود خواہش ہونے کے ابھی تک جماعتیں اس کو عملی جامہ نہیں پہنا سکیں۔ اب برلن کی مسجد یہاں بن رہی ہے۔ وہی دیکھ لیں بڑی دقتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ میری یہ شدید خواہش ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اس خواہش کی جلد از جلد تکمیل ہو جائے کہ برلن مسجد بن جائے۔ خلافت ثانیہ سے برلن میں مسجد بنانے کی کوشش ہوتی رہی ہے۔ ہندوستان کی لجنہ نے اس کے لئے رقم جمع کی تھی لیکن بعض وجوہات کی بنا پر مسجد تعمیر نہ ہو سکی۔ پھر وہی رقم مسجد فضل لندن میں خرچ ہو گئی۔ بہرحال ابھی ایک عرصہ سے کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن کبھی پلاٹ کے حصول میں دِقت، وہ ملا تو کونسل کے اعتراضات۔ وہ دور ہوئے تو علاقے کے لوگوں کے اعتراضات۔ وہ دور ہوئے تو بعض شرارتی عنصر جس کا کام شور شرابا کرنا ہے، ان کی طرف سے طوفان بدتمیزی برپا ہو گیا۔ بہرحال امید ہے کوششیں جاری ہیں کہ جلد تعمیر ہو جائے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ لوگ بھی دعا کریں اور دنیا کے احمدی بھی دعا کریں کہ یہ مسجد تعمیر ہو جائے۔ کیونکہ یہ ایسٹ جرمنی میں ہماری پہلی مسجد ہو گی۔ اور آج کل جو اسلام کو بدنام کرنے والا ایک تصور پیدا کیا جا رہا ہے اس کی وجہ سے یہ ساری روکیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے اسباب پیدا فرمائے کہ یہ تعمیر جلد مکمل ہو جائے اور پھر ان کو جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے اسلام کی جو خوبصورت اور حسین تعلیم ہے اس کے بارے میں پتہ چلے گا اور وہ بتائی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بھی یورپ میں مسجدیں بنانے کی خواہش تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی بھی یہ خواہش تھی اور انہوں نے آپ لوگوں کی استعدادوں کو دیکھتے ہوئے دس سال میں 100 مساجد بنانے کی تحریک فرمائی۔ لیکن کچھ سستیوں اور کچھ معاشی حالات کی وجہ سے یہ تعمیر نہ ہو سکی۔ پھر مَیں نے حالات کے مطابق امیر صاحب کو کہا کہ پانچ مسجدیں ہی ہر سال بنائیں۔ کیونکہ جرمنی جماعت کی سابقہ روایات کو دیکھ کر میرا خیال تھا اور ہے کہ جو بھی حالات ہوں آپ اتنی مساجد ہر سال بنائیں گے اور اللہ کے فضل سے بنا سکنے کی پوزیشن میں ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جرمنی یورپ کا پہلا ملک ہو گا جہاں کے سو شہروں یا قصبوں میں ہماری مساجد کے روشن مینار نظر آئیں گے اور جس کے ذریعہ سے اللہ کا نام اس علاقے کی فضاؤں میں گونجے گا جو بندے کو اپنے خدا کے قریب لانے والا بنے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ کام

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG

243-245 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ

TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456

EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔لیکن امیر صاحب کو میرے یہ کہنے پر کہ آپ لوگ پانچ مسجدیں کم از کم بنائیں یا مزید توجہ دیں لوگوں نے یہ تاثر لے لیا ہے کہ شاید مَیں امیر صاحب سے یا جماعت جرمنی سے ناراض ہوں تو یہ بالکل غلط تاثر ہے۔ہاں اگر آپ لوگ خدانہ کرے، خدانہ کرے، خدانہ کرے، مکمل طور پر اس بات سے انکاری ہو جائیں کہ مسجدیں بن ہی نہیں سکتیں تو پھر میری ناراضگی بہرحال حق بجانب ہو گی۔لیکن اللہ تعالیٰ وہ وقت کبھی نہیں لائے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

میرے توجہ دلانے پر اور ذیلی تنظیموں کے سپرد یہ کام کرنے پر کہ آپ لوگوں نے مساجد کی تعمیر کے لئے اپنی تنظیموں کو توجہ دلانی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مثبت نتائج پیدا ہوئے ہیں۔خدام الاحمدیہ نے ہر سال ایک ملین یورو دینے کا وعدہ کیا تھا اور اللہ کے فضل سے اپنے وعدے سے بڑھ کر ادائیگی کی ہے۔ الحمدللہ۔گزشتہ سال بھی انہوں نے 1.2 ملین دیا۔اس سال کا وعدہ بھی 1.1 ملین کا تھا اور اس سے زائد اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصولی ہو چکی ہے۔الحمدللہ۔تو اگر نیک نیتی ہو، اللہ کی رضا حاصل کرنا مقصود ہو، اس کے نام کی سربلندی مقصد ہو، اسلام اور احمدیت کا جھنڈا دنیا میں لہرانا چاہتے ہوں تو کوئی معاشی روکیں اور دوسری ضروریات کے جو بہانے ہیں وہ راہ میں حائل نہیں ہو سکتے۔اسی طرح انصاراللہ نے بھی میرا خیال ہے پانچ لاکھ یورو کا وعدہ کیا تھا۔اور لجنہ نے بھی پانچ لاکھ کا۔میرے پاس ان کی رپورٹ تو نہیں ہے۔لیکن مجھے امید ہے کہ جو بھی انہوں نے وعدہ کیا تھا یہ بھی پورا کر چکے ہوں گے یا کرنے کے قریب ہوں گے۔یہ تو مجموعی حالت ہے۔لیکن بعض جماعتیں اور مجالس ایسی ہیں جو سست ہیں۔وہ اپنے جائزے لیں کہ کہاں کہاں کیا کمزوریاں ہیں، کہاں کمیاں ہیں، کہاں نفس کے بہانے ہیں، کہاں بے توجہگی ہے۔مجھے امید ہے کہ اگر ان کمزوروں کو بھی ساتھ ملانے کی کوشش کی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ذیلی تنظیموں میں میرے خیال میں انصاراللہ میں ابھی گنجائش موجود ہے ان کو کوشش کرنی چاہئے۔تو بہرحال جیسے کہ مَیں نے پہلے کہا تھا اس تاثر کو اب ختم کر دیں کہ توجہ میں اس لئے دلا رہا ہوں اور ٹارگٹ میں کمی مَیں نے اس لئے کی ہے کہ کوئی ناراضگی تھی، یہ تاثر ختم ہونا چاہئے۔اور جن کے خیال میں اگر ناراضگی تھی (اوّل تو تھی نہیں) مگر جن کے خیال میں تھی تو ان کو بجائے باتیں بنانے کے اور اعتراض کرنے کے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے۔ اور ایسے لوگوں کو بھی میری یہ نصیحت ہے کہ بلاوجہ خود ہی نتیجے اخذ نہ کر لیا کریں اس سے بعض دفعہ بعض قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔

اس ضمن میں یہ بھی بتا دوں کہ 1997ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ توجہ دلائی تھی تو اس پر ایک تو بعض مرکزی اداروں نے وعدے کئے تھے۔وہ وعدے جن اداروں نے پورے کر دیئے تھے ان کی ادائیگی وکالت مال کے ذریعہ سے جماعت جرمنی کو کر دی گئی تھی۔اور جن کے وعدے پورے نہیں ہوئے تھے یا ابھی تک نہیں ہوئے وہ مَیں نے وکالت مال کو کہا ہے کہ جائزہ لے کر وصولی کی کوشش کریں۔اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں بعض لوگوں نے انفرادی طور پر بھی بعض وعدے کئے تھے، جو جرمنی سے باہر کے تھے۔وہ بھی امید ہے وصول ہو چکے ہوں گے۔جو نہیں ہوئے ان کے لئے میں نے کہا ہے کوشش کریں تاکہ اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ مدد ہو جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1997ء میں ہی یہ بھی اعلان فرمایا تھا کہ حضرت سیدہ مہر آپا مرحومہ (جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیگم تھیں) کی طرف سے مساجد کے لئے وعدہ ادا ہو گا۔کیونکہ حضرت سیدہ مہر آپا نے اپنی جو ساری جائیداد تھی وہ جماعت کے نام کر دی تھی تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ جو بھی اس کی آمد ہو گی اس میں سے ہر سال کچھ نہ کچھ ادائیگی ہوتی رہے گی۔(کوئی معین وعدہ کیا تھا جو اس وقت میرے ذہن میں نہیں)۔اور وہ ادائیگی بہرحال ہوتی رہی ہے۔اگر کوئی پچھلے سالوں کا بقایا ہے تو وہ ادا ہو جائے گا۔لیکن کیونکہ اور جگہوں پر بھی خرچ ہوتا ہے تو آئندہ بھی اس مقصد کے لئے ان کی جو گنجائش نکل سکتی ہے اسے دیکھ لیں گے۔امید ہے کہ جب تک آپ مسجدیں بنا نہیں لیتے، ان کی طرف سے بھی ہر سال دس ہزار یورو کا وعدہ آتا رہے گا۔اللہ تعالیٰ ان کی جائیداد میں برکت ڈالے۔

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ مساجد کی تعمیر کے لئے جو رقم جمع ہوئی۔(شروع میں جماعت نے بہت قربانی دی تھی) اس سے بعض سنٹر خریدے گئے۔ان میں بیت السبوح بھی شامل ہے جن پر بڑی رقم خرچ ہو گئی۔ان کی بجائے پہلے مساجد بنانی چاہئے تھیں۔تو اس بارے میں پہلے بھی مَیں ایک دفعہ مختصراً کہہ چکا ہوں کہ جو کام خلیفۂ وقت کی اجازت سے ہوئے ہوں ان پر زیادہ اظہار خیال نہیں کرنا چاہئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اجازت سے ہی بیت السبوح خریدی گئی تھی اور بعض دوسری عمارتیں اور جگہیں بھی خریدی گئی تھیں۔

پھر بعض علاقے کے احمدیوں کو، بعض جماعتوں کو ایک اور فکر ہے کہ انہوں نے یعنی وہاں کی مقامی جماعت نے اپنے وعدے کے مطابق ایک مسجد کی تعمیر کے لئے جتنی رقم کی ضرورت ہوتی ہے اتنی ادائیگی کر دی ہے اور وہاں مسجدیں نہیں بنیں۔اب ان کو مزید نہیں کہنا چاہئے۔اُن کے خیال میں وہ رقوم جو انہوں نے دیں وہ دوسری مساجد میں خرچ ہو گئیں۔تو یاد رکھیں جماعتوں کا، یا جن کا بھی یہ خیال ہے ان کا کام تھا کہ اپنی جگہ پر پلاٹ تلاش کرتے۔اب مَیں نے مسجد کی تعمیر کے لئے ایک نئی کمیٹی تشکیل دی ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ تعمیر کے سلسلہ میں امید ہے کہ بہتری ہو گی۔لیکن اگر ایسی جماعتوں میں جہاں ابھی تک مسجد تعمیر نہیں ہوئی اور مسجد کی تعمیر کے برابر جتنی ان کو ضرورت پڑ سکتی ہے وہ رقم ادا کر چکے ہیں تو ان کو چاہئے کہ جگہ تلاش کریں۔جب بھی جگہ ملے گی، پلاٹ ملے گا ان کو رقم انشاء اللہ مہیا ہو جائے گی۔پھر مسجد کی تعمیر کی اجازت لیں تو تعمیر کے لئے بھی انشاء اللہ رقم مہیا ہو جائے گی۔لیکن یہ کام کرنا کہ پلاٹ بھی لینا اور اس پر تعمیر کی اجازت بھی لینا آپ لوگوں کا کام ہے۔

اگر جماعت جرمنی نے اور دوسرے پراجیکٹ یعنی مسجدوں کے اَور پراجیکٹ شروع کر دیئے ہیں اور رقم وہاں لگ گئی ہے اور آپ کا، ایسی جماعت کا نمبر اس وجہ سے پیچھے چلا گیا ہے تو وہ فکر نہ کریں، مجھے بتائیں۔ایسی جماعتیں جو اتنی رقم جمع کر چکی ہیں کہ جس سے مسجد بن سکے اور جو ہمارا کم از کم اندازہ ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی جماعت میں مسجد کا کام اس رقم کی وجہ سے نہیں رکے گا۔چاہے مسجد کا چھٹا نمبر ہو یا ساتواں نمبر ہو یا آٹھواں نمبر ہو۔چاہے پانچ مسجدیں بن رہی ہوں۔لیکن اگر مالی استطاعت ہے تو یہ کہہ کر کہ ہم اتنی رقم ادا کر چکے ہیں کہ اس سے ایک مسجد بن جائے اس لئے اب ہماری جماعت مزید ادائیگی نہیں کرے گی، یہ غلط طریق کار ہے۔اپنے ہاتھ روکنے نہیں چاہئیں بلکہ جو کمزور جماعتیں ہیں ان کی مدد کے لئے مسجد کے فنڈ میں ادائیگی کرتے رہیں اور کرتے رہنا چاہئے۔حدیث آپ نے سن لی ہے کہ مسجد بنانے والا جنت میں اپنا گھر بناتا ہے۔تو جنت میں جتنے بھی گھر بن جائیں۔اتنا ہی زیادہ بخشش کا سامان ہو رہا ہو گا۔

پس آپ اس لحاظ سے بے فکر رہیں کہ ہماری طرف پوری طرح توجہ نہیں دی جا رہی۔اگر مقامی جماعت اور مرکزی کمیٹی جگہ پسند کرتے ہیں تو جرمنی کی جماعت کے پاس اگر فوری طور پر رقم میسر نہیں بھی ہو گی تب بھی اس کا انتظام ہو جائے گا۔انشاء اللہ۔آپ پلاٹ خریدنے والے بنیں۔پس آپ لوگ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے آزاد ہو کر اللہ کی خاطر مسجدوں کی تعمیر کی طرف توجہ دیتے چلے جائیں اور دیتے چلے جانے والے بنتے رہیں۔جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اس سے آپ کی تبلیغ کے راستے کھلیں گے۔

دوسری اہم چیز یہی ہے کہ تبلیغ کی طرف کوشش ہو۔اس کے لئے اپنی حالتوں کو درست کرنے کے بعد، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کے بعد، اپنی مسجدوں کو پیار و محبت کا نشان بنانے کے بعد، جس سے اللہ تعالیٰ کی توحید کے پیغام کے ساتھ پیار و محبت کا پیغام ہر طرف پھیلانے کا نعرہ بلند ہو، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو اپنے علاقے کے ہر شخص تک پہنچا دیں۔یہی پیغام ہے جو اللہ تعالیٰ کی پسند ہے۔اور یہی پیغام ہے جس سے دنیا کا امن اور سکون وابستہ ہے۔یہی پیغام ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہونا ہے۔آج روئے زمین پر اس خوبصورت پیغام کے علاوہ کوئی پیغام نہیں جو دنیا کو امن اور محبت کا گہوارہ بنا سکے اور بندے کو خدا کے حضور جھکنے والا بنا سکے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔کہ ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (حم سجدہ: 34)۔یعنی اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو گی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے اور کہے کہ مَیں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔پس یہ کامل فرمانبرداری جس کی ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے اس وقت ہو گی جب نیک، صالح عمل ہو رہے ہوں گے۔اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی ہو رہی ہو گی۔اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں گے اور پھر ایسے لوگ جب دعوت الی اللہ کرتے ہیں تو ان کی سچائی کی وجہ سے لوگ بھی ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔اور ان نیک کاموں کی وجہ سے ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے بھی منظور نظر ہو جاتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی مدد بھی فرماتا ہے۔تبلیغی میدان میں ان کی روکیں دور ہو جاتی ہیں۔وہی مخالفین جو مساجد کی تعمیر میں روکیں ڈال رہے ہوتے ہیں وہی جو مسلمانوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، وہی جو برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے علاقے میں مسلمان عبادت کی غرض سے جمع ہوں جب آپ کے عمل دیکھیں گے، آپ کی عبادتیں دیکھیں گے، آپ کی پیشانیوں پر ان لوگوں کو نشان نظر آئیں گے جن سے مومن کی پہچان ہوتی ہے۔ایسے ظاہری نشان نہیں جیسے آجکل دکھاوے کے لئے لگا لئے جاتے ہیں۔مجھے کسی نے بتایا کہ کراچی میں وہ جائے نماز خریدنے کے لئے گیا تو جس دکاندار سے جائے نماز خریدی اُس نے چند پڑیاں بھی لا کر دیں۔انہوں نے کہا یہ کیا ہے۔اس نے کہا یہ مصالحے ہیں اس کو رگڑو گے تو ماتھے کی جلد پر ایسا نشان پڑے گا اور یہ مصالحہ لگاؤ گے تو ماتھے کی جلد پر ایسا نشان ڈل جائے گا۔تو یہ ہیں ان لوگوں کے نشانات۔ایسے لوگوں کے بارے میں ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کی نمازیں بھی الٹا کر ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔بہرحال اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں سے پھر اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرماتا ہے کہ تم ایسے کام کرو گے اور تم اپنا ہر فعل خدا کی خاطر کرو گے اور کامل فرمانبردار بن جاؤ گے تو پھر تمہاری ان کوششوں کو اللہ تعالیٰ اس طرح پھل لگائے گا کہ جو تمہارے دشمن ہیں وہ بھی تمہارے دوست بن جائیں گے۔جیسا کہ فرماتا ہے۔﴿اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ﴾ (حم سجدہ: 35) کہ ایسی چیز سے دفاع کر جو بہترین ہو۔تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جاں نثار دوست بن جائے گا۔پس بہترین دفاع اسلام کی خوبصورت تعلیم سے، اور اس تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے سے ہو گا۔یہ سب الزامات جو آج اسلام پر لگائے جاتے ہیں اُن کو عملی نمونے کے ساتھ دھونے کے لئے، اس پیغام کو پہنچانا بہت ضروری ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ تعلیم اس لئے تھی کہ اگر دشمن بھی ہو تو اس نرمی اور حسن سلوک سے دوست بن جائے اور ان باتوں کو آرام اور سکون کے ساتھ سمجھ لے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ”تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔عُجب ،خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں“۔

پھر فرمایا: ”اب خیال کرو کہ یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟۔اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے“۔یہ جو آیت مَیں نے پڑھی ہے اس کے بارے میں ہے۔ ”اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہو گا۔اور یہ سزا اُس سزا سے بہت بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے۔خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے“۔(ملفوظات جلد اول صفحہ 50-51 جدید ایڈیشن)

پس یہ اعمال صالحہ کا معیار ہے جو ہم نے اپنانا ہے۔اور اس سے تبلیغی راستے بھی کھلیں گے۔اور اس سے ہماری آپس کی رنجشیں اور کدورتیں بھی دور ہوں گی۔کیونکہ نیک نمونے دکھانے کے لئے ،احمدی معاشرے کا وقار قائم کرنے کے لئے آپس میں بھی محبت پیار سے رہتے ہوئے رنجشیں دور کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ گالی کا جواب گالی سے نہ دو بلکہ صبر کرو۔تو آپس میں زیادہ بڑھ کر صبر کے نمونے دکھانے چاہئیں۔اور جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ یہ برداشت اور صبر کی سزا لڑنے کی سزا سے زیادہ سخت ہے۔اور جب اس نیت سے اپنوں اور غیروں کی سختیاں برداشت کریں گے کہ میری بے صبری اللہ کا پیغام پہنچانے میں کہیں روک نہ بن جائے تو اللہ تعالیٰ ہر طرف سے اپنے فضلوں کی بارشیں برسائے گا انشاء اللہ۔آپ کو نئے پھل بھی استقامت دکھانے والے اور آگے نیکیوں کو پھیلانے والے عطا ہوں گے اور مسجدوں کی تعمیر میں جو روکیں ہیں وہ بھی دور ہوں گی۔اور ان قربانیوں کی وجہ سے جو جذبات اور مال کی قربانیاں ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے مال و نفوس میں بھی برکت عطا فرمائے گا۔پس اس طرف خاص کوشش کریں۔آج ہم دیکھتے ہیں کہ ان پاک نمونوں کو دیکھتے ہوئے جو ہم میں سے بعض احمدیوں کے ہیں، یا اکثر احمدیوں میں کہنا چاہئے اور جن کی وجہ سے تبلیغی میدان میں بیعتیں ہوتی ہیں یہ بہت ہی ممد و معاون ثابت ہوئے ہیں۔ ان نمونوں کو دیکھنے کی وجہ سے جو بیعتیں ہوئی ہیں، جو بھی ان نمونوں کو دیکھتے ہوئے جماعت میں داخل ہوئے ہیں وہ آگے احمدیت کا پیغام پہنچاتے ہیں اور ہر دن ان کو احمدیت پر مضبوطی سے قائم کرتا چلا گیا ہے۔اور جو کمزور احمدیوں کی صحبت میں رہے وہ ٹھوکر کھا گئے یا ٹھوکر کے قریب پہنچ گئے۔پس استغفار کرتے ہوئے، اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں کہ استغفار کا ہی حکم اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات میں ہمیں دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 12 مئی 2006ء کو جاپان میں بعد از نماز جمعہ و عصر دو افراد کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(1) محترمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مرحوم) کا تھا۔

محترمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ 13/ مارچ 2006ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی ،حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ و حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی صاحبزادی اور مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی والدہ تھیں۔موصیہ تھیں۔لجنہ اماءاللہ پاکستان میں تعلیم وتربیت اور خدمت خلق کے شعبوں میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔آپ خلافت سے محبت کرنے والی، غریب پرور، ملنسار، صاف گو اور ملازموں سے حسن سلوک کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ جولائی 2003ء سے صاحب فراش تھیں۔پہلے ٹانگ میں فریکچر ہوا اور بعد میں فالج کا حملہ ہوگیا۔بیماری کا یہ عرصہ بڑے صبر و تحمل سے گزارا۔آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی محترمہ صاحبزادی امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب یوکے اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔محترم صاحبزادہ مرزا فخر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے آپ کے پوتے ہیں۔

(2) مکرم ڈاکٹر مجیب الرحمان پاشا صاحب ابن مکرم ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب (سابق امیر ضلع سانگھڑ) 7 مئی 2006ء بروز اتوار نامعلوم حملہ آور کی فائرنگ سے شہید ہو گئے۔انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔بوقت شہادت آپ کی عمر 43 سال تھی۔آپ نے اپنی بیوہ مکرمہ ڈاکٹر نعیمہ مجیب پاشا صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے اور بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کی تدفین سانگھڑ شہر کے نزدیک ہی اپنی آبائی زمین روشن آباد میں عمل میں آئی۔نماز جنازہ میں تقریباً 500 افراد شامل ہوئے جن میں ایک سو کے قریب غیر از جماعت احباب تھے۔مرحوم مقامی جماعت میں بطور سیکرٹری تحریک جدید اور ضلعی مجلس انصاراللہ میں بطور نائب ناظم ایثار خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔آپ نہایت کم گو، قربانی کرنے والے نیک وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

❁❁❁❁❁❁

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم جون 2006ء بمقام مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم **عبدالماجد خان صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔**

مکرم عبدالماجد خان صاحب ابن مکرم قاری محمد یاسین صاحب مرحوم 28 مئی 2006 کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پاگئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 55 سال تھی۔آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ کم گو، مخلص اور نہایت فرض شناس تھے۔آپ کو مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔وفات تک آپ جلنگھم جماعت کے جنرل سیکرٹری اور مجلس عاملہ انصاراللہ یوکے کے ممبر تھے۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم شیخ رفیق احمد صاحب (ابن مکرم شیخ محمد بشیر صاحب مرحوم آف منظور کالونی کراچی)۔

مکرم شیخ رفیق احمد صاحب نے 22/ فروری 2006ء کو شہادت کا مرتبہ پایا۔آپ کو جماعتی مخالفت میں شہید کیا گیا۔ آپ پرجوش داعی الی اللہ، نہایت مخلص اور دیندار آدمی تھے۔

(2) مکرمہ قدسیہ خاتون صاحبہ (اہلیہ مکرم ابراہیم غالب صاحب درویش)

مکرمہ قدسیہ خاتون صاحبہ 24/ فروری 2006ء کو لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئیں۔مرحومہ کے میاں مکرم ابراہیم غالب صاحب درویش تقسیم ملک سے قبل قادیان آگئے تھے۔تحریک جدید کے دفتر میں ملازم رہے۔خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم محمد نصیب عارف صاحب (آف راولپنڈی)

مکرم محمد نصیب عارف صاحب 21/ دسمبر 2005ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔مرحوم نے جماعتی اور ذیلی تنظیموں میں مختلف خدمات کی توفیق پائی۔آپ ایک ذمہ دار اور مخلص عہدیدار کے اوصاف سے متصف تھے۔ نیک، دعا گو اور جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والے تھے۔ لمبی بیماری میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صبر کا نمونہ دکھایا۔مرحوم موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(4) مکرم محمد یعقوب امجد صاحب آف کھاریاں۔

مکرم محمد یعقوب امجد صاحب مورخہ 27 جنوری 2006ء وفات پاگئے۔آپ موصی تھے۔مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ نے ریٹائرمنٹ کے بعد وقف کیا اور جامعہ احمدیہ میں بطور استاد اردو و فارسی خدمت کی توفیق پائی۔قرآن کریم کا پنجابی ترجمہ کرنے کی بھی سعادت پائی نیز بعض دیگر کتب کے ترجمہ کی بھی توفیق پائی۔

(5) مکرمہ جنت خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انور ابڑو صاحب یکم دسمبر کو وفات پاگئیں۔تعلق باللہ، توکل علی اللہ اور مہمان نوازی آپ کی نمایاں خوبیاں تھیں۔آپ نماز تہجد کی پابند، قرآن سے محبت کرنے والی اور مالی قربانیوں میں حصہ لینے والی خاتون تھیں۔جب آپ کے بیٹے مکرم انور حسین ابڑو کو شہید کیا گیا تو بڑی ثابت قدمی سے کہا کہ اگر میرے ساتوں بیٹے بھی راہ خدا میں شہید ہو جائیں تو میرے ایمان میں کمزوری نہیں آئے گی۔

(6) مکرم عبدالسمیع خان صاحب۔

مرحوم کے دادا حضرت مولوی معین الدین صاحبؓ اور نانا حضرت میر احمد صاحبؓ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب کے بہنوئی تھے۔نیک سادہ مزاج، نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو انسان تھے۔پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرم فضل کریم صاحب آف کریم میڈیکل سٹور فیصل آباد بتاریخ 28 فروری 2006 وفات پاگئے۔آپ مخلص اور دیندار آدمی تھے۔ایک لمبے عرصہ تک مختلف جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔فیصل آباد جماعت کے پریذیڈنٹ رہے اور حفاظت مرکز میں بھی خدمات بجا لانے کی توفیق پائی۔اسی طرح فرقان فورس میں بھی خدمت کا موقع ملا۔آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔مرحوم مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ پولینڈ کے والد تھے۔

(8) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ (اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب)

22/ فروری 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔مرحومہ نے قریباً 22 سال کا لمبا عرصہ افریقہ میں اپنے میاں کے ساتھ گزارا جبکہ وہ احمدیہ سیکنڈری سکول کانو نائیجیریا اور فری ٹاؤن سیرالیون میں بطور ٹیچر خدمات بجالا رہے تھے۔ مرحومہ نہایت صابر و شاکر، اطاعت گزار اور خلافت سے محبت رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔

(9) مکرم عبدالحئی صاحب (ابن حضرت فقیر محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ) 16/ فروری 2006ء کو کابل میں وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے اور حضرت فقیر محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ افغانستان سے ہجرت کر کے لمبے عرصہ تک اسلام آباد پاکستان میں مقیم رہے اور وہاں جماعت کی خدمت کرتے رہے۔قریباً تین سال قبل کابل واپس تشریف لے گئے تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) مکرمہ امۃ المالک صاحبہ (پرنسپل ریٹائرڈ)

29/ جنوری 2006ء کو ڈومیلی ٹرین حادثہ میں وفات پاگئیں مرحومہ موصیہ تھیں۔حضرت مولوی مہر الدین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ابتدائی عمر سے ہی خدمت دین کے کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لیتی تھیں۔لمبے عرصہ تک حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے ساتھ جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔وفات کے وقت سیکرٹری اشاعت ضلع لاہور تھیں۔بہت مخلص، خلافت سے گہری محبت رکھنے والی، دعا گو، غریب پرور اور سب عزیزوں کا بہت خیال رکھنے والی تھیں۔

(11) مکرمہ صبیحہ الماس صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی نسیم احمد صاحب بتاریخ 7 نومبر 2005 وفات پاگئیں۔وفات کے وقت آپ کی عمر 49 سال تھی۔آپ ایک پرجوش داعی الی اللہ خاتون تھیں۔آپ مخلص، دیندار، غرباء اور مستحق افراد کی ہمدرد، غمخوار اور رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کی۔

(12) مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب گجر پٹواری

9/ جنوری 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے اور جماعت احمدیہ چک نمبر 10/3-L کے 28 سال تک صدر رہے۔اپنے ذاتی رقبہ میں آپ نے مسجد تعمیر کروائی اور اس کے نصف اخراجات بھی خود ادا کئے۔ہر تحریک میں حسب توفیق حصہ لیتے تھے۔تبلیغ کا بہت شوق تھا اور اپنے غیر از جماعت عزیزوں کو کسی نہ کسی رنگ میں پیغام حق پہنچاتے رہتے تھے۔

(13) مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب مرحوم آف سرگودھا بتاریخ 5 مارچ 2006 کو لاہور میں وفات پاگئیں۔آپ نے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔مرحومہ نہایت مخلص اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔آپ کو 21 سال تک صدر لجنہ ضلع سرگودھا کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند تر فرمائے اور ان کے لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔

❁❁❁❁❁❁❁

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ
از صفحہ نمبر 2

شرف مصافحہ بخشا۔ بازار کے اس راؤنڈ کے دوران مکرم ناظم صاحب بازار حضور انور کے ساتھ رہے۔ حضور سٹالز اور انتظامات کے حوالے سے ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ اس کے بعد حضور انور لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور پکوائی کے مختلف مراحل کا جائزہ لیا۔ کچن میں کام کرنے والے خدام نے نعرے لگا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ انہی خدام کی درخواست پر حضور انور نے ایک بہت بڑا کیک کاٹا اور اس میں سے کچھ تناول فرماتے ہوئے انہیں فرمایا کہ لو اب آپ بھی کھاؤ۔ پھر حضور کھانے کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خدام اجتماع کے دنوں میں کھانا کھائیں گے۔ حضور نے یہاں خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اور وقارعمل میں شامل ہونے والے خدام اور اطفال کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ حضور انور کے ساتھ سٹیج پر مکرم صدر صاحب، نائب صدر صاحب، امیر صاحب اور مشنری انچارج صاحب شریک طعام ہوئے۔ کھانے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور اپنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب حضور انور لجنہ کے مقام اجتماع کے پاس سے گزر رہے تھے تو راستہ میں کھڑی لجنات اور بچیوں نے بھی بلند آواز میں حضور انور کو سلام کیا۔ حضور انور بھی انہیں بلند آواز میں جواب دیتے گئے۔ 21:10 پر حضور واپس اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ 21:45 پر حضور نے خدام کے اجتماع کے لیے لگائی گئی مارکی میں تشریف لے جا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ 22:20 پر حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے آئے۔

9؍جون 2006ء جمعۃ المبارک:

صبح 4 بج کر 15 منٹ پر حضور انور نے خدام کے اجتماع کے لیے لگائی گئی مارکی میں نماز فجر کی امامت کروائی۔ پھر واپس اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے آئے۔

آج یہاں کا ماحول کافی پر رونق ہے۔ ویسے تو یہ اجتماع تین ذیلی تنظیموں لجنہ، خدام اور اطفال کا ہے لیکن حضور انور کی آمد کے پیش نظر انصار بھی بڑی تعداد میں اس روحانی ماحول سے فیضیاب ہونے کے لیے جمع ہیں۔ لوگ قافلہ در قافلہ اپنے سامان ساتھ لیے مئی مارکیٹ کے احاطے میں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ احمدیت کی دنیا بھی ایک عجیب دنیا ہے کہ آج ہی کے دن دنیا جرمنی کو ایک اور انداز سے دیکھ رہی ہے کیونکہ یہاں آج فٹ بال کا ورلڈ کپ شروع ہو رہا ہے۔ لیکن عشاق خلافت کی خوشیوں اور سوچوں کا محور خلیفۂ وقت کا وجود باجود ہے۔ حضور انور دنیا کے جس خطے میں تشریف لے جاتے ہیں احمدی اپنا رخ اسی جانب کر لیتے ہیں۔ آج تمام دنیا کے احمدی بھی جرمنی کی طرف ہی اپنی نظریں لگائے بیٹھے ہیں۔ جن کو توفیق ہے وہ اپنے آقا کے دیدار اور ان کی روح پرور اور ایمان افروز باتیں سننے کے لیے شمع خلافت کے گرد جمع ہو رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی باقی ساری دنیا کے احمدی بھی ایم ٹی اے کی بدولت اس ماحول میں اپنے آپ کو شامل کیے ہوئے ہیں۔ ربوہ کے مرکزی اجتماعات کی طرح یہاں بھی اسی طرز پر اجتماع منعقد ہو رہے ہیں۔ خدام اور اطفال خدام الاحمدیہ کے رومال پہنے مختلف جگہوں پر اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر چوکس نظر آ رہے ہیں۔ یہاں پر بک سٹال، ہیومینیٹی فرسٹ، تعمیر سومساجد، شعبہ رشتہ ناطہ کے دفاتر بھی کام کر رہے ہیں۔ فرسٹ ایڈ کی بھی سہولت میسر ہے جہاں ڈاکٹرز کے ساتھ ان کا معاون عملہ خدمت کے لیے موجود ہے۔ فائر بریگیڈ کی گاڑی بھی موجود ہے۔ مختلف جگہوں پر کھیلوں کے لیے گراؤنڈز تیار کی گئی ہیں۔

اس دفعہ خدام اور اطفال کے اجتماع کے ساتھ لجنہ کا بھی اجتماع ہو رہا ہے۔ لجنہ کا اجتماع مئی مارکیٹ کے ایک وسیع ہال میں جبکہ خدام کا اجتماع تین بڑی مارکیوں کو اکٹھا کر کے ایک وسیع پنڈال میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ مقام حضور انور کی رہائش گاہ سے تقریباً تین چار منٹ کی پیدل مسافت پر واقع ہے۔ راستے میں سڑک پر ایک سادہ مگر پروقار گیٹ بنایا گیا ہے وہاں سے آگے گزریں تو اس مقام پر نظر پڑتی ہے جو لوائے خدام الاحمدیہ اور جرمنی کے قومی جھنڈے کی پرچم کشائی کے لیے بنائی گئی ہے۔

دن کے دو بجے حضور انور پرشوکت انداز میں پرچم کشائی کے لیے تشریف لائے۔ حضور نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا جبکہ مکرم امیر صاحب جماعت جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ اس موقعہ پر دائیں بائیں کھڑے خدام نے نعرہ ہائے تکبیر اور احمدیت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ خدام کے ایک گروپ نے ترانہ ''خدام احمدیت'' گایا۔ اس کے بعد حضور انور اجتماع گاہ میں تشریف لائے۔ حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔

خطبہ جمعہ

حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

جماعت احمدیہ میں خلافت کی اطاعت اور نظام جماعت کی اطاعت پر جو اس قدر زور دیا جاتا ہے یہ اس لیے ہے کہ جماعتی نظام کو چلانے کے لیے یک رنگی پیدا ہونا ضروری ہے اور اس زمانے کے لیے جو آنحضرت ﷺ کا اعلان ہے کہ مسیح موعود کے آنے کے بعد جو خلافت قائم ہونی ہے وہ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃ ہونی ہے اور وہ دائمی خلافت ہے اور جس کے لیے حضرت مسیح موعودؑ نے بھی فرمایا ہے کہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں ہے اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجے سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔

فرمایا: اس دائمی قدرت کے ساتھ وابستہ رہنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت سے جڑے رہنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کے لیے اطاعت کے وہ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو اعلیٰ درجہ کے ہوں اور جن سے باہر نکلنے کا کسی احمدی کے دل میں سوال ہی پیدا نہ ہو۔ بہت سے ایسے مقام آ سکتے ہیں جہاں نظام جماعت کے خلاف شکوے پیدا ہوں۔ ہر ایک کی اپنی سوچ اور خیال ہوتا ہے اور کسی بھی معاملے میں آراء مختلف ہو سکتی ہیں۔ کسی کام کرنے کے طریق سے اختلاف ہو سکتا ہے لیکن نظام جماعت اور نظام خلافت کی مضبوطی کے لیے جماعتی نظام کے فیصلہ کو یا امیر کے فیصلہ کو تسلیم کرنا اس لیے ضروری ہوتا ہے کہ خلیفۂ وقت نے اس فیصلے پر صاد کیا ہوتا ہے یا امیر کو اختیار دیا ہوتا ہے کہ تم میری طرف سے فیصلہ کر دو۔ اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہو کہ یہ فیصلہ غلط ہے اور اس سے جماعتی نظام کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو خلیفۂ وقت کو اطلاع کرنا کافی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ خلیفہ خلافت کے مقام پر اپنی مرضی سے نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات اس کو اس مقام پر فائز کرتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ اس کے کسی غلط فیصلے کے خود ہی بہتر نتائج پیدا فرما دے گا کیونکہ اس کا وعدہ ہے کہ خلافت کی وجہ سے مومنوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا۔ مومنوں کا کام صرف یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں۔ اس کے احکامات کی بجا آوری کریں اور اس کے رسول کے حکموں کی پیروی کرنے کی کوشش کریں۔

فرمایا کہ خلیفہ کیونکہ نبی کے جاری کردہ نظام کی بجا آوری کی جماعت کو تلقین کرتا ہے اور شریعت کے احکامات کو لاگو کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لیے اس کی اطاعت کرو اور اس کے بنائے ہوئے نظام کی بھی اطاعت کرو۔ اور افراد جماعت کی یہ کامل اطاعت اور خلیفۂ وقت کے اللہ کے آگے جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے، کیے گئے فیصلوں میں اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے اور اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کو دنیا کے سامنے رسوا ہونے سے بچانے کے لیے اس کے فیصلوں میں برکت ڈال دے گا۔ کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما دے گا اور اپنے فضل سے بہتر نتائج پیدا فرمائے گا۔ اور من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو ہمیشہ بڑے نقصان سے بچا لیتا ہے اور یہی ہم نے اب تک اللہ تعالیٰ کا جماعت سے اور خلافت احمدیہ سے سلوک دیکھا ہے۔

حضور انور نے قرآن کریم کی آیت سے اطاعت کے مضمون کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا کام اطاعت کرنا ہے۔ پہلے اپنے آپ کو دیکھو کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پیروی کر رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے شریعت کے جو احکامات اتارے ہیں پہلے تو ان کا فہم و ادراک حاصل کرو۔ اور جب وہ تمہیں مکمل طور پر حاصل ہو گیا تو پھر ان احکامات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ۔

فرمایا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم علمی اور عملی لحاظ سے احکام شریعت کے بہت پابند ہیں اور علم رکھنے والے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو غیب کا علم بھی جاننے والا ہے اس کو پتہ تھا کہ اگر صرف اللہ اور رسول کی اطاعت کا کہہ دیا تو کئی نام نہاد علماء اور بزعم خویش سنت رسول پر چلنے والے پیدا ہوں گے اور پھر جماعت کی جو برکت ہے وہ نہیں رہے گی۔ ہر ایک نے اپنی ایک ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائی ہوگی اور اپنے محدود علم کو ہی انتہا سمجھیں گے۔ آج ہم مسلمانوں میں دیکھتے ہیں تو یہی کچھ نظر آتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے یہ کہلوا کر کہ مسیح موعود کو ماننا ضروری ہے ان کا یہ زعم بھی ختم کر دیا ہے اور پھر اس کے بعد جو خِلَافَۃ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃ قائم ہونی ہے اس کی اطاعت بھی ضروری ہے۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یک رنگی پیدا کرنے کے لیے یہ بھی فرما دیا کہ اولوالامر کی بھی اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم اس نظام میں پروئے گئے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے۔ ہم دوسرے مسلمان فرقوں کی طرح بکھرے ہوئے نہیں ہیں بلکہ خلافت کی برکت کی وجہ سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنے وعدے کے مطابق علوم ظاہری و باطنی سے پُر، ذہین و فہیم ایسا موعود بیٹا عطا فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی سے ہمیں چھوٹی سے چھوٹی سطح سے لے کر ملکی اور پھر مرکزی سطح پر ایک ایسا جماعتی ڈھانچہ بنا کر دے دیا جس میں نہ صرف جماعت کے انتظامی معاملات بلکہ تربیتی، تبلیغی، تعلیمی تمام قسم کے معاملات کا ایک اعلیٰ انتظام موجود ہے اور جماعت کے ہر طبقے میں اس کی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنے کے لیے، ہر طبقے کے ہر شخص کو جماعتی معاملات میں شامل کرنے اور اس کو اس کی اہمیت کا احساس دلانے کے لیے ذیلی تنظیموں خدام، اطفال، لجنہ، ناصرات اور انصار کا قیام فرمایا۔ وہ تمام لوگ جو ابتدا سے ان تنظیموں سے وابستہ ہیں وہ اطاعت کے مضمون کو سمجھتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ دنیاداری کی وجہ سے، اپنی اہمیت اور انا کی وجہ سے بعض لوگوں کی آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے اور باوجود اطاعت کا مضمون سمجھنے کے بعض ایسی باتیں کر جاتے ہیں جس سے کمزور ایمان والوں یا نئے آنے والوں کو ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا آج میں خطبے میں ان لوگوں کو جو فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت اب کافی میچور ہو چکی ہے۔ اپنی بلوغت کو پہنچ چکی ہے۔ اور ایسے لوگ جن کو خدمت کا موقعہ ملا ہے وہ اپنی نظر اور سوچ کو اپنی ذات کے محور سے نکالیں لیکن جو لوگ اپنی رائے کو سب سے بالا سمجھتے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو اس خول سے نکالیں۔ اگر آپ کو کسی سطح پر خدمت کا موقعہ ملا ہے تو اس کو فضل الٰہی سمجھیں۔

فرمایا صرف یہیں نہیں بلکہ دوسری جگہوں پر بھی بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو عقل کل سمجھتے ہیں جن کے ذہنوں میں خناس سمایا ہوا ہے وہ بھی اپنے آپ کو اس سے باہر نکالیں۔

فرمایا کہ نیشنل امراء بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ اگر وہ کسی کام کی تحقیق کے لیے کمیشن بنانے کی تجویز پیش کرتے ہیں تو وہ تلاش کر کے ایسے لوگوں کے نام بھجوایا کریں جو تقویٰ شعار ہوں اور جو تقویٰ کے اعلیٰ معیار کے حامل ہوں۔ ان کا کسی فریق کے ساتھ تعلق نہ ہو اور وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں۔

حضور نے عہدیداران کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ امراء اور مرکزی عہدیداران کو بھی میں کہتا ہوں کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ جماعت کے تعارف اور اطاعت کے معیار بڑھیں تو وہ خود خلیفۂ وقت کے فیصلوں کی اس طرح تعمیل کریں جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے۔ فرمایا کہ یہ معیار حاصل کریں گے تو پھر دیکھیں ایک عام احمدی کس طرح اطاعت کرتا ہے۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اطاعت کی اہمیت کی بہت مؤثر انداز میں وضاحت کرتے ہوئے جماعت کو ہدایت فرمائی کہ ہر عہدیدار اپنے سے بالا کی اطاعت کرے اور ہر احمدی ہر عہدیدار کی اطاعت کرے۔

حضور نے مبلغین کو بھی نصیحت فرمائی کہ امراء کی اطاعت کے نمونے دکھائیں۔ اگر ان میں جماعتی روایات کے خلاف بات دیکھیں تو عہدیدار اور امیر کو علیحدگی میں توجہ دلائیں۔ یہ تأثر کبھی پیدا نہ ہو کہ مربی اور امیر کی آپس میں Understanding نہیں ہے۔ اسی طرح مربی کے لیے کسی کے ذہن میں یہ بات نہ آئے کہ جماعت کے فلاں شخص کے ساتھ اس کے خصوصی تعلقات ہیں۔ اس لیے اپنے ہر تعلق کو پس پشت ڈال کر جماعت کے مفاد میں کام کریں۔ اپنے اطاعت کے معیار کو بڑھائیں اور جماعت میں جماعت کی روح پیدا کرنے کے لیے ان میں اطاعت کا جذبہ پیدا کریں۔

حضور نے احادیث بیان فرما کر اور صحابہ رسول کا پاک نمونہ پیش فرما کر اطاعت کے مضمون کی اہمیت کی مزید وضاحت بھی فرمائی اور فرمایا کہ ہمارے اندر نہ کسی خاندان کی چھاپ نظر آئے، نہ کسی کلچر کی چھاپ نظر آئے، نہ کسی ملک کا باشندہ ہونے کی چھاپ نظر آئے۔ اگر کوئی چھاپ نظر آئے تو اس اسوہ حسنہ کی چھاپ نظر آئے جو آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا اور ہمارے سامنے ہے اور جسے نکھار کر آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ اور عصر باجماعت پڑھائیں۔ اس موقعہ پر مارکی میں 4353 افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

18:00 بجے حضور انور لجنہ کے مقام اجتماع پہنچے اور وہاں نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ سب سے پہلے حضور انور نے دعا کروائی۔ پھر ممبرات مجلس عاملہ کا تعارف پوچھا۔ حضور انور نے اس میٹنگ میں مختلف شعبہ جات کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ قیمتی ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کے فرمودات کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

وصیتوں کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ عموماً یہاں پر لجنات نہیں کماتیں۔ جو کام کرتی ہیں اور ان کا کام بھی مناسب ہے انہیں وصیت کی تحریک کریں۔ اگر کوئی میکڈونلڈ میں سؤر کے برگر بناتی ہو تو ایسی عورتوں کو تحریک کرنے کی ضرورت نہیں۔ فرمایا جو پڑھی لکھی لڑکیاں ہیں ان میں وصیت کرنے کی روح پیدا کریں۔ 15-16 سال کی عمر میں وصیت ہو سکتی ہے پھر 18 سال کی عمر میں وہ اسے renew کر سکتی ہیں۔

فرمایا دوسرے تبلیغ کی طرف توجہ دیں۔ پڑھی لکھی لجنات جنہیں زبان آتی ہے انہیں involve کریں اور مختلف قومیتوں

کے جو لوگ یہاں آباد ہیں مثلاً عرب، ترک، بوزنین، بلغیرین وغیرہ ان تک پیغام پہنچائیں۔ یونیورسٹی کی احمدی طالبات سے کہیں کہ اگر انہیں ان کی زبانیں نہیں آتیں تو ان زبانوں میں لٹریچر حاصل کر لیں۔ فرمایا انٹرنیٹ پر اگر تبلیغی رابطے کرنے ہوں تو عورتوں کا تبلیغی رابطہ صرف عورتوں سے ہونا چاہیے۔

حضور انور نے پردے کی اہمیت بھی واضح فرمائی۔ فرمایا اگر کہیں مردوں سے رابطہ ہو جائے تو انہیں پھر مردوں کے پتے دے دیں۔ اپنے فورم میں صرف عورتوں کو لے کر آئیں۔ اور اگر کسی جگہ عورتیں پوری طرح جواب نہ دے سکتی ہوں اور کوئی مکس گیدرنگ (mix gathering) ہو تو اپنے ساتھ لائی ہوئی مہمان خاتون کو لے کر ایک سائیڈ میں بیٹھیں اور پردے کا خیال رکھیں لیکن جب کھانے پینے کا وقت آئے تو اس وقت مکس گیدرنگ میں نہیں بیٹھنا بلکہ علیحدہ انکلوژر (en-closure) میں چلی جائیں اور جو عورتیں اکٹھی مجالس میں ملیں ان کے پتے حاصل کر کے ان کو صرف عورتوں کی مجالس میں بلائیں۔ اس صورت میں ان کے ذہنوں میں یہ سوال بھی اٹھیں گے کہ آپ مکس مجالس میں کیوں نہیں آتیں؟ اس پر آپ اسلامی پردہ کے متعلق وہاں ان کی غلط فہمیاں بھی دور کر سکتی ہیں۔ (یہاں پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ مکس گیدرنگ وہی ہیں نا جن کو آپ open day کہتی ہیں؟ حضور کو بتایا گیا جی۔) حضور نے فرمایا کہ یونیورسٹی کی طالبات کے جن سے روابط ہوں ان کی علیحدہ gathering ہو سکتی ہیں۔

حضور انور نے لجنہ اماء اللہ جرمنی کے سہ ماہی رسالہ "خدیجہ" کے متعلق بھی ہدایات دیں۔ فرمایا آپ کے رسالہ میں ایک تصویر چھپی تھی جس میں عورتیں اور مرد اکٹھے بیٹھے ہیں۔ یہ مناسب نہیں۔ حضور نے رسالے کے لیے ایڈیٹوریل بورڈ بنانے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا کہ وہ بورڈ پالیسی بنائے کہ رسالہ کا معیار کیسے بہتر کیا جا سکتا ہے۔ یہ دیکھا جائے کہ کون سے مضامین شائع ہونے والے ہیں اور کون سے نہیں۔ رسالے کی اشاعت کیسے بڑھائی جا سکتی ہے۔ اس کے مضامین جمع کرنے کے لیے کیسے تحریک کرنی ہے۔ فرمایا بورڈ کا کام ہے کہ وہ ان باتوں کی پالیسی بنائے اور پھر اسے مجلس عاملہ میں discuss کر لیا جائے۔ فرمایا بورڈ کی تشکیل سے زیادہ لوگوں کے مشورے شامل ہو جاتے ہیں۔ حضور انور نے رسالہ کے Pattern کا بھی جائزہ لیا کہ عموماً رسالہ کے مضامین کی کیا ترتیب ہے۔ فرمایا۔ قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے منتخب حصوں کے بعد میرے خطبات کا خلاصہ بھی دیا کریں۔ آپ تین مہینے کے بعد اسے شائع کرتی ہیں تو آپ کو چاہیے کہ 10-12 صفحے خطبات کے لیے بھی رکھیں۔ فرمایا میرے زیادہ تر خطبات تربیتی ہوتے ہیں اس لیے جرمن حصے میں بھی دیا کریں۔ فرمایا کہ اردو اور جرمن سیکشنز کے الگ الگ دو ایڈیٹر بنائیں۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ رسالہ میں زیادہ حصہ جرمن کو دیں اور تھوڑا حصہ اردو کو۔ کیونکہ آپ کی نئی نسل جرمن کو زیادہ اچھی طرح پڑھ لیتی ہے۔ اردو پڑھنے والی تو اور جگہ سے بھی لٹریچر پڑھ سکتی ہے۔

حضور انور نے رسالہ کی ایڈیٹر صاحبہ کو سمجھایا کہ یہ رسالہ لجنہ اماء اللہ کا ہے اس لیے آپ نے لجنہ کی پالیسی پر ہی چلنا ہے لیکن بعض مضامین ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ کیا وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات کے مطابق لکھے گئے ہیں یا نہیں؟ اس غرض سے جماعت کا نظام یہ ہے کہ مواد کو پہلے شعبہ اشاعت سے چیک کروا لیا جائے تا کہ رسالہ میں کوئی بات جماعتی روایات اور تعلیم کے خلاف نہ ہو۔ ایڈیٹر صاحبہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ صدر صاحبہ لجنہ اور سیکرٹری اشاعت کے تحت ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ رسالے میں شائع شدہ مواد کو ہی شائع کیا جا سکتا ہے جو مواد کیسٹ میں ہے اور وہ ابھی تک transcribe نہیں ہوئی تو اس کو آپ نے شائع نہیں کرنا۔

حضور انور نے صدر صاحبہ لجنہ سے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ پاکستان میرے 2005ء تک کے خطبات شائع کر رہی ہے۔ یہ کتاب شاید دو اڑھائی صد صفحات کی بن جائے۔ امید ہے کہ وہ چھ ماہ تک وہاں سے شائع ہو جائے گی۔ آپ اس کی جرمن ٹرانسلیشن کروالیں۔ اگر چھپنے سے پہلے ترجمہ کروانا چاہیں تو لندن میں لجنہ سیکشن کو لکھیں تا کہ وہ آپ کو ان خطبات کی disk بھیج دیں۔

حضور انور نے ایک بار پھر پردے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ لڑکیوں کے ذہن میں یہ بات ڈالیں کہ آپ نے پردہ اس لیے کرنا ہے کہ یہ خدا کا حکم ہے۔ فرمایا اگر جماعتی روایات پر قائم رہیں گی تو کوئی کمپلیکس نہیں ہو گا اور اسی سے پھر تبلیغ کے راستے کھلیں گے۔ فرمایا بعض بچیاں پاکستان سے شادی کروا کر یہاں آتی ہیں۔ وہاں وہ برقعہ پہنتی ہیں لیکن یہاں آتے ہی اتر جاتا ہے۔ فرمایا یہ بے حیائی ہے۔ یہ ذاتی کمپلیکس کی بناء پر بھی ہو سکتا ہے اور خاوند کے کہنے پر بھی۔ اگر جرمن عورت احمدی ہونے کے بعد اچھے لباس میں آ سکتی ہے تو انہیں پورا پردہ کرنے میں کیا حرج ہے؟ فرمایا آج کل text message کا رواج چل نکلا ہے۔ یہ بھی سوائے جاننے والوں کے کہیں نہیں ہونا چاہیے۔ بعض اوقات سہیلیاں آگے نمبر دے دیتی ہیں۔ اس لیے اس امر کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے ایک اصولی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ایسے شعبے جن کا کوئی سیکرٹری نہیں ان کا کام معاونہ صدر کے سپرد کریں۔ شعبہ رشتہ ناطہ تو لجنہ میں قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ کا دستورِ اساسی اس کی اجازت نہیں دیتا۔ آپ کسی بھی معاونہ صدر کے سپرد یہ کام کر دیں۔ فرمایا کہ آپ رشتوں کے لیے لڑکیوں کی فہرست بنا کر مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ کو کہہ سکتی ہیں کہ ہمارے پاس لڑکیوں کی اتنی تعداد ہے، ہماری مدد کی جائے۔ آپ اپنی تنظیم کے جو کوائف جمع کر رہی ہیں انہیں جمع کرنا کوئی حرج کی بات نہیں۔

حضور انور نے تبلیغ کے طریق بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ تبلیغی سٹال لگانے کا طریق اب بہت پرانا ہو چکا ہے۔ ایک حد تک بے شک لگاتے رہیں۔ لیکن اب تبلیغ کے نئے راستے بھی تلاش کرنے چاہئیں۔ لجنات سے لٹریچر تقسیم کروائیں لیکن اس کام کے لیے ساتھ کوئی سینیئر عورت ہونی چاہیے۔ یونیورسٹی کی طالبات کو کہیں کہ وہ یونیورسٹی میں اپنے ماحول میں، ہمسایے میں رابطے کر کے لٹریچر پہنچائیں۔ چھوٹی جگہوں پر فیملیز سے رابطے کریں۔ یورپ میں کئی دفعہ ایسے ہوا ہے کہ عورت نے پہلے بیعت کر لی اور مرد نے بعد میں۔ فرمایا صرف شہروں میں تو کامیابی نہیں ملتی۔ باہر بھی نکلیں۔ اس پر صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ حضور ہم باہر بھی جاتے ہیں۔ فرمایا ٹھیک ہے۔

مکرمہ صدر صاحبہ نے شوریٰ کے متعلق بھی راہنمائی چاہی۔ حضور انور نے فرمایا کہ صدر لجنہ کے علاوہ نیشنل عاملہ بھی شوریٰ کی ممبر ہوتی ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا constitution میں واضح نہیں ہے؟ لجنہ کا نیا دستور اساسی چھپ چکا ہے اس میں میں نے کافی ترامیم کی تھیں۔ فرمایا اگر اس کی نئی کاپی آپ کے پاس ہے تو اس میں سے شوریٰ والا حصہ دیکھ لیں۔ تاہم لوکل صدر اور ریجنل صدر کی شوریٰ میں نمائندگی کا مسئلہ مزید واضح ہو جانا چاہیے۔ یہ امور لندن میں لجنہ سیکشن کو لکھ دیں وہاں میں اس پر غور کر لوں گا۔ فرمایا کہ رائے دینے کا طریق کار یہ ہے کہ مشورہ دیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ مشورہ قابل قبول بھی ہو۔ آپ لوگوں نے مشورہ دینا ہے۔ فیصلہ آپ لوگ نہیں کر سکتے۔ حضور نے ایک اور وضاحت یہ بھی فرمائی کہ لوکل امارت کا نظام بالکل الگ چیز ہے اور آپ کا ذیلی تنظیم کا کام بالکل الگ چیز ہے۔ ایک لوکل امارت میں ضروری نہیں کہ ایک ہی صدر لجنہ ہو۔ فرمایا ایک سے زائد بھی ہو سکتی ہیں۔ پھر یہ بھی بتایا کہ آپ اپنی لجنہ کی تنظیم کی کسی ممبر کو کسی دوسری لوکل امارت کی صدر کے ساتھ بھی attach کر سکتی ہیں۔ لیکن جب وہ جماعتی چندہ وغیرہ دیں گی تو اپنی لوکل امارت میں ہی دیں گی۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ اپنی ایک اصلاحی کمیٹی بنا سکتی ہے جس کے ممبر نیشنل صدر لجنہ، صدر مقامی، نائب صدر، سیکرٹری تربیت، سینیئر ممبر لجنہ ہوں گی۔ لیکن یہ کمیٹی صرف ان کیسز کو deal کر سکے گی جن کا تعلق لجنہ سے ہے۔ فرمایا کہ بعض جگہوں پر لڑکے بھی involve ہو جاتے ہیں ایسے معاملات بہرحال مرکزی اصلاحی کمیٹی میں جائیں گے۔

ایک یہ مسئلہ بھی پیش ہوا کہ امور عامہ میں بعض اوقات ایسے سوال اٹھائے جاتے ہیں جن کا جواب دینا عورت کے لیے مشکل ہوتا ہے تو کیا ایسی صورت میں وہ اپنا کوئی وکیل مقرر کر سکتی ہے؟ حضور نے فرمایا کہ ہاں کر سکتی ہے لیکن فرمایا کہ بہتر تو یہ ہے کہ عورت کو اپنے محرم رشتہ دار کو ساتھ لانا چاہیے۔

یہ میٹنگ تقریباً سوا گھنٹہ جاری رہی۔

واقفین نو کے ساتھ میٹنگ

19:20 پر یہاں سے فارغ ہو کر حضور انور نے خدام کے مقام اجتماع میں تشریف لے جا کر دو میٹنگز کیں۔ پہلی میٹنگ ان واقفین نو کے ساتھ ہوئی جو پندرہ سال سے اوپر ہو چکے ہیں اور انہوں نے خود اپنے وقف کی تجدید کر کے جامعہ میں جانے کا ارادہ کیا ہے۔

تلاوت و نظم کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ یو کے کا جامعہ تو انہیں absorb نہیں کر سکتا۔ جرمنی والے اپنا جامعہ کھول لیں۔ بچوں سے مخاطب ہو کر حضور نے فرمایا کہ جو کسی کے کہنے پر جامعہ میں جانے کا سوچ رہے ہیں وہ دوبارہ سوچ لیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ سب نے سوچ سمجھ کر جامعہ میں جانے کا فیصلہ کیا ہے؟ سب نے کہا جی۔ اس پر حضور انور نے یہ استفسار فرمایا کہ کیا آپ سب نے وقف نو کا بانڈ renew کر دیا ہے؟ حضور انور کو بتایا گیا کہ سب نے renew کر دیا ہے۔ پھر حضور نے حسب ذیل چند نصائح فرمائیں۔

حضور نے پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرنے، روزانہ کم از کم ایک رکوع کی تلاوت کرنے اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا ایک صفحہ مطالعہ کرنے کی ہدایت فرمائی۔ فرمایا کتب پڑھتے ہوئے ساتھ نوٹس بھی بنایا کریں۔ خطبات باقاعدہ سنا کریں یہ سوچ کر کہ ان پر عمل بھی کرنا ہے۔ فجر سے پہلے کم از کم دو نفل پڑھا کریں۔ عشاء پر بھی دو نفل پڑھا کریں۔ حضور انور نے واقفین نو کو انٹرنیٹ پر بے وجہ کی chatting اور بے کار text messages سے منع فرمایا۔ فرمایا کہ ایک گھنٹہ گیم بھی کیا کریں۔ پھر یہ کہ واقفین نو کا حلیہ بھی اچھا ہونا چاہیے۔ سلجھی ہوئی ٹوپیاں پہنا کریں۔ فیشن کرنے کی بجائے دین پر توجہ دیا کریں۔ آج لوائے خدام الاحمدیہ کی پرچم کشائی کے وقت جو "خدام احمدیت" والا ترانہ پڑھا گیا وہ ایک نئی سُر میں پڑھا گیا تھا۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس موقعہ پر روایتی آواز میں گانا اچھا لگتا ہے۔ اس لیے اسی سر میں گانا چاہیے تھا۔ کلاس کے اختتام پر حضور انور نے کلاس میں شامل تمام واقفین نو بچوں اور کلاس کی انتظامیہ کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ جن بچوں نے پہلے پین حاصل نہیں کیے تھے ان کو پین بھی عنایت فرمائے۔

طلباء کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد اسی جگہ پر Above Metric Students کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ اس کلاس میں 350 طلباء نے شمولیت کی سعادت پائی۔ تلاوت اور ترجمہ کے بعد مکرم مہتمم صاحب امور طلباء نے طلباء کا جائزہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے طلباء کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ حضور نے فرمایا احمدی سٹوڈنٹس ہر وقت یاد رکھیں کہ آپ کی ایک انفرادیت ہونی چاہیے۔ باقی لوگ مذہب کو چھوڑتے جا رہے ہیں، ان کی توجہ مادیت کی طرف ہے اور وہ مذہب کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں۔ فرمایا کہ اسلامی تعلیم زندگی کے ہر پہلو کو cover کرتی ہے۔ اس کی اخلاق سے متعلق تعلیم معاشرہ کو بھی بہتر کرتی ہے۔ فرمایا صحابہ کی باتیں اس لیے پڑھنی چاہییں تا کہ اپنے آپ کو بھی ان نیکیوں پر قائم کر سکیں۔ حضور نے طلباء سے فرمایا کہ آپ اپنی پیدائش کے مقصد کو یاد رکھیں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھنے والے کو لغویات سے بچانے کا وعدہ کیا ہے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ آپ وہ نمونے قائم کریں جو ایک احمدی کو قائم کرنے چاہییں۔ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہر احمدی کا ایک مقام ہے، اس مقام کی آپ نے ہر صورت میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے حفاظت کرنی ہے۔ فرمایا انسان بعض حرکات اس لیے کرتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا۔ اگر وہ سمجھے کہ خدا ہر چیز کو دیکھ اور جان رہا ہے تب وہ اپنے کردار کی حفاظت کر سکتا ہے۔ فرمایا آپ نے ان سب برائیوں سے بچنا ہے تا کہ معاشرے میں اہم کردار ادا کر سکیں۔ احمدی نے تو چھوٹی سے چھوٹی برائی سے بھی بچنا ہے۔ فرمایا آپ جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں یہ آپ کو برائیوں میں نہ ڈالے۔ یہ آپ کے دماغوں کو روشن کرنے والی ہو۔ آپ کی تعلیم آپ کی جماعت سے وابستگی، تعلق باللہ اور خاندان کی نیک نامی بڑھانے والی ہو۔

اس کے بعد حضور نے طلباء کو سوالات کا موقعہ دیا اور نہایت دلچسپ اور مفید معلوماتی مجلس منعقد ہوئی۔ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مضامین کا انتخاب سوچ سمجھ کر کیا کریں۔ ایسے مضامین لیں جن کا علمی لحاظ سے فائدہ ہو تا کہ آپ معاشرہ کے لیے مفید وجود بن سکیں۔

ایک طالب علم نے بتایا کہ میں ایرو سپیسنگ کا مضمون پڑھ رہا ہوں۔ فرمایا کہ موجودہ صورتحال میں اس لائن میں کافی گنجائش ہے۔ حضور نے ایک سوال کرنے والے کو مشورہ دیا کہ آپ جرنلزم میں ماسٹر کر لیں۔ فرمایا میں نے ایک دفعہ کہا بھی تھا کہ لوگ جرنلزم میں جائیں۔ اس شعبے میں جا کر آپ اسلام کے خلاف بیہودگیوں کا جواب دے سکتے ہیں۔ آپ جرنلسٹ طبقے کی رائے بدلیں تو یہ بھی ایک بہت بڑی خدمت ہو گی۔

حضور انور نے فرمایا مجھے بتایا گیا ہے کہ پی ایچ ڈی کے لیے نیوزی لینڈ کی اچھی یونیورسٹیوں میں جانا چاہیے۔ ویزا کا حصول بھی آسان ہے اور اعلیٰ تعلیم کے لیے کوئی خاص تعلیمی خرچ بھی نہیں کرنا پڑتا۔ اس لیے وہ بھی وہاں کا رخ کر سکتے ہیں جنہیں یہاں داخلہ نہ مل رہا ہو۔

ایک طالب علم نے عرض کیا کہ حضور مجھے انجینیئر نگ کا شوق ہے لیکن میں ایک خواب کی وجہ سے اپنی لائن بدل رہا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور انور کے ساتھ لفٹ میں اوپر جا رہا ہوں آپ مجھے فرماتے ہیں کہ آپ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اکنامکس پڑھ لیں۔ فرمایا کہ آپ انجنیئر نگ ہی پڑھیں شاید آپ بڑے انڈسٹریلسٹ بن جائیں۔

ایک طالب علم نے پوچھا کہ حضور آرکیٹیکٹ بننا کیسا رہے گا؟ فرمایا بنیں۔ پھر ہم آپ سے مساجد وغیرہ کے نقشے بھی بنوایا کریں گے۔

حضور انور نے طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ آپ میں سے جو پڑھ سکتے ہیں وہ ماسٹر ضرور کریں۔ اب یہ زمانہ ہے کہ کسی کو ماسٹر سے کم نہیں پڑھنا چاہیے۔

ایک طالب علم مکرم عطاء المنان حق صاحب نے بتایا کہ حضور جرمنی میں ماسٹر کورسز کی فیسیں کم ہیں اور بعض اوقات فری بھی ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا داخلہ آسانی سے مل جاتا ہے؟ حضور انور کو بتایا گیا کہ جی ہاں۔ فرمایا پھر آپ یہ معلومات ربوہ اور قادیان میں نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا کہ اگر کوئی تعلیم کے لیے یہاں آسکتا ہے تو آئے۔

ان کلاسز سے فارغ ہوکر 21:05 بجے حضور انور واپس اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ پھر حضور انور نے 21:45 بجے مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے لیے لگائی گئی مارکی میں تشریف لا کر نماز مغرب اور عشاء کی امامت کروائی۔ اس موقعہ پر مارکی میں 4500 افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ نمازوں کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائش گاہ میں تشریف لائے۔ رات کے کھانے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور انور نے آج کی ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی۔

10/جون 2006ء بروز ہفتہ:

صبح چار بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور نے خدام کے اجتماع کے لئے لگائی گئی مارکی میں نماز فجر کی امامت کروائی۔ پھر دفتری مصروفیات میں مشغول رہے۔

12:10 پر حضور انور مختلف کھیلیں دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اطفال کے کرکٹ اور فٹبال کے میچز دیکھے۔ پھر خدام کا فٹ بال میچ دیکھا۔ اس کے بعد حضور کبڈی کا میچ دیکھنے تشریف لے گئے۔ کبڈی گراؤنڈ کی اطراف تماشائیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ حضور انور کے رونق افروز ہونے سے یہ تعداد بھی بڑھتی چلی گئی۔ میچ کے ساتھ ساتھ اس کی پنجابی زبان میں کمنٹری بھی ہورہی تھی۔ اس پنجابی کھیل میں ایک البانین خادم نے بھی حصہ لیا۔ حضور انور نے اس میچ کا کچھ حصہ دیکھا اور دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ 13:15 بجے حضور اپنی رہائشگاہ واپس تشریف لائے۔ 14:45 بجے حضور انور نے خدام کے مقام اجتماع میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

احمدی طالبات کے ساتھ میٹنگ

19:50 پر حضور انور لجنہ اماء اللہ کے مقام اجتماع میں تشریف لے گئے اور احمدی طالبات کے ساتھ ایک میٹنگ میں شرکت فرمائی جس میں گیارھویں جماعت سے یونیورسٹی لیول کی طالبات نے حصہ لیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ھبۃ الحیٔ نے کی۔ پھر شعبہ تعلیم کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد حضور انور نے طالبات کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔

طالبات سے خطاب

حضور انور نے فرمایا کہ واقفات نو بھی اور دوسری طالبات بھی ہمیشہ یہ ذہن میں رکھیں کہ آپ احمدی طالبات ہیں اور احمدی طالبات کا مقام دوسروں سے بہت بلند ہے۔ ان کی ذمہ داریاں اور فرائض دوسروں سے بہت زیادہ ہیں۔ آپ لوگ اس عہد پر قائم ہیں کہ ہم نے اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق جس مہدی اور مسیح نے آنا تھا، اس کو مان لیا ہے۔ ہم اس کی مددگار ہیں۔ ہم نے اپنے اندر وہ خوبیاں پیدا کرنی ہیں جو اسلام کی خوبیاں ہیں۔ ہم نے دنیاوی تعلیم کو دینی تعلیم کے مطابق استعمال کرنا ہے۔ حضور انور نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے ساری تحقیق قرآن کریم سے مدد لیتے ہوئے کی۔ فرمایا: آپ نے قرآن کریم کو پڑھنا ہے، اسے سمجھنا ہے، اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنی ہے اور اس سے مدد لینی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے خدا کو نہ بھولیں۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس کی عبادت کی طرف توجہ دیں۔

فرمایا: تیسری بات یہ ہے کہ آپ کے نمونے، آپ کے اخلاق، آپ کی تعلیم اس طرح ہونی چاہئے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے توقع کی ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے طالبات کو سوالات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے یہ سوال ہوا کہ واقفات نو لڑکیاں کس فیلڈ کو اختیار کر کے جماعت کی سب سے زیادہ خدمت کرسکتی ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے اس بارہ میں خطابات اور ہدایات ہیں وہ سن لیں۔ فرمایا: مَیں نے بھی دو تین خطبات میں ذکر کیا تھا کہ واقفین نو یا واقفات نو کو کون کون سی لائنیں اختیار کرنی چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ لینگوئجز، آرکیالوجی، میڈیسن، کمپیوٹر انجینئرنگ، ہسٹری، ٹیچنگ اور جرنلزم میں سے کوئی بھی لائن اپنی Inetrest کے مطابق اختیار کرسکتی ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں کہ آپ بچپن میں کیا بننا چاہتے تھے؟ فرمایا کہ میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر بنوں گا لیکن ایسا نہ کرسکا۔ پھر مجھے ایگریکلچر میں دلچسپی تھی اس لئے یہ لائن اختیار کرلی۔ جو مَیں بننا چاہتا تھا اس کی بجائے خدا تعالیٰ خود ہی مجھے بناتا چلا گیا۔

پھر یہ سوال ہوا کہ غانا میں گندم اگانے کا تجربہ سب سے پہلے آپ نے کیا تھا؟ فرمایا: غانا میں گندم اگانے کا کوئی تصور ہی نہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خواہش تھی کہ وہاں اس کا تجربہ کیا جائے۔ فرمایا کہ کوئی خاص کوشش کئے بغیر عام طریقے سے گندم بوئی اور خلیفۂ وقت کی پیچھے دعائیں تھیں اس لئے کامیابی ہوئی۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا لجنہ کے لئے جامعہ کھل سکتا ہے؟

فرمایا: نہیں۔ آپ اپنے طور پر قرآن شریف پڑھا کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ فرمایا: اگر اردو پڑھنی نہیں آتی تو جو کتابیں ٹرانسلیٹ (Translate) ہو چکی ہیں وہ پڑھنا شروع کردیں۔

فرمایا: مَیں نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو 15 سال سے بڑی عمر کی واقفات نو کے لئے سلیبس تیار کررہی ہے۔ فرمایا: اس کے مطالعہ سے آپ کا دینی علم کافی بڑھ جائے گا۔ جامعہ اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس سے ٹریننگ لینے والوں کو فیلڈ میں بھیجا جاتا ہے۔ فرمایا: لڑکیوں سے ہم نے یہ کام نہیں لینا اس لئے لڑکیوں کے لئے جامعہ کی ضرورت نہیں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا دُور جا کر یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے؟

فرمایا: مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اگر تو لڑکیوں کا علیحدہ ہوسٹل ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر لڑکوں کے ساتھ رہنا ہو تو پھر نہیں۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا یہاں یونیورسٹی میں جہاں غیر ٹیچر ہوں اور وہ اپنے مطابق پڑھاتے ہوں اسلامی تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے؟

حضور نے فرمایا کہ اگر وہ آپ کو قرآن کریم اور حدیث پڑھاتے ہیں یا تاریخ اسلام اور آنحضرت ﷺ کے زمانہ کے حالات پڑھاتے ہیں تو کوئی حرج نہیں، پڑھ لیں۔ لیکن بعض اوقات Discussion بھی ہو جاتی ہے اور وہ اپنا نظریہ پیش کرتے ہیں اس وقت آپ اپنا وہ نظریہ پیش کریں جسے دنیا بھول چکی ہے اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا ہے۔

فرمایا: بعض معاملات مثلاً مرتد کی سزا، عورتوں کی آزادی، جہاد وغیرہ پر اگر وہ اپنا نقطۂ نظر پیش کریں تو وہاں آپ کو اپنا نظریہ پیش کرنا چاہئے۔ یونیورسٹی سے اگر اسلامی تعلیم کی ڈگری لے سکتی ہیں تو لیں، کوئی حرج نہیں۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ بعض اوقات انگلینڈ وغیرہ سیر کے لئے جانے کا پروگرام بنتا ہے۔ اگر ہم اپنی بچیوں کو نہ بھیجیں تو کہا جاتا ہے کہ پھر سکول بدل لیں۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر اضطراری حالت ہے تو انہیں کہیں کہ بچیوں کے ساتھ Parents کو بھی جانے دیں۔ وہ نہ مانیں تو سکول بدل لیں۔ فرمایا: اصل میں بچیوں کی تربیت اس طرح کریں کہ وہ انہیں خود کہیں کہ ہم ماں باپ کی وجہ سے نہیں بلکہ ہمارا اپنا ماحول ایسا ہے کہ ہم اس طرح جانا اچھا نہیں سمجھتیں۔

فرمایا: جب بچی جوان ہو جاتی ہے تو پھر اس کا خیال رکھنا ماحول کا کام ہے۔ اسلام کا توجہ کے بارہ میں بھی یہ حکم ہے کہ عورت اکیلی نہ جائے بلکہ اپنے محرم کو ساتھ لے کر جائے۔

فرمایا: عموماً پرائیویٹ سکول زیادہ زور نہیں دیتے لیکن وہ مہنگے ہوتے ہیں۔ بہرحال بچیوں کو realize کرائیں کہ فلاں فلاں باتیں برائیاں ہیں اور ان سے آپ نے بچنا ہے۔

حضور انور کی خدمت میں ایک یہ سوال پیش کیا گیا کہ کیا سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کسی اور ملک میں جا کر تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ higher ایجوکیشن کے لئے باہر جانا چاہتی ہیں اور اپنے ملک میں اس کا انتظام نہیں ہے تو والدین کی اجازت لے کر جائیں۔ لیکن اپنے تقدس اور حرمت کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اپنی پاکیزگی کا بھی خیال رکھنا چاہئے اور پھر وہاں اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔ اسی طرح وہاں آپ نے دوستیاں بنانے سے پرہیز کرنا ہے اور اپنی پڑھائی سے تعلق رکھنا ہے۔

ایک بچی نے پوچھا کہ حضور مَیں بارھویں کلاس میں لاطینی زبان سیکھ رہی ہوں۔ کیا مَیں جماعت کو اس کے ذریعہ فائدہ پہنچا سکتی ہوں؟ حضور انور نے فرمایا: بالکل فائدہ دے سکیں گی۔ ضرور پڑھیں۔ اللہ توفیق دے۔

ایک لڑکی نے سوال کیا کہ اگر یہاں قانون نکل آئے کہ عورتیں صرف بغیر پردے کے ہی کام کرسکتی ہیں تو اس سلسلہ میں بھی حضور کچھ ارشاد فرمائیں۔

حضور انور نے فرمایا: اوّل تو دعا کریں۔ انشاء اللہ ایسا قانون نہیں نکلے گا اور اگر نکل آیا تو دین پہلے اور دنیا بعد میں۔

20:45 بجے طالبات کے ساتھ حضور انور کی میٹنگ ختم ہوئی۔

خدام کے باربی کیو میں حضور انور کی شمولیت

یہاں سے فارغ ہوکر حضور انور مجلس خدام الاحمدیہ کے زیراہتمام باربی کیو میں شامل ہوئے۔ خدام میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے یہ انتظام کیا گیا تھا۔ مختلف ریجنز نے سٹالز لگا کر کباب، مچھلی اور دیگر کھانے کی اشیاء تیار کی ہوئی تھیں۔ حضور انور نے تمام سٹالز کے پاس سے گزرتے گئے اور بعض جگہوں سے کھانے کی چیزیں چکھیں۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ ہلکے پھلکے تبصرے بھی فرماتے رہے اور ساتھ ساتھ اان کی حوصلہ افزائی بھی فرماتے رہے۔

21:45 پر حضور انور نماز کی تیاری کے لئے اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے اور رات دس بجے حضور انور نے خدام کے مقام اجتماع میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازوں کی امامت کروائی۔ نمازوں کی ادئیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

11/جون 2006ء بروز اتوار:

صبح چار بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور نے خدام کے اجتماع کے لئے لگائی گئی مارکی میں نماز فجر کی امامت کروائی۔

آج خدام اور لجنہ کے اجتماعات کا تیسرا دن تھا۔ خدام اور اطفال کے علمی وورزشی مقابلہ جات کے فائنل میچز ہوئے۔ 11:45 پر حضور انور کھیلیں مشاہدہ فرمانے کے لئے رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ سب سے پہلے اطفال کے کبڈی اور روک دوڑ کے مقابلے دیکھے۔ اس کے بعد خدام کے فٹ بال، والی بال اور باسکٹ بال کے مقابلے دیکھے۔ اس دوران جہاں کہیں تربیت کی ضرورت محسوس ہوئی حضور انور خدام کی تربیت کے لئے منتظمین کو ہدایات بھی فرماتے رہے۔ باسکٹ بال کے میچ کے دوران ایک خادم اپنی ٹیم کو چیخ چیخ پر بلند آواز سے کوچنگ کررہا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسے منع کریں کہ یہ انداز درست نہیں۔

پھر حضور انور کبڈی گراؤنڈ میں تشریف لے گئے۔ حسب معمول آج بھی میچز کے ساتھ ساتھ پنجابی زبان میں دلچسپ کمنٹری ہوتی رہی۔ اسی گراؤنڈ میں پہلے رسہ کشی کے مقابلے ہوئے جن میں سے دو خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک مقابلہ جماعت بلغاریہ کے خدام (جن میں زیادہ تر بلغارین ہیں) اور جرمنی میں مقیم مختلف اقوام کے خدام کے درمیان ہوا۔ مختلف اقوام کے احمدی خدام کو محبت اور بھائی چارے کے ماحول میں اس طرح اکٹھے دیکھ کر انسان کا ذہن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان پرشوکت الفاظ کی طرف چلا جاتا ہے کہ ”ہر قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی“۔

اس دلچسپ مقابلے کے بعد حضور انور کے ارشاد پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی اور ریجنل قائدین کے درمیان مقابلہ ہوا۔ پھر کبڈی کا کچھ دیر مقابلہ دیکھنے کے بعد 13:15 پر حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع سے خطاب

اس کے چند منٹ بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ کے مقام اجتماع میں تشریف لا کر خواتین سے خطاب فرمایا جو ساتھ ساتھ خدام کے اجتماع کی مارکی میں بھی سنا گیا۔ تلاوت مع ترجمہ اور نظم کے بعد حضور انور نے اپنا خطاب شروع فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے اجتماع سے آج مَیں پہلی بار مخاطب ہوں۔ فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا جماعت کی عورتوں پر احسان ہے کہ انہوں نے آپ کو یہ تنظیم عطا کی۔ اس سے پہلے عورتوں کے لئے علمی، روحانی اور جسمانی صحت کے مواقع میسر نہ تھے۔ لجنہ کی تنظیم کے قیام سے آپ

MOT

Cars: £38 Vans: £40

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

نے احمدی عورت کو وہ مواقع میسر فرما دئے جہاں وہ اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور اپنی صلاحیتوں کو مزید روشن کر سکتی ہیں۔ فرمایا: اس پر خدا کی شکر گزار بندی بن جائیں اور اس اولوالعزم موعود وجود کے لئے بھی دعا کریں جس نے آپ کو مفید وجود بنایا۔

حضور نے فرمایا کہ بہترین یاد اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کا ذکر ہے۔ اور اس کا بہترین طریق نمازوں اور نوافل کی ادائیگی ہے۔ حضور نے آنحضرت ﷺ کی صحابیات اور دیگر نیک مسلمان خواتین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ عبادات پر اس طرح قائم تھیں کہ ایک دفعہ حضورؐ کی خدمت میں درخواست پیش ہوئی کہ انہیں نصیحت کی جائے کہ حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ خاوند اور بچوں کے حقوق بھی ادا کیا کریں۔

حضور انور نے حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا کی نمازوں کی پابندی کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے پاس عورتیں آتیں اور اس علمی مائدہ کو حاصل کرنے کی کوشش کرتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت اور قوت قدسیہ سے آپؓ کو ملا تھا۔ فرمایا: ایک بار ایک عورت آئی۔ حال احوال کے بعد جب اذان ہوئی تو آپ نماز کے لئے اندر تشریف لے گئیں اور پاس بیٹھی عورتوں سے کہا کہ آپ بھی نماز پڑھ لیں۔ جب واپس آئیں تو دیکھا کہ عورت نے نماز نہیں پڑھی۔ آپؓ کے دریافت فرمانے پر اس نے کہا کہ کپڑوں کے ڈر اور یہ سوچ کر کہ گھر واپس جا کر نماز ادا کرلوں گی مَیں نے نماز ادا نہیں کی۔ آپؓ اس سے ناراض ہوئیں اور فرمایا کہ اپنے نفس کے بہانوں کو بچوں پر نہ ڈالا کرو۔

حضور نے فرمایا کہ مادیت کے رجحان اور مذہب میں بگاڑ کی وجہ سے لوگ مذہب سے دُور ہٹتے چلے جارہے ہیں۔ فرمایا: اگر آپ نے بچوں کی تربیت اس نہج پر کی کہ ان کا تعلق خدا سے جوڑ دیا تو پھر یہ شراب، جھوٹ، چوری اور زنا سے محفوظ رہیں گے۔

فرمایا: بعض مائیں کہتی ہیں کہ 12-14 سال کی عمر تک ہمارے بچے ٹھیک تھے۔ اب اچانک اللہ تعالیٰ سے دور ہٹ گئے ہیں۔ فرمایا کہ یہ اس لئے ہے کہ ماں باپ نے بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی، دعا نہیں کی، ان کے سامنے عبادات نہیں کیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل کے معاشرے میں سڑکوں پر بیہودگی ہے۔ لباس ننگا ہے مگر اسے تہذیب کہا جاتا ہے۔ فرمایا: یہاں کی رائل فیملی اور اچھے خاندان اب بھی اچھے لباس پہنتے ہیں۔ حضور نے اچھے سلجھے ہوئے لباس پہننے اور پردے کی اہمیت بیان فرمائی۔ فرمایا کہ ایک عمر کو پہنچ کر لڑکیاں اپنے لڑکے کلاس فیلوز سے پردہ کیا کریں۔ اگر کسی سہیلی کے گھر جانا ہو تو کسی محرم کے ساتھ جائیں۔ جب کسی سہیلی کے بھائی وغیرہ گھر میں ہوں تو اس وقت نہ جائیں۔

حضور نے صدر صاحبہ لجنہ سے فرمایا کہ کل طالبات کے ساتھ میٹنگ میں مجھے پتہ چلا تھا کہ آپ نے طالبات کی دو تنظیمیں بنائی ہوئی ہیں اور مجھ سے اجازت ہی نہیں لی۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

فرمایا کہ آپ ان دونوں کو ملا کر ایک ہی تنظیم بنائیں اور معاون صدر یا نائب صدر کے سپرد کریں کہ وہ سٹوڈنٹس کے امور کی نگرانی کریں۔

حضور انور کا یہ خطاب پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ پھر حضور انور نے دعا کروائی اور آخر پر بچیوں کو ترانے وغیرہ پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی۔ پھر حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

15:30 بجے حضور انور خدام کے مقام اجتماع میں تشریف لائے اور ظہر و عصر کی نمازوں کی امامت کروائی۔ اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے 27ویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس کے لئے رونق افروز ہوئے۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر اس کا اردو اور جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ پھر حضور انور نے کھڑے ہو کر خدام کا عہد دہرایا۔ خدام نے بھی کھڑے ہو کر حضور انور کی اقتداء میں یہ عہد دہرایا۔ پھر صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی نے یہی عہد جرمن زبان میں دہرایا۔ اس کے بعد نظم ہوئی۔ پھر مکرم صدر صاحب نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ اجتماع کی تیاری کے لئے 1100 خدام نے وقار عمل میں حصہ لیا اور اجتماع میں مختلف قومیتوں اور مختلف ممالک کے لوگ شامل ہوئے۔ اس کے بعد حضور انور نے خدام اور اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے اطفال اور خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اجتماعی مقابلہ جات کے انعامات ٹیموں کے کیپٹنز نے وصول کئے۔ رسّہ کشی کے مقابلہ کی بلغارین ٹیم کے تمام افراد کو حضور انور نے بلوا کو خود انعامات تقسیم فرمائے۔ حضور انور نے مجالس کے درمیان مقابلہ میں پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں بھی انعامات تقسیم فرمائے اور خدام اور اطفال کی بہترین مجالس کو علم انعامی سے نوازا۔

حضور انور کا اختتامی خطاب

17:05 پر حضور انور کا اختتامی خطاب شروع ہوا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ اجتماعات اس لئے منعقد کئے جاتے ہیں تا کہ آپ اپنے علمی اور روحانی معیار بہتر کرسکیں۔ فرمایا: دنیا میں کھیلوں کے دوران لڑائیاں ہوجاتی ہیں۔ کھلاڑیوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ شائقین بھی آپس میں لڑنا شروع کردیتے ہیں۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ آپ نے یہ نہیں کرنا بلکہ اپنے معیار برقرار رکھنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے مقصد پیدائش کو پیش نظر رکھا کریں اور جوانی کے جوش میں جماعتی روایات کو بھول نہ جائیں۔ فرمایا: کھیلیں یا علمی مقابلہ جات صرف انعام حاصل کرنے کے لئے نہیں ہوتے بلکہ یہ اس لئے ہیں کہ آپ میں صحت مند تفریح کا احساس پیدا کریں اور آپ گھروں میں بیٹھ کر ٹی وی کی لغویات میں نہ پڑے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد درج ہے "اصل میں تو جوانی کی عمر ہی وہ زمانہ ہے جس میں تہجد، دعا اور ذکر الٰہی کی عادت ہوتی ہے"۔ فرمایا جوانی کی عمر سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضور انور نے عبادات کے قیام اور نیک نمونہ قائم کرنے کی نصیحت فرمائی اور عبادات میں مشغول رہنے کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کے نیک نمونہ کی مثال پیش فرمائی کہ کس طرح آپ جوانی میں غار حرا میں کئی کئی دن عبادات میں مشغول رہتے تھے۔

حضور نے سچائی کا خُلق اپنانے کی بھی نصیحت فرمائی۔ فرمایا: آپؐ کا اسوہ اور معیار یہ تھا کہ آپ کے بدترین دشمن ابوجہل نے بھی یہ گواہی دی کہ ہم آپ کو جھوٹا نہیں کہہ سکتے۔

فرمایا ایسے بہت سے واقعات ہیں کہ ہمیشہ دعویٰ نبوت سے پہلے بھی اور بعد میں بھی دشمن آپؐ کی سچائی کے قائل رہے۔ حضور نے احادیث کے حوالے سے اس مضمون کی مزید وضاحت فرمائی۔ فرمایا: لوگوں کے درمیان پھوٹ ڈالنا اور فتنہ پیدا کرنا یہ صرف عورتوں میں ہی نہیں اب تو مرد بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ فرمایا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بدترین آدمی وہ ہے جس کے دو مونہہ ہوں۔ اس لئے ہمیشہ ایسی باتوں سے بچتے رہنا چاہئے اور نیکیوں میں مسابقت کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے ایک حدیث کے حوالہ سے صلہ رحمی کی بھی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ بعض نوجوان اپنی بیوی اور اس کے رشتہ داروں سے اچھا سلوک نہیں کرتے۔ ایسے نوجوانوں کو اپنے ماں باپ کو بھی سمجھانا چاہئے کہ اللہ کے رسول نے جس بات (صلہ رحمی) کے نتیجہ میں جنت کی بشارت دی ہے اس سے ہمیں دور نہ کریں۔ فرمایا: دعا کر کے حالات بہتر کرنے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے گا۔

حضور انور نے خدام کو نصیحت کی کہ اپنے گھروں میں عورتوں کو پردے کا پابند بنائیں۔ فرمایا: بعض نوجوان اپنی بیویوں کے پردے اتروا دیتے ہیں کہ لوگ کیا کہیں گے کہ یہ کتنے Backward ہیں کہ پردہ کررہے ہیں۔ فرمایا: ایسا Backwar ہونے پر آپ کو فخر کرنا چاہئے۔ فرمایا: دوسری بہت سی سختیاں بھی تو کرتے ہیں۔ اگر اسلام کی تعلیم کے لئے سختی کروگے تو ثواب بھی ہوگا۔

حضور انور نے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی سے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ماشاء اللہ آپ لوگوں نے تعمیر مساجد کے سلسلہ میں اپنا ایک ملین یورو کا وعدہ پورا کرلیا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ادائیگی کی ہے۔

اجتماع کے موقع پر خدام الاحمدیہ کی طرف سے میدان تعلیم میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں میڈلز اور سرٹیفکیٹس کی تقسیم کا بھی پروگرام تھا لیکن یہ کام چونکہ جماعت کے شعبہ تعلیم کے تحت ہوتا ہے اس لئے حضور انور نے نظام جماعت کے تقاضے پورے کرنے کی خاطر اس سے منع فرمادیا اور انعامات لینے والے خدام سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مَیں نے ہدایت کردی ہے آپ کے انعامات جلسہ سالانہ جرمنی میں آپ کو ملیں گے۔ چاہیں تو آپ اس وقت امیر صاحب جرمنی سے اپنے انعامات وصول کرلیں اور اگر مجھ سے ہی انعام حاصل کرنا ہو تو میرے اگلے دورے تک انتظار کرلیں۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

17:45 پر حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

قائدین، ریجنل قائدین اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

19:15 بجے حضور انور دوبارہ خدام کی مارکی میں تشریف لائے اور قائدین، ریجنل قائدین اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں شمولیت فرمائی۔ حضور نے مختلف شعبوں کا جائزہ لیا اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔

حضور انور نے مہتمم صاحب اصلاح وارشاد سے تبلیغ کے حوالہ سے ان کی مساعی کا جائزہ لیا اور فرمایا کہ اس کام میں صرف طلباء کو ہی نہیں بلکہ ہر عمر کے خدام کو Involve کریں اور پھر رپورٹ لیا کریں کہ وہ کس کس کو تبلیغ کرتے ہیں۔ کس کس قوم کے لوگوں سے رابطے ہیں۔ کیا سوالات ہیں جوان کے ذہنوں میں اٹھتے ہیں؟ ابھی گفتگو شروع ہوئی ہے یا آگے بھی بات بڑھی ہے؟ یہ بھی سکیم بنائیں کہ آپ کو کیسا لٹریچر چاہئے۔ فرمایا: مہتمم صاحب تبلیغ اور ہر ریجن کے قائد اس طرح جائزہ لیا کریں۔ فرمایا: آج کل ایک افغانی کے عیسائی ہونے پر مرتد کی سزا پر بحث ہورہی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ایک کتاب بھی ہے۔ شاید اس کا جرمن ترجمہ بھی ہوگیا ہو۔ تو حالات کے مطابق لٹریچر تیار کریں اور اسے تقسیم کریں۔ فرمایا آپ اپنی رپورٹس سے جماعت کو بھی بہت سا Feed Back مہیا کرسکتے ہیں کہ تبلیغ کی کیا کیا ضروریات ہیں۔ اور یہی کام لجنہ اور انصار بھی کرسکتے ہیں۔

حضور نے مہتمم صاحب تبلیغ کو فرمایا کہ اپنی یونیورسٹی میں سیمینار کروائیں جس میں آپ اپنی جماعت کا تعارف کروائیں اور باقی اپنے اپنے مذاہب کا۔

حضور نے مہتمم صاحب تربیت سے فرمایا کہ خدام کے جھگڑے دور کرنے کے لئے نصیحت کرتے رہا کریں۔ بہت سے لوگ باہر اچھے ہوتے ہیں لیکن اپنے گھر میں حالات خراب رکھتے ہیں۔ فرمایا: جس کی تربیت مقصود ہو اس کا اچھا دوست ڈھونڈ کر اس کے حالات کی اصلاح کی کوشش کیا کریں۔ فرمایا: اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کی اصلاح ہو اور انہیں نظام میں پرو یا جائے۔

ایک خادم نے بتایا کہ میرے پاس ایڈیشنل مہتمم اشاعت برائے MTA کا شعبہ ہے۔ فرمایا یہ تو کوئی شعبہ نہیں۔ حضور نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ سے فرمایا کہ آپ انہیں معاون صدر بنائیں، پھر یہ MTA کا کام کریں۔

حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے تمام عہدیداران کو نصیحت فرمائی کہ یہ سوچ رکھیں کہ جو کام کرنا ہے خدا کی خاطر کرنا ہے کوئی دنیوی تعریف مدنظر نہ ہو۔

اس کے بعد مختلف ریجنز اور مجالس نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ اس موقع پر آٹھ گروپس نے تصاویر بنانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد چند خدام نے مل کر ترانہ "خدام احمدیت" کورس کی شکل میں سنایا۔ پھر حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

واپسی پر سڑک کے دونوں جانب کھڑے احباب و خواتین نے حضور انور کا دیدار کیا۔ اجتماع کے ان تینوں ایام میں ہمیشہ ایسے ہوا کہ جب بھی حضور انور سڑک پر تشریف لاتے تو سڑک کی دونوں جانب لوگ کھڑے ہوجاتے۔ اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور سے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے۔ لجنہ اور خدام کے یہ اجتماعات ہر لحاظ سے خدا کے فضل سے نہایت منظّم اور کامیاب طریقے سے منعقد ہوئے اور اس موقعہ پر 20 ہزار کے لگ بھگ خدام واطفال اور خواتین نے اجتماع میں شامل ہو کر اس کے فیوض اور برکات کو سمیٹنے کی توفیق پائی۔

20:50 پر حضور انور اپنے قافلہ سمیت فرینکفورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔

21:40 پر حضور بیت السبوح پہنچے۔

22:00 بجے حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں مغرب وعشاء کی نمازوں کی امامت کروائی۔ اور پھر اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق ایک انجینئر کی یادیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21 مئی 2005ء میں محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارہ میں جناب رمیض احمد ملک صاحب سابق چیف انجینئر محکمہ انہار پنجاب کا مضمون (مرسلہ: ظہور الدین بابر صاحب) شامل اشاعت ہے جو اُن کی کتاب سے لیا گیا ہے۔

مئی 1940ء میں میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلا تو گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ کا عبدالسلام اول آیا۔ اُس وقت اُس کے والد محمد حسین (صاحب) قادیان میں تھے۔ وہ قادیانی عقیدہ رکھتے تھے اور قادیان کی زیارت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ وہ انسپکٹر آف سکولز ملتان کے دفتر میں ہیڈکلرک تھے۔ میرے والد صاحب ہائی سکول گوجرہ (ضلع لائلپور) میں سکول ماسٹر تھے اور وہ جھنگ کے ناطے سے میرے والد صاحب کو جانتے تھے۔ دسمبر 1945ء میں سول انجینئرنگ کرنے کے بعد میری تعیناتی بطور SDO محکمہ انہار ملتان ہوگئی اور محمد حسین صاحب سے اکثر ملنے کا اتفاق ہوا۔

محمد حسین صاحب کو جنون کی حد تک وہم تھا کہ بھینس کا دودھ بچوں کو کند ذہن بناتا ہے اور گائے کا دودھ ذہانت بڑھاتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے دو ذاتی گائیں پال رکھی تھیں۔ دودھ دینے والی گائے پاس رکھتے اور خشک گائے کسی کے پاس بھیج دیتے۔ خشک گائے رکھنے کی فرمائش اکثر مجھ سے ہوتی۔ میرے ماتحت ملتان سے پانچ میل دُور ایک نہری بنگلہ نواب پور تھا۔ میں خشک گائے کو وہاں بھجوا دیتا اس طرح عبدالسلام کو کئی مرتبہ ملتان میں ملنے کا موقع ملا۔

محمد حسین صاحب نے بتایا کہ عبدالسلام جب چھٹی جماعت میں تھا تو اسے محرقہ بخار ہوگیا۔ ان دنوں اس کا کوئی علاج نہ تھا۔ مریض کو دودھ اور سوڈا واٹر دیا کرتے تھے اور 21 دن میں بخار اتر جاتا تھا۔ تپ محرقہ اترنے کے بعد مریض پر کوئی برا اثر چھوڑ جاتا لیکن عبدالسلام پر بخار کا اچھا اثر ہوا اور اس کا حافظہ غیرمعمولی تیز ہوگیا۔ اسے اردو اور انگریزی کی کتب زبانی ازبر ہوگئیں۔ حساب کی کتاب کے ہر سوال کا جواب زبانی یاد تھا۔ غیرمعمولی حافظہ کی وجہ سے اس نے ورینکلر فائنل (آٹھویں جماعت) میں پنجاب میں اول پوزیشن حاصل کی۔ جب عبدالسلام نے میٹرک کا امتحان دیا تو اس کے اساتذہ اور والد کو یقین تھا کہ پنجاب میں نہ صرف اول آئے گا بلکہ ایک ایسا ریکارڈ قائم کرے گا جو مدتوں تک نہیں ٹوٹے گا۔ چنانچہ عبدالسلام نے 850 سے 751 نمبر حاصل کرکے پچھلے ریکارڈ توڑ دیئے اور یہ ریکارڈ مدتوں تک قائم رہا۔

عبدالسلام نے بی اے کے زمانہ کے دو دلچسپ واقعات سنائے۔ پہلا واقعہ مدراس کے مشہور رامونا جن کے فارمولوں کے بارہ میں ہے۔ عبدالسلام نے بی اے میں حساب آنرز کے مضامین رکھے ہوئے تھے۔ رامونا جن کہا کرتا تھا کہ اسے حساب کے فارمولوں کا الہام ہوتا تھا۔ چنانچہ اس کے کئی فارمولے عمومی طور پر صحیح تھے لیکن ان کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔ عبدالسلام نے اس کے فارمولوں پر کام کرنا شروع کیا اور ایک فارمولے کا ثبوت پیش کر دیا۔ یہ کسی بھی حساب دان کے لئے بڑی کامیابی تھی۔ عبدالسلام کے گورنمنٹ کالج لاہور کے پروفیسر بہت خوش ہوئے اور انہوں نے اس کامیابی کی اطلاع کیمبرج اور آکسفورڈ یونیورسٹیوں کے حساب دانوں کو دی۔ ان کی حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ کامیابی ایک طالب علم نے حاصل کی ہے۔ وہ سب اس کی غیرمعمولی ذہانت سے بہت متاثر ہوئے۔

دوسرے واقعہ کا تعلق پروفیسر سراج سے تھا۔ جب عبدالسلام گورنمنٹ کالج لاہور کے طالب علم تھے تو پروفیسر سراج وہاں پر انگریزی کے پروفیسر تھے۔ انہیں اپنی انگریزی پر بہت فخر تھا۔ ایک دن سراج نے کلاس میں فخریہ کہا کہ انہوں نے بی اے میں انگریزی آنرز کا ریکارڈ قائم کیا تھا جو آج تک نہیں ٹوٹا۔ اسی دن عبدالسلام کو یہ بات پتہ لگی تو اگلے ہی روز انہوں نے بھی اپنا نام انگریزی آنرز کے لئے دیدیا۔ دوستوں نے سمجھایا کہ آپ نے پہلے سے حساب کی آنرز رکھی ہوئی ہے اور بی اے میں دو مضامین کی آنرز کو نبھانا مشکل ہوگا۔ عبدالسلام نے کہا کہ وہ پروفیسر سراج کا چیلنج قبول کریں گے۔ پھر عبدالسلام نے واقعی پروفیسر سراج کا انگریزی آنرز کا ریکارڈ توڑ دیا جو بہت عرصہ تک قائم رہا۔ انہوں نے بی اے میں حساب آنرز کا بھی نیا ریکارڈ قائم کیا۔

لیکن پروفیسر سراج اپنی شکست کو کبھی نہ بھولے اور عبدالسلام جب کیمبرج یونیورسٹی سے ٹرائی پاز کرکے واپس آئے تو اُن کو گورنمنٹ کالج لاہور میں حساب کا پروفیسر اور ہیڈ لگا دیا گیا۔ اس وقت کالج کا پرنسپل پروفیسر سراج تھا۔ ایک طرف حساب کے سینئر اساتذہ کے لئے عبدالسلام کا ہیڈ بننا بہت ناگوار تھا اور دوسری طرف پروفیسر سراج اپنی شکست کو نہیں بھولے تھے۔ چنانچہ عبدالسلام کے خلاف سازشوں کا جال بُنا جانے لگا۔ جب بمبئی میں ایک تعلیمی بین الاقوامی کانفرنس کا دعوت نامہ ڈاکٹر عبدالسلام کو ملا تو وہ پروفیسر سراج کی زبانی اجازت سے بمبئی چلے گئے اور چھٹی کے لئے عرضی دیدی۔ کانفرنس شروع ہوئی تو پرنسپل کی طرف سے انہیں ایک تار ملا کہ وزارت تعلیم کے سیکرٹری نے ان کی چھٹی منظور نہیں کی اس لئے وہ واپس آجائیں۔ عبدالسلام نے کانفرنس کو درمیان میں چھوڑ کر واپس جانا مناسب نہ سمجھا اور وہ کانفرنس کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد پاکستان آئے۔ انہیں سخت مایوسی اور حیرت ہوئی جب انہیں حکم عدولی کی بنا پر چارج شیٹ دیدیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے بددل ہوکر کیمبرج یونیورسٹی کے اپنے پروفیسر کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔ انہوں نے یونیورسٹی کی طرف سے محمد علی بوگرہ وزیراعظم پاکستان کو چٹھی لکھوائی کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو کیمبرج یونیورسٹی بھیج دیا جائے۔ محمد علی بوگرہ جب لاہور آئے تو ڈاکٹر عبدالسلام سے مل کر بہت خوش ہوئے اور انہیں کیمبرج یونیورسٹی جانے کی اجازت دیدی۔

انگلینڈ آنے کے کچھ دنوں بعد ڈاکٹر عبدالسلام کو 35 سال کی عمر میں امپیریل کالج لندن میں ریاضی کا پروفیسر بنادیا گیا۔ اتنی کم عمر میں اتنا بڑا اعزاز کسی انگریز کو بھی نہیں دیا گیا تھا۔ کسی پاکستانی کے لئے یہ بہت ہی قابل فخر اعزاز تھا۔

میں منگلا ڈیم کے ڈیزائن کے سلسلہ میں لندن میں دو سال مقیم رہا۔ اس دوران ڈاکٹر عبدالسلام سے کئی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ تین چار اسلامی تہواروں پر انہوں نے مجھے کھانے پر بھی مدعو کیا۔ وہاں پر سر ظفراللہ اور کئی دوسرے معتبر پاکستانی عمائدین سے بھی ملاقات ہوئی۔

ڈاکٹر عبدالسلام کے لندن کے اخبارات میں سائنسی موضوعات پر اکثر مضامین آتے تھے۔ ان کی انگریزی کی تحریر اتنی عمدہ ہوتی تھی کہ انگریز ایسے مضامین بہت شوق سے پڑھتے تھے۔

میرے لندن کے قیام کے دوران پاکستان کا واٹر ڈیلی گیشن بھی وہاں پر تھا جو ہندوستان کے ساتھ پانی کے جھگڑے کے تصفیہ کے لئے کام کر رہا تھا۔ اس ڈیلی گیشن کی خواہش پر مَیں نے ڈاکٹر عبدالسلام کو ہوٹل میں کھانے پر مدعو کیا۔ کھانے کے دوران عبدالسلام نے بتایا کہ انہوں نے 1957ء میں ایک خاص موضوع پر کام کرنا شروع کیا اور اس بارے میں اپنے کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر سے مشورہ کیا۔ ان کے پروفیسر نے کہا کہ اس موضوع پر کام کرنے سے کچھ مفید نتائج حاصل نہیں ہوں گے۔ اس لئے اس پر وقت ضائع نہ کیا جائے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع پر کام کرنا چھوڑ دیا مگر اس مضمون کو دو چینی امریکی سائنس دانوں نے پڑھا۔ انہوں نے اس پر مزید کام کیا اور فزکس میں نوبل پرائز لے گئے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ اگر وہ ڈاکٹر عبدالسلام کا مضمون نہ پڑھتے تو اس موضوع پر کام کرکے نوبل انعام حاصل نہ کرسکتے۔ اس بات کا عبدالسلام کو ہمیشہ افسوس رہا۔

ایک بار انہوں نے بتایا کہ 1959ء میں ایک دن لندن میں مقیم ہندوستانی سفیر نے ان کے پاس آکر پنڈت جواہر لال نہرو کی اس خواہش کا اظہار کیا کہ ڈاکٹر صاحب ہندوستان جاکر وہاں سائنس کی تعلیم کی ترویج کے لئے کوئی لائحہ عمل تجویز کریں۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد وہ ہندوستانی سفیر کے ساتھ ہندوستان گئے تو دہلی میں ان کا پُرتپاک استقبال کیا گیا۔ نہرو سے رسماً ملاقات میں ڈاکٹر صاحب نے ہندوستان کی چیدہ چیدہ یونیورسٹیوں کا معائنہ کرنے اور انکے وائس چانسلروں سے تبادلہ خیال کرنے کی خواہش کا اظہار کیا چنانچہ انہیں بنارس، پٹنہ، بمبئی، مدراس اور کلکتہ جیسی بڑی یونیورسٹیاں دکھانے کے لئے مسلمان وزیر ہمایوں کبیر نے ایک پروٹوکول آفیسر ساتھ دیا۔ جب آپ واپس دہلی آئے تو قادیان کی زیارت کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ اس پر فوراً عملدرآمد کیا گیا اور ایک چھوٹے ہوائی جہاز میں انہیں امرتسر لایا گیا۔ وہاں پر DC اور SP موجود تھے۔ وہ انہیں کار میں قادیان لے گئے۔

ڈاکٹر صاحب کی دہلی میں ہمایوں کبیر کی معیت میں وزیراعظم نہرو سے ملاقات ہوئی تو نہرو نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ انہیں ایک بہت اہم کام کے لئے بلایا گیا ہے جس کی تفاصیل ہمایوں کبیر بتائیں گے۔

ہمایوں کبیر نے ڈاکٹر صاحب کو اپنے دفتر لے جاکر بتایا کہ نہرو کی خواہش ہے کہ آپ ایٹم بم کی ریسرچ کے لئے ہندوستان آجائیں اور آپ کو مندرجہ ذیل سہولتیں دی جائیں گی کہ آپ کا رتبہ وفاقی وزیر کے برابر ہوگا، آپ اپنی تنخواہ جتنی چاہیں خود مقرر کرلیں، آپ کے خرچ کا کوئی آڈٹ نہیں ہوگا۔ اگر آپ نے ایک کروڑ روپیہ خرچ کردیا اور کوئی متوقع نتیجہ نہیں نکلا تو آپ سے ایک کروڑ روپیہ ضائع کرنے کے بارہ میں کچھ نہیں پوچھا جائے گا۔

ڈاکٹر صاحب نے اس اہم تجویز پر لندن جاکر غور کرنے کی مہلت طلب کی۔ اور لندن آکر یہ ساری کہانی پاکستان کے صدر محمد ایوب خان کو بھیج دی جنہوں نے اپنے ہاتھ سے خط کا جواب دیتے ہوئے آپ کے جذبہ حب الوطنی کی تعریف کی اور لکھا کہ اگلے ماہ وہ امریکہ جاتے ہوئے لندن میں دو دن کے لئے رکیں گے، اس دوران ڈاکٹر صاحب انہیں اپنی سہولت کے وقت پر ملیں۔ چنانچہ یہ ملاقات ہوئی تو صدر ایوب نے نہرو کی سہولتوں کی انہیں پیشکش کرتے ہوئے کہا کہ آپ پاکستان جاکر وہاں ایٹم بم پر ریسرچ کریں۔ ڈاکٹر صاحب نے بجا طور پر جواب دیا کہ وہ سیاست میں ملوث نہیں ہونا چاہتے۔ پاکستان میں انہیں ہمیشہ ایوب کا آدمی تصور کیا جائے گا اور ان کے جانے کے بعد انہیں سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ لندن میں رہ کر ایٹم بم کی ریسرچ کے لئے جو بھی خدمت ہوسکی، کریں گے۔ چنانچہ انہیں پاکستان

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 9 مارچ 2005ء کی زینت مکرم راجہ منیر احمد صاحب کی ایک نعت سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

تیری بعثت ہوئی کُل جہاں کے لئے
تو رحمت ہے کون و مکاں کے لئے
تری ذات جو وجہ تخلیق ہے
تو ہے اسوہ زمین و زماں کے لئے
تمہی نے ہیں کھولے سب اسرار عشق
تو سرخیل ہے عاشقاں کے لئے
ہے جاری خلافت ترے نور سے
یہ ہے آب بقا تشنگاں کے لئے

کے لئے اعزازی چیف سائنٹفک ایڈوائزر بنایا گیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام کی نوبل پرائز حاصل کرنے کی خواہش 1979ء میں پوری ہوئی۔ کسی پاکستانی کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز تھا۔ ڈاکٹر صاحب نوبل پرائز ملنے کے بعد پاکستان آئے ان کا شایان شان استقبال کیا گیا۔ وہ جھنگ بھی گئے اور خاص طور پر گورنمنٹ کالج گئے۔ اس کالج سے انہیں والہانہ عقیدت تھی کیونکہ اسی کالج سے انہوں نے شہرت کے زینے پر چڑھنا شروع کیا تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے جب قادیانی فرقے کو اقلیت قرار دیا تو اس کے بعد صرف ایک دفعہ پاکستان آئے وہ کہتے تھے کہ وہ پاکستان میں بطور سیکنڈ ریٹ شہری کے نہیں آنا چاہتے تھے۔

آخری عمر میں ڈاکٹر صاحب کو دماغی اختلاط کا عارضہ ہوگیا تھا اور اس کے ایک سال بعد وہ لندن میں ملک راہی عدم ہوئے۔ ان کا جسد خاکی پاکستان میں ربوہ لاکر دفن کیا گیا۔

حضرت رابعہ بصریؒ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 26 مئی 2005ء میں حضرت رابعہ بصریؒ کے بارہ میں ایک مضمون مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ قبل ازیں آپؒ سے متعلق ایک مضمون ہفت روزہ ''الفضل انٹرنیشنل'' ۲۸/جولائی ۲۰۰۰ء میں بھی شائع ہوچکا ہے

حضرت رابعہ بصری کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: رابعہ بصری کو اسی دن غم ہوتا تھا جس دن خدا کی راہ میں انہیں کوئی غم نہ ہوتا۔ مومن کسی نہ کسی ابتلا میں ضرور ہوتا ہے۔

رابعہ بصری کو رابعہ العدویہ بھی کہا جاتا ہے، وہ بصرہ (عراق) کے رہنے والی تھیں۔ ان کی وفات 185ھ بمطابق 801ء میں ہوئی۔ وہ صوفیانہ شاعری کرتی تھیں اور اسلام کے ابتدائی صوفیاء میں شامل ہوتی ہیں۔ اگرچہ ان کی شہرت بہت ہوئی اور انہوں نے کافی عمر بھی پائی لیکن ان کی ذاتی زندگی کے بارہ میں بہت کم معلومات مہیا ہیں۔

وہ اپنے والدین کی چوتھی اولاد تھیں اور غریب خاندان سے تعلق تھا۔ بصرہ میں انہوں نے کچھ عرصہ گھریلو ملازمہ کی حیثیت سے کام بھی کیا لیکن ان کے مالک نے ان کی غیر معمولی روحانی اقدار اور مذہبی میلان دیکھ کر انہیں آزاد کر دیا۔ اس کے بعد ان کی زندگی قناعت اور دنیاوی جھمیلوں سے دُور گزری تاہم لوگ ان کی دعاؤں اور صوفیانہ تعلیم کے خواہاں رہتے۔

رابعہ کا سب سے بڑا کارنامہ ان کا وہ صوفیانہ کلام ہے جس میں انہوں نے خدا تعالیٰ سے خالص محبت کرنے پر زور دیا ہے۔ اور ان کے پیش نظر قرآن کریم کی یہ آیت تھی جس میں کہا گیا ہے کہ ''وہ محبت کرے گا اس سے اور وہ محبت کریں اس سے''۔ انہوں نے تنہائی کی طویل راتیں خدا کی یاد میں خدا سے باتیں کرتے گزاری ہیں۔ دن کے وقت کام کاج کی وجہ سے خدا کی یاد میں بھول چوک پر وہ نہایت تاسف کرتی نظر آتی ہیں۔ ایک بار پوچھا گیا کیا جنت کا خیال آتا ہے؟ تو جواب دیا جس نے جنت وجہنم کو پیدا کیا میں اس کے خیال میں ہی مگن ہوں۔

اُن کی خواہش تھی کہ کوئی بھی جہنم کے خوف اور جنت کی طمع میں خدا کی عبادت نہ کرے بلکہ صرف خدا کی خدائی کے حسن کی وجہ سے اس کی عبادت ہو۔

جامی (1492ء) نے لکھا ہے کہ عربی زبان میں سورج مونث استعمال ہوتا ہے لیکن اس سے اس کی شان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بالکل اسی طرح رابعہ کی جنس اس کی شہرت اور مقام پر اثر انداز نہیں ہوسکتی۔

رابعہ بصری کے اقوال مختصر اور موزوں عربی زبان میں ہوتے تھے۔ جب ان کے تراجم مغربی زبانوں میں منتقل ہوئے تو مغرب کے صوفیانہ خیالات رکھنے والوں میں ایک تہلکہ مچ گیا اور ان کی زندگی پر مختلف زبانوں میں کتب تصنیف ہوئیں۔

☆ خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے رابعہ کی انتہائی متاثر کن یہ دعا ہے کہ ''اے خدا! اگر میں تیری عبادت جہنم کے خوف کی وجہ سے کرتی ہوں تو مجھے جہنم میں ڈال دے اور اگر تیری عبادت جنت کے حصول کی خواہش کی وجہ سے ہے تو مجھے جنت سے مستثنٰی رکھیو لیکن اگر میری عبادت تیرے جلال اور تیری ذات کی وجہ سے ہے تو دائمی محبت سے مجھے دُور نہ کرنا۔''

☆ موت ایک پل ہے جہاں محبّ اپنے محبوب سے ملتا ہے۔

☆ کسی نے پوچھا: ''اگر میں توبہ کروں تو کیا خدا تعالیٰ توبہ قبول فرمائے گا''۔ فوراً جواب دیا: ''نہیں بلکہ اگر وہ مہربان ہو تو تیری توجہ اس کی طرف ہوگی''۔

☆ ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ کیا اللہ تعالیٰ سے وہ محبت کرتی ہیں؟ جواب دیا: ''ہاں'' اور کیا وہ شیطان سے نفرت کرتی ہیں تو جواب دیا: ''نہیں''۔ پھر وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ''خدا کی محبت کی وجہ سے وقت ہی نہیں ملتا کہ شیطان سے نفرت کروں''۔

☆ رابعہ نے فرمایا: ہر چیز کا پھل ہوتا ہے اور علم الٰہی کا پھل خدا تعالیٰ سے ملاقات ہے۔

☆ ایک بار فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے میں سنجیدگی کی کمی کی معافی کی طلبگار ہوں۔

☆ سفیان ثوری ایک بار رابعہ کے پاس تشریف لے گئے، ہاتھ اٹھا کر دعا کی: ''اے خدا! تیری حفاظت چاہتا ہوں'' رابعہ رو پڑیں۔ سفیان نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: آپکو علم نہیں کہ دنیا کی تکالیف سے حفاظت طلب کرنے کا مطلب خدا کو چھوڑنا ہے۔ اب آپ نے خود کو خدا کی حفاظت سے نکال لیا ہے۔

ایک بار سفیان نے دریافت کیا کہ خدا کا قرب حاصل کرنے کا کیا طریق ہے۔ جواب دیا: کہ خدا جانتا ہے کہ بندہ دنیا یا آخرت کا طلبگار نہیں ہے بلکہ صرف خدا تعالیٰ کے قرب کا طلبگار رہے۔

☆ ایک مرتبہ سفیان نے کہا: خدا نے ہمیں مغموم کر دیا۔ جواب دیا: جھوٹ نہ بولو! اگر تم مغموم ہوتے تو دنیا تمہارے لئے مسرت کا باعث کیوں ہوتی؟۔

☆ کسی بزرگ نے فرمایا کہ جب مسلسل کسی کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے تو آخر کسی نہ کسی وقت کھل ہی جاتا ہے۔ رابعہ بصری نے اُن کا یہ جملہ سنا تو کہا: وہ تو کبھی بند ہی نہیں ہوا۔ (یعنی خدا تعالیٰ کا دروازہ)

☆ ایک مرتبہ رابعہ نے کسی شخص کو سر پر پٹی باندھے ہوئے دیکھا تو سبب دریافت کیا۔ اُس نے عرض کیا کہ سر میں بہت درد ہے۔ پوچھا تمہاری عمر کتنی ہے؟ اس نے کہا تیس برس۔ فرمایا: تُو نے تیس سال کے عرصہ میں کبھی صحت مندی کے شکرانے میں پٹی باندھی نہیں اور صرف ایک یوم کے مرض میں شکایت کی پٹی باندھ لی۔

کچھوا

کچھوا ایک لمبی عمر پانے والا جانور ہے جس کی اوسط طبعی عمر ڈیڑھ سو سال ریکارڈ کی گئی ہے۔ جون 2006ء میں آسٹریلیا میں ایک کچھوا مرا ہے جس کے بارہ میں DNA Test کے نتیجہ میں علم ہوا تھا کہ اُس کی پیدائش 1830ء میں ہوئی تھی۔ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 17 جون 2005ء میں کچھوے کے بارہ میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

ماہی گیروں کا خیال ہے کہ جس جگہ کچھوا موجود ہو وہاں مچھلیاں نہیں آتیں۔ لیکن درحقیقت عام طور پر کچھوے ہر قسم کی غذا کھا جاتے ہیں جو انہیں میسر آجائے۔ کچھوے کی غذا میں 37 فیصد گھاس پھونس، پودے اور تیس فیصد مچھلیاں شامل ہیں۔ کچھوا تو طبعی طور پر نہایت سست اور کاہل ہوتا ہے۔ وہ شکار کی تلاش میں مارا مارا پھرنا پسند نہیں کرتا۔

کچھوے میں قوت برداشت اور صبر کا مادہ غیر معمولی ہے۔ کئی ایسے حیران کن واقعات بھی مشاہدے میں آئے ہیں کہ کچھوؤں کی بڑی تعداد کسی خشک جھیل کی تہ میں مہینوں تک دفن رہنے کے بعد زندہ نکل آئی۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جنوب مغربی امریکہ کے صحراؤں میں پانی سے کوسوں میلوں دور رہ کر بھی کچھوے صحیح سلامت اور پھلتے پھولتے رہتے ہیں۔ اگر وہ سرد علاقوں میں ہوں اور برف کے اندر جم جائیں تب بھی کوئی زخم کھائے بغیر برف پگھل جانے پر زندہ نکل آتے ہیں۔

کچھوؤں کے انڈوں سے جب بچے نکلتے ہیں تو وہ فوراً ہی باہر نہیں نکلتے کیونکہ ان کے کئی ''دشمن'' باہر ان کی تاک میں ہوتے ہیں۔ خود ان بچوں کی حالت بھی اس قابل نہیں ہوتی کہ وہ اپنے لئے غذا تلاش کریں۔ وہ اسی سخت خول میں گھسے رہتے ہیں اور ایک سال بعد بڑی آسانی سے باہر نکل آتے ہیں۔ سائنس دان کہتے ہیں کچھوؤں کے جسم میں چربی بہت ہوتی ہے۔ یہی چربی ان کے جسم میں آہستہ آہستہ تحلیل ہوتی رہتی ہے اور غذا کا پورا کام دیتی ہے۔

کچھوے نرم زمین کے اندر انڈے دیتے ہیں لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب انڈوں سے بچے نکلنے کے دن ہوتے ہیں تو زمین کی سطح خشک ہو کر سخت ہوجاتی ہے اور بچے باہر نہیں نکل سکتے۔ پس وہ بغیر خوراک اور بغیر پانی کے بارش ہونے کا انتظار کرتے ہیں تاکہ زمین کی سطح نرم ہو اور وہ باہر آسکیں۔

انسان کو جب پہلی مرتبہ کچھوے کی اندرونی طاقت کا علم ہوا تو بیچارے کچھوے پر آفت نازل ہوگئی۔ امریکہ سے ساڑھے چھ سو میل کے فاصلہ پر گالیپگس جزائر واقع ہیں۔ ہسپانوی زبان میں گالیپگس کچھوے کو کہتے ہیں۔ ان جزیروں میں کچھوؤں کی کثیر تعداد آبادی تھی لیکن سولہویں صدی عیسوی میں جہاز رانوں نے سفر کے دوران تازہ گوشت استعمال کرنے کا یہی بہتر طریقہ سمجھا کہ بے شمار کچھوے پکڑ لئے اور انہیں کھاتے رہے۔ حتی کہ ان جزائر میں کچھوے کی نسل کے ختم ہونے کا ڈر پیدا ہوگیا۔

آج ساری دنیا میں کچھوے کی تین سو سے زائد قسمیں پائی جاتی ہیں۔ ان میں بعض کا وزن ڈیڑھ سو پونڈ تک پہنچتا ہے۔ لیکن سائنسدانوں کو یقین ہے کہ زمانہ قدیم میں بعض دیوہیکل کچھوؤں کا وزن تیس تیس من تک تھا۔

کچھوے کا خول ایک قسم کی زرہ بکتر ہے۔ یہ خول اتنا سخت ہوتا ہے کہ بہت زیادہ وزن بھی برداشت کرلیتا ہے۔ کچھوا حسب عادت اس خول میں کئی کئی ہفتے چھپ سکتا ہے۔ خدا نے اسے یہ صفت بھی دی ہے کہ اگر وہ چاہے تو پانی کے اندر بھی کئی کئی دن بیٹھا رہے۔ اس خول میں پانی داخل نہیں ہوسکتا۔

مادہ کچھوا ایک وقت میں دو سو کے قریب انڈے دیتی ہے۔ یہ انڈے زیر زمین دئے جاتے ہیں تاکہ ''دشمنوں'' کی پہنچ سے دُور رہیں۔

جسمانی وضع اور ساخت کے اعتبار سے کچھوے میں کئی حیرت انگیز صفات ہیں۔ مثلاً یہ کہ کچھوا ہلکی سے ہلکی آواز بھی بخوبی سن لیتا ہے لیکن اس کے کان نہیں ہوتے یا یوں کہئے کہ اس کے بیرونی کان نہیں ہوتے۔ بلکہ اس میں حرکت کی ایسی عجیب وغریب حس پائی جاتی ہے جو کانوں کا پورا کام دیتی ہے۔ اسی طرح کچھوؤں کی بھی کوئی خاص آواز نہیں ہوتی لیکن کبھی کبھی ان کے منہ سے ایک سیٹی جیسی آواز نکلتی ہے جو قریباً چالیس فٹ تک سنی جاسکتی ہے۔ ان کے دانت نہیں ہوتے لیکن منہ کے کنارے بلیڈ کے مانند تیز ہوتے ہیں اور انہی کی مدد سے وہ ہر چیز ہڑپ کر جاتے ہیں۔ کچھوا رینگنے والا جانور ہے۔ زمین پر آہستہ آہستہ رینگتا ہے لیکن پانی میں اس کے تیرنے کی رفتار بڑی تیز ہوتی ہے۔

کچھوے کی سست رفتاری کی بڑی وجہ سردی ہے۔ وہ سردیوں سے خوف کھاتا ہے۔ موسم سرما نمودار ہوتے ہی زمین کے کسی گوشہ عافیت میں چھپ جاتا ہے اور پورے چھ ماہ تک باہر نہیں نکلتا۔ اس دوران اس پر سستی وکاہلی کا ایسا غلبہ رہتا ہے کہ اسے سانس لیتے ہوئے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جب دل کی حرکت ہی بند ہوجاتی ہے۔ لیکن اس عرصے میں اس کے بدن کی زائد قوت اس کے جسم میں آہستہ آہستہ تحلیل ہوکر اسے زندہ رکھتی ہے۔ موسم بہار نمودار ہوتے ہی وہ انگڑائی لے کر اٹھتا ہے اور باہر نکل آتا ہے۔

ماہنامہ ''خالد'' مئی ۲۰۰۵ء میں مکرم عبدالحمید شوقؔ صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خلوص وشوق کی، صدق وصفا کی بات کرو
ہماری بزم میں رُشد و ہدیٰ کی بات کرو
غرور و کِبر خدا کو کبھی پسند نہیں
ہمیشہ عجز و رضائے خدا کی بات کرو
تمہاری مشکلیں مشکل کُشا کرے آساں
نماز و توبہ و صبر و دعا کی بات کرو
خدا نے دے کے خلافت کی نعمتِ عظمیٰ
جو کی ہے ہم پہ عطا اُس عطا کی بات کرو

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
14th July 2006 –20th July 2006

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 14th July 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:00 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 98, Recorded on: 07/11/1995.
01:55 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
02:20 Al Maa'idah: A cookery programme
02:40 MTA Variety
03:20 Children's Class with Huzoor. Recorded on 25th October 2006.
04:40 Moshaairah: An evening of poetry.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Children's Class with Huzoor. Recorded on 29th November 2003.
08:10 Les Francais C'est Facile: No. 67
08:30 Seerat Sahaba Rasool (saw)
09:05 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 2, Recorded on 10th February 1994.
09:50 Indonesian Service
10:45 Siraiki Service
12:00 LIVE Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, From Baitul Futuh.
13:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:10 Bengali Mulaqa'at: A Q/A session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Bangla speaking guests. Recorded on: 07/12/1999.
15:20 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
15:55 Friday Sermon [R]
17:00 Khilafat Jubilee Quiz
18:20 Les Francais C'est Facile: No. 67 [R]
18:35 Arabic Service
20:30 MTA International Jamaat News [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:25 Urdu Mulaqa'at: Session 2 [R]
23:10 MTA Travel: A tour around San Francisco.

Saturday 15th July 2006

00:00 Tilaawat & MTA Jamaat News
00:45 Les Francais C'est Facile: No. 67
01:05 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 99, Recorded on: 08/11/1995.
02:05 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 14th July 2006.
03:10 Bengali Mulaqa'at: A Q/A session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Bangla speaking guests. Recorded on: 07/12/1999.
04:25 Khilafat Jubilee Quiz
05:40 MTA Travel: A tour around San Francisco.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor in Australia. Recorded on 18/04/ 2006.
08:00 Quiz Seerat Masih-e-Ma'ood (as)
08:50 Friday Sermon [R]
09:50 Ashab-e-Ahmad
10:10 Indonesian Service
11:10 French service
12:15 Tilaawat & MTA Jamaat News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:05 Moshaairah: An evening of poetry
17:05 Question and Answer Session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 21/10/1995.
17:55 MTA Variety: Flower festival in Australia.
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International Jamaat News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:05 MTA Variety: Australian Flower Festival [R]
22:30 Ashab-e-Ahmad [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 16th July 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA International News Review
00:55 Quiz Seerat Masih-e-Ma'ood (as)
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 100, Recorded on: 09/11/1995.
02:30 Ashab-e-Ahmad
03:05 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 14th July 2006.
04:05 Moshaairah: An evening of poetry
05:20 MTA Variety: Australian Flower Festival
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor in Australia. Recorded on 18th April 2006.
08:10 Learning Arabic: Programme No. 23
08:35 MTA Variety
09:15 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 9th December 2005.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 Friday sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 14th July 2006.
15:10 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India [R]
16:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
17:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 21/05/1984.
18:00 Learning Arabic: Programme No. 23 [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 101, Recorded on: 14/11/1995.
20:30 MTA International News Review
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:15 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India [R]
23:05 Ilmi Khutbaat

Monday 17th July 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05 Learning Arabic: Programme No. 23
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 101, Recorded on: 14/11/1995.
02:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 14th July 2006.
03:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 21/05/1984.
04:50 Ilmi Khutbaat
06:00 Tilaawat, Dars & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 30th November 2003.
08:05 Le Francais C'est Facile: Programme No. 16
08:45 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 85, Recorded on: 01/11/1999.
10:10 Indonesian Service
11:05 Quiz Programme
11:25 Spotlight
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 05/08/2005.
15:00 Spotlight [R]
15:35 Quiz Programme [R]
16:00 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
17:00 Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 102, Recorded on: 15/11/1995.
20:35 International Jamaat News
21:05 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:15 Quiz Programme [R]
22:35 Friday Sermon Recorded on: 05/08/2005 [R]
23:30 MTA Travel

Tuesday 18th July 2006

00:05 Tilaawat, Dars & MTA News
01:00 Le Francais C'est Facile: Programme No. 16
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 102, Recorded on 15/11/1995.
02:35 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 05/08/2005.
03:30 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 85, Recorded on: 01/11/1999.
05:05 Jalsa Masih-e-Ma'ood (as)
06:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 7th December 2003.
08:10 Learning Arabic: Programme No. 23
08:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 12/09/1998.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 15th July 2005.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:10 Bangla Shomprochar
14:10 Jalsa Salana Address: Day 3: Concluding Address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on the occasion of Jalsa Salana Mauritius. Recorded on 4th December 2005.
14:55 Learning Arabic: Programme No. 23 [R]
15:20 Seerat-un-Nabi (saw)
16:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
17:10 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News Review Special
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:00 Al-Wasiyyat
22:35 Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]
23:15 Seerat-un-Nabi (saw) [R]

Wednesday 19th July 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA Jamaat News
01:00 Learning Arabic: Programme No. 23
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 103, Recorded on: 16/11/1995.
02:35 Jalsa Salana Canada 2003: A speech delivered by Maulana Khalil Mubashir Sahib, on the occasion of Jalsa Salana Canada 2003.
03:10 Al-Wasiyyat
03:45 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 12/09/1998.
05:10 Seerat-un-Nabi (saw)
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:15 Children's Class with Huzoor. Recorded on 13th December 2003.
08:30 Seerat Sahaba Rasool (saw)
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 22/02/1998.
09:50 Indonesian Service
11:05 Swahili Service
11:50 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:00 Bangla Shomprochar
14:25 From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), Recorded on: 22/11/1985.
15:55 Jalsa Speeches: A speech delivered by Rafiq Hayyat Sahib. Recorded on 01/08/2004, on the occasion of Jalsa Salana United Kingdom.
16:45 Children's Class [R]
17:20 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 104, Recorded on: 21/11/1995.
20:30 International Jamaat News
21:00 Children's Class [R]
21:55 Jalsa Speeches [R]
22:30 MTA Variety: A documentary on Australia.
23:05 From the Archives [R]

Thursday 20th July 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Waqfeen-e-Nau: A children's programme
01:50 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 104, Recorded on: 21/11/1995.
02:55 MTA Variety: A talk by Dr. Mohyuddin Mirza on 'The Philosophy of the Teachings of Islam' written by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, The Promised Messiah (as). Part 26.
02:45 Hamaari Kaa'enaat
03:45 From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), Recorded on: 22/11/1985.
04:40 MTA Variety: A documentary on Australia.
05:10 Jalsa Speeches: A speech delivered by Rafiq Hayyat Sahib. Recorded on 01/08/2004, on the occasion of Jalsa Salana United Kingdom.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 14th December 2003.
08:05 English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests. Session no. 11, Recorded on: 24/04/1994.
09:10 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
09:45 Indonesian Service
10:40 Pushto Muzakarah
11:25 MTA Variety
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat and MTA News
13:05 Bengali Service
14:05 Tarjamatul Qur'an Class. In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 139, Recorded on: 09/07/1996.
15:10 Al Maa'idah: A cookery programme [R]
15:30 Huzoor's Tours [R]
16:05 Moshaairah: An evening of poetry.
17:20 English Mulaqa'at: Session. 11 [R]
18:30 Arabic Service
20:30 News Review Mid Week
21:05 Tarjamatul Qur'an Class No: 139 [R]
22:10 Al Maa'idah: A cookery programme
22:25 Huzoor's Tours [R]
22:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEAR PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 13 Friday July 07, 2006 Issue No. 27

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ظالمانہ کارروائیاں

(مرتبہ : آصف محمود باسط)

پاکستان میں افراد جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ پرداز مُلّاؤں اور ان کے چیلوں چانٹوں کی ظالمانہ کارروائیوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور گزشتہ کچھ عرصہ سے اس میں شدّت آگئی ہے۔ ذیل میں صرف چند ایک ایسے واقعات کا ذکر دعا کی تحریک کے ساتھ ہدیہ ٔ قارئین ہے۔

جماعت کے خلاف بدزبانی اور ہرزہ سرائی

مورخہ 11/اپریل 2006ء کو بارہ ربیع الاول کے حوالہ سے مخالفین احمدیت نے ربوہ اور اس کے گردونواح میں جلسے کئے اور جلوس نکالے۔ شرکاء جلوس نے حسب روایت سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹ کر جماعت کے خلاف سخت بدزبانی کی اور جلسہ سیرت النبیؐ جس کا مقصد نبی پاکؐ کی سیرت بیان کر کے اس کی تقلید کے لئے ترغیب دینا ہوتا ہے، جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی کی ایک مجلس بن گیا۔ نہایت ناشائستہ نعرے مارے گئے اور جماعت احمدیہ کے بزرگان کے خلاف سخت گندی زبان استعمال کی گئی۔

مسجد بخاری، واقع دارالفضل شرقی سے جماعت کے شدید مخالف مولوی اللہ یار ارشد کی قیادت میں نکلنے والے جلوس کے شرکاء کی تعداد 100 سے 150 کے درمیان تھی۔ مسجد احرار الاسلام سے مولوی عطاء المہیمن بخاری کی قیادت میں نکلنے والے جلوس میں شامل لوگوں کی تعداد تین سو سے ساڑھے تین سو کے درمیان تھی۔ دونوں جلوس میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر نکالے گئے اور دونوں ہی جماعت کے خلاف بدزبانی کرتے رہے۔

"مجلس تحفظ ختم نبوت" کا ایک اجلاس 10/اپریل 2006ء کو ربوہ میں واقع جامع مسجد احرار الاسلام میں مولوی عبدالمہیمن بخاری کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مائیک اور سپیکر استعمال کر کے باآواز بلند جماعت احمدیہ کے خلاف ہرزہ سرائی کی گئی۔

یاد رہے کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ پر پابندی ہے کہ وہ سپیکر پر اذان دے کر لوگوں کو خدائے واحد کی عبادت کی طرف بلا سکیں۔ انہیں اپنی مساجد کو مساجد کہنے پر پابندی ہے اور اس پر کلمہ طیبہ لکھنا قانوناً جرم ہے۔ دوسری طرف مساجد میں بدزبانی اور بیہودہ گوئی کی مجالس برپا کرنے والوں اور سپیکر پر یہ بدزبانی سب کو سنانے والوں کو پوچھنے والا کوئی نہیں۔

فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا

❁...... مورخہ 16/اپریل 2006ء کو پاکستان کے شہر رحیم یار خان میں ایک احمدی دوست مکرم شیخ عبدالقدوس صاحب کو دوکان میں بیٹھے ہوئے فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا گیا۔ فوراً مقامی ہسپتال لے جایا گیا جہاں مہینہ بھر علاج معالجہ جاری رہا اور آپریشن کر کے انہیں خطرہ سے نکالا گیا۔

چودہ سالہ بچی کی قبر کشائی

❁...... معاندین احمدیت جہاں احمدی مسلمانوں کی زندگی اجیرن کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں وہاں بعض اوقات تو موت کے بعد بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اپنی انا کی تسکین کے لئے کسی احمدی مسلمان کی قبر کشائی بھی کرانا پڑے تو انہیں منظور ہوتا ہے۔ اسی طرح کا ایک دلخراش واقعہ مارچ 2006ء میں ضلع قصور کے علاقہ چنداسنگھ میں پیش آیا۔ ایک چودہ سالہ احمدی بچی عزیزہ نازیہ حنیف کو چنداسنگھ کے مشترکہ قبرستان میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے وقت کسی نے کوئی اعتراض نہ کیا، مگر چند روز بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے کچھ نمائندگان نے گاؤں میں یہ ہنگامہ کھڑا کر دیا کہ مسلمانوں کے قبرستان سے ایک مرزائی (احمدیوں کے لئے نفرت سے بولا جانے والا لفظ) کی نعش کو فوراً نکالا جائے۔ مقامی مسجد کے مُلّاں نے سپیکر پر علاقہ کے رہائشیوں سے استدعا کرنی شروع کر دی کہ اگر اس احمدی کی لاش کو قبرستان سے نہ نکالا گیا تو عذاب آجانے کا خطرہ ہے۔ متوفیہ کے والد اور بھائی پولیس کی مدد حاصل کرنے کے لئے پوری کوشش کرتے رہے مگر پولیس نے تعاون سے صاف انکار کر دیا۔ بالآخر اس جوان احمدی بچی کی قبر کشائی عمل میں آئی۔ پولیس تمام وقت کھڑی تماشا دیکھتی رہی۔ بچی کی نعش کو قصور کے احمدیہ قبرستان میں ازسرنو سپرد خاک کر دیا گیا۔

نفرت انگیز لٹریچر کی تقسیم

❁...... مارچ اور اپریل کے مہینوں میں لاہور کے علاقہ رحمٰن پورہ میں جماعت احمدیہ کی منظّم مخالفت کا سلسلہ جاری رہا۔ دیواروں، دروازوں اور گیس و بجلی کے میٹروں پر جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلانے والے سٹکر چسپاں کئے گئے۔ مصطفیٰ آباد کے علاقہ میں مخالفانہ، نفرت انگیز لٹریچر تقسیم کیا گیا اور گھر گھر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی تضحیک آمیز تصویر تقسیم کی گئی۔

یاد رہے کہ یہ تصویر تقسیم کرنے والی وہی تنظیمیں ہیں جنہوں نے حال ہی میں مغربی پریس میں شائع ہونے والے حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر آزادی ضمیر اور پیشوایان مذاہب کے احترام کے نعرے لگائے تھے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کارٹون کو کسی مذہبی رہنما کی تضحیک اور ہتک کے لئے استعمال کرنے کی رِیت مجلس احرار نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خاکے شائع کر کے ڈالی تھی۔

لاہور ہی میں "ناموسِ رسالتؐ" کے نام پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں سیاسی پارٹیوں کے علاوہ لشکر طیبہ، متحدہ مجلس عمل اور دیگر انتہا پسند تنظیموں نے حصہ لیا۔ اگرچہ جلسہ کا موضوع حضرت پیغمبر اسلامؐ کی ناموس تھا، مگر تمام جلسہ کے دوران جماعت احمدیہ کے خلاف ہرزہ سرائی اور بدزبانی کی گئی۔

اشتعال انگیزی کے واقعات

اسی طرح کا ایک جلسہ کھرپڑ ضلع قصور میں منعقد ہوا۔ اس کا موضوع بھی اگرچہ ناموس رسالتؐ تھا مگر اس کا مقصد بھی جماعت احمدیہ کے خلاف محاذ آرائی سے زیادہ نہ تھا۔ اس جلسہ میں تمام مقامی لوگوں سے احمدیوں کا بائیکاٹ کرنے اور ایم ٹی اے بند کروانے کے بارہ میں تحریک کی گئی۔

❁...... ترقی پذیر ممالک میں اقوام متحدہ کی زیر نگرانی بہت سی غیر سرکاری رفاہی تنظیمیں خدمت انسانیت کا کام انجام دیتی ہیں۔ عرف عام میں انہیں NGO کہا جاتا ہے۔ پاکستان کے علاقہ چیچہ وطنی میں قائم ایک ایسی ہی رفاہی تنظیم، جس کے سرپرست ایک احمدی دوست ہیں، کے 2/جون کے اجلاس کو جواز بنا کر کہ اس میں احمدیت کا پیغام پھیلایا جاتا ہے اور تبلیغی سرگرمیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، سخت مخالفانہ نعرہ بازی کی گئی اور لوگوں کو اس تنظیم کا بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی۔

❁...... فیصل آباد کے رہنے والے مکرم عبدالوحید قریشی صاحب کو مخالف احمدیت امتیاز شاہ نے نومبر 2002ء میں خنجر کا وار کر کے شہید کر دیا تھا۔ انسداد دہشت گردی عدالت نے 18/اگست 2003ء کو اسے سزائے موت سنائی تھی۔ اس سال اپریل میں ہائی کورٹ نے اس سزا کو گھٹا کر عمر قید کی بجائے صرف سات سال قید میں بدل دیا۔

اس بات سے واضح ہے کہ پاکستانی قانون اور عدلیہ کی نظر میں ایک معصوم احمدی کی جان کی کیا قیمت ہے۔ یہ بھی ایک بہت بڑی وجہ ہے کہ احمدیوں کے خلاف انسانیت سوز جرائم کا ارتکاب کرتے ہوئے مخالفین قانون کی پشت پناہی (بلکہ عدم موجودگی) کے باعث بلا جھجک، بلا روک ٹوک ظلم و ستم میں قدم آگے بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔

❁...... 7/اپریل 2006ء کو فیصل آباد کے ایک حلقہ شادمان میں جماعتی انتظام کے تحت جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا۔ جہاں اس جلسہ میں احمدیوں کی بڑی تعداد شریک تھی، وہاں بعض غیر از جماعت بھی اس جلسہ سے استفادہ کرنے کے لئے شامل تھے۔ جب بعض غیر از جماعت افراد کو اس بات علم ہوا کہ یہ جلسہ (جو سیرۃ النبیؐ کے پاکیزہ موضوع پر تھا) جماعتی انتظام کے تحت ہو رہا ہے، تو انہوں نے قریبی مدرسہ کے بچوں کو جمع کر کے ہنگامہ کیا اور بدزبانی اور نعرہ بازی کی انتہا کر دی۔

یہ ہنگامہ اس جلسہ کے خلاف کیا گیا جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت بیان کی جا رہی تھی۔ جلسہ منعقد کرنے والے وہ تھے جنہیں پاکستان کا قانون غیر مسلم قرار دیتا ہے، اور ہنگامہ کر کے اس اجلاس کی بے حرمتی کرنے والے "ناموس رسالت" کے نام نہاد دعویدار اور "تحفظ ختم نبوت" کے نام نہاد علمبردار تھے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ پاکستان کے معصوم احمدیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہر شر سے حفاظت فرمائے اور فتنہ پرداز مُلّاؤں اور ان کے ہمنواؤں کو اپنی پکڑ میں لے کر عبرت کا نشان بنا دے جو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کی آڑ میں ایسی ظالمانہ اور انسانیت سوز حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁

بقیہ: نماز جنازہ از صفحہ نمبر 8

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 2/جون 2006ء بمقام مسجد فضل لندن کے احاطہ میں درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

(1) مکرمہ امینہ یعقوب صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ایوب یعقوب صاحب مرحوم کا تھا۔

مکرمہ امینہ یعقوب صاحبہ یکم جون 2006 کو لندن میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ نیک دل، ہمدرد اور غرباء کا خیال رکھنے والی تھیں۔ ہیومنیٹی فرسٹ کے کاموں میں بھی تعاون کرتی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد ناصر خان صاحب نائب امیر یوکے کی خالہ تھیں۔

(2) مکرم اسماعیل احمد داؤد صاحب ابن مکرم داؤد عثمان صاحب مرحوم یکم جون 2006 کو لندن میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ ہر دم خدمت سلسلہ کے لیے تیار رہتے تھے۔ آپ کو لمبے عرصہ تک جلسہ سالانہ میں ناظم سپلائی کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ناصر خان صاحب نائب امیر یوکے کے ماموں زاد بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند تر فرمائے اور ان کے لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (۳۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (۴۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (۶۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)